وبہ نستعین

اسماء الاسرار

تصنیف شریف

قدوۂ سالکین زبن خواجہ خواجگان دکن حضرت خواجہ صدرالدین

ابوالفتح سید محمد حسینی گیسو دراز بندہ نواز قدس سرہٗ

بہ تصحیح و تحشیہ

جناب مولوی سید عطا حسین صاحب ایم اے

ناظم تعمیرات وظیفہ یاب

مطبوعہ

اعظم اسٹیم پریس گورنمنٹ ایجوکیشنل پرنٹرز چارمینار حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ المنفرد بالعظمۃ والجلال۔ المنزہ عن الشرکا والنظراء والامثال لاالٰہ الاھو عالم الغیب والشہادت الکبیر المتعال۔ والصلوٰۃ والسلام علےٰ صاحب الجود والجمال ذی المجد والکمال سیدنا ومولانا محمدنالھادی لےالرشد والمنقذ من الضلال۔ وعلےٰ اٰلہ واصحابہ الذین اتبعوہ فی الاقوال والاعمال والاحوال

امام العارفین قدوۃ الواصلین حضرت بندہ نواز خواجہ صدرالدین ابوالفتح سید محمد حسینی گیسودراز قدس اللہ سرہ العزیز کی رفعت شان اور علوم مرتبت کا اندازہ کون کرسکتا ہے۔ بقول صاحب مرآت الاسرار" او بزرگترین خلیفہ حضرت شیخ نصیرالدین محمود او دہی بود" حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اخبارالاخیار میں فرماتے ہیں "سید محمد بن یوسف الحسینی الدہلوی خلیفہ راستین شیخ نصیرالدین محمود چراغ دہلی است۔ جامع است میان سیادت وعلم وولایت شانے رفیع ورتبتے منیع وکلام عالی دارد۔ وورامیان مشایخ چشت مشربے خاص وورمیان اسرار حقیقت طریقے مخصوص است"۔ سلسلہ علیہ چشتیہ میں یہ پہلے بزرگ ہیں جنہوں نے تصنیف وتالیف کی جانب توجہ کی اور کثرت سے کتابیں اور رسالے تصنیف کئے جن کی تعداد ایک سو سے زیادہ بیان کی جاتی ہے۔ خود فرماتے ہیں:۔

"ہر کس کہ دران حضرت سلوک کردچیزے مخصوص شد مارا بسخن مخصوص

خدائے مارا دولت بیان اسرار خویش داد ہرچند میخواہم کہ نظر من از سخن ساقط شود نشد"

آپ کی تصانیف میں اسمار الاسرار بڑے پائے کی کتاب ہے جس میں بقول حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ "حقائق و معارف بزبان رمز و ایما و الفاظ و اشارات بیان کردہ" دیباچہ میں سبب تصنیف کو بیان فرما کر حضرت مصنف قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں۔

"در خاطر افتاد اگر سمر گویم بارے اسمار اسرار محتمل بعض مردم احرار را آن طرف لحظہ شود و توقفے بر بعض خفایا الصیات یابند"

اس کتاب کی عظمت کا اندازہ خود مصنف ہی کے الفاظ سے ہو سکتا ہے۔ فرماتے ہیں

ان کتابنا ھٰذا المسمی باسمار الاسرار کِتَابٌ لَّا یَاتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ولا یختلف احد من خلقه لیس فیه الا التجرید التوحید و افراد التفرید"

اس کے بعد فرماتے ہیں۔

"اصحاب ایں قدر بدانند کہ از خود چیزے ننوشتہ ایم ہرچہ مارا املاء کردند ما بر ستملی خویش ہماں چیز را بلا زیادت و نقصان حکایت کردیم

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی۔

نعت محمد رسول اللہ است ہر کہ اتباع او کند و اہتمامش در سنت او بود و رفتن بر طریقۂ او باشد شمہ از جوامع الکلم و لمعۂ از گفتار او کہ نور الہدی و بیان سر القرب اللدنی است نصیبۂ او گردد"

اس کتاب کے متعلق بعض بزرگوں کا یہ خیال بالکل صحیح معلوم ہوتا ہے کہ فن تصوف و سلوک و معارف میں ہندوستان میں اس سے بہتر اور اعلیٰ تر کوئی کتاب تصنیف نہیں ہوئی۔ مبتدی متوسط اور منتہی سب کے لئے مفید ہے۔ اس میں ذکر ہے۔

شغل ہے۔ مراقبہ ہے۔ مراتب سلوک کا بیان ہے۔ عشق ہے۔ توحید ہے۔ حقایق ہے معارف ہے۔ غرض سب ہی کچھ ہے۔

اس کتاب کا اکثر حصہ نہایت غامض ہے۔ بلکہ بعض بعض مضامین کو حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے بطور معما اور متشابہات کے تحریر فرمایا ہے اور بہت جگہ حروف مقطعات سے کام لیا ہے۔ سمر اول میں فرماتے ہیں۔

"و چند نسخے کہ اینجا بہ تحقق تمیق یافت ور اسرار ما آن قدر کہ نظار کنی خارج ازیں نیابی مگر چند سطرے کہ بازگونہ نبشتہ ام و چند حرفے متھجیاتے کہ متشابہات است آں خاصہ ما است"

سمر ہشتاد و ششم میں اس سے زیادہ وضاحت سے فرماتے ہیں:-

"مرا پسند ایں حروف متھجیات را برآری وآن را بیانے مکنی فائدہ چیست گویم دو فائدہ یکے آنکہ یاد کردے است مرا و دوم آنکہ بعرفہ اھلہ و دیگر اظہار اسرار درصحرا نہادن بہر گفتار رضائے جلیل جبار نیست۔"

اس کتاب کی تصحیح میں بہت دقت اٹھانی پڑی اول تو اس کے نسخے نہایت کمیاب ہیں۔ اور جو ملے وہ بہت غلط لکھے ہوئے۔ میرے پاس ایک جدید الخط نسخہ موجود تھا۔ اس میں یہ صراحت نہیں ہے کہ کس نسخہ سے نقل کیا گیا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ کسی بہت قدیم الخط نسخے کی نقل ہے۔ اس کے علاوہ مجھے ایک نسخہ میرے محترم دوست مولانا معشوق حسین خانصاحب بی۔ اے۔ المخاطب بہ نواب معشوق یار جنگ بہادر کے پاس سے ملا۔ اس کی کتابت حیدر آباد دکن میں ۱۰۴۶ھ میں بعہد سلطنت شاہجہان و عبداللہ قطب شاہ ہوی ہے تیسرا نسخہ مکرمی مولانا حکیم سید مظفر حسین صاحب کے کتاب خانہ سے ملا اس کے اول و آخر کے چند ورق غایب ہیں لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ کتابت پرانی ہے اور کتاب میں جابجا تصحیح بھی کی گئی ہے۔ کتب خانہ آصفیہ میں اسرار الاسرار کی ایک نہایت مبسوط شرح (نمبر ۲۶۴۱ التصوف) مسمی بہ اسرار اسرار

بھی موجود ہے ۔ شارح علیہ الرحمۃ کا نام مجھے اس کتاب میں کہیں نظر نہیں آیا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سید یداللہ حسینی قدس اللہ سرہٗ (نبیرہ حضرت سید محمد گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ) کے خلیفہ کے مرید ہیں ۔ اس کتاب کی تاریخ اختتام تالیف غرۂ ماہ جمادی الآخر ۱۱۱۱ھ ہے ۔ یہ شرح حامل المتن ہے ۔ اس کے علاوہ اسرار الاسرار کی ایک اور شرح مسمی بہ تبصرۃ الاصطلاحات الصوفیہ مجھے نواب معشوق یار جنگ بہادر کے کتاب خانہ سے دستیاب ہوئی ۔ اس کے مصنف حضرت خواجہ بندہ نواز کے بڑے فرزند حضرت سید اکبر حسینی قدس اللہ سرہما ہیں ۔ یہ شرح انہوں نے اپنے والد ماجد کی اجازت سے لکھی اور اس کو ان کی نظر مبارک سے گذرانا بھی تھا ۔ یہ کتاب پوری اسرار الاسرار کی شرح نہیں ہے بلکہ اس میں صرف اسرار ۴۹ ۔ ۷۳ ۔ ۷۶ ۔ ۷۸ ۔ اور ۸۱ کی مکمل شرح ہے ۔ اور اس کے علاوہ کتاب کے بعض متفرق وقیق اور غامض مضامین کی شرح کی گئی ہے اور اصطلاحات صوفیہ کو بھی بیان فرمایا ہے ۔ حال میں اس شرح کا ایک نسخہ کتب خانۂ آصفیہ نے بھی حاصل کیا ہے

تصحیح کے لئے مجھے جو کچھ سرمایہ بہم پہونچ سکا وہ اسی قدر تھا ۔ ان میں نواب معشوق یار جنگ بہادر کی کتاب مکتوبہ ۱۰۸۶ھ زیادہ صحت کے ساتھ لکھی گئی ہے ۔ اس کو پیش نظر رکھکر اور بقیہ چار کتابوں سے مقابلہ کرکے حتی المقدور کامل صحت کے ساتھ میں نے اسرار الاسرار کی از ابتدا تا انتہا نقل کی اور فاضل محترم مولانا سید ہاشمی صاحب مترجم دار الترجمہ سرکار عالی کے حوالہ کیا جن کی سعی سے اور جن کی نگرانی میں یہ کتاب اعظم اسٹیم پریس میں طبع کی جا کر شایع ہو رہی ہے ۔ حق سبحانہ وتعالیٰ ان کی سعی کو مشکور کرے ۔ مذکورۂ بالا کتابوں میں جہاں کتابت کی صریح غلطیاں نظر آئیں ان کی تصحیح کر دی گئی اور جہاں جہاں اختلافات تھے ۔ وہ میری نقل کردہ کتاب کے حاشیہ پر لکھدیے گئے ۔ کتاب کی تصحیح اور نقل کرتے وقت میرا ارادہ ہوا کہ اس کے مشکل مقامات کی شرح اسرار اسماء سے ملخص کرکے بطور حاشیہ یا فٹ نوٹ کے لکھتا جاؤں چنانچہ ابتدا کے چند اسرار میں ایسا کیا گیا لیکن اس میں دقتیں بڑھتی گئیں اور بہت سے سرا ایسے ملے

جن کے لئے پوری شرح کی ضرورت معلوم ہوی اس لئے یہ ارادہ ترک کردیا گیا اور خیال یہ کیا گیا کہ جب حق سبحانہ وتعالی موقع دے تو (اگر اسرار اسمار نہ ہو سکے) کم ازکم کتاب تبصرۃ الاصطلاحات الصوفیہ ہی طبع کرادیجائے آسرار اسمار شرح اسمار الاسرار سے جہاں جہاں مضامین ملخص کرکے بطور فٹ نوٹ یا حاشیہ لکھے گئے تھے وہ کتاب کے ساتھ طبع کرادئے گئے ہیں۔ اور ہر جگہ اس کی علامت کیلئے حرف ش لکھدیا گیا ہے۔ بعض بعض غیر متداول الفاظ کے معانی لغت کی کتابوں سے لکھدئے گئے ہیں۔ اور ان کتابوں کا حوالہ دیدیا گیا ہے۔ مثلاً منتہی الارب کے لئے م۔ ا اور برہان قاطع کے لئے ب۔ ق۔ معدودے چند مقامات پر حسب ضرورت میں نے اپنی جانب سے نہایت اختصار کے ساتھ معانی کی صراحت کردی ہے اور وہاں حرف ع لکھدیا ہے۔

مختلف نسخوں کے مقابلہ سے اسمار الاسرار کی نقل حتی المقدر نہایت صحت کے ساتھ مرتب کی گئی اور یہ نقل مطبع کو طبع کے لئے دی گئی۔ کاپی اور پروف کی تصیح میں بھی محنت اور جانفشانی سے کام لیا گیا بربن ہم بدقسمتی سے طباعت میں صدہا غلطیاں پیدا ہوگئیں اور مطبوعہ کتاب کے ساتھ طویل غلط نامہ شریک کرنے کی ضرورت پڑی۔ ناظرین کرام غلطنامہ سے کتاب کی تصیح فرمالیں۔ کاپی نویسی میں بعض بعض جگہ عبارتیں اور الفاظ مکرر لکھدئے گئے مکرر عبارتوں اور الفاظ کو محو کرنا پڑا اس لئے طباعت میں ماقبل اور مابعد کی عبارتوں اور الفاظ کے درمیان جگہ خالی رہ گئی۔ بعض بعض جگہ کاپی نویسی میں عبارتیں اور الفاظ چھوٹ گئے انہیں لکھنا پڑا جس کی وجہ سے سطریں نزدیک ہوگئیں اور عبارتیں گنجان ہوگئیں۔ اہتمام یہ کیا گیا تھا کہ ہر سمر علیحدہ علیحدہ صفحہ سے لکھا جائے لیکن طباعت میں چند اسمار کے متعلق یہ اہتمام قایم نہیں رہا۔

آخر میں ایک امر کی وضاحت نہایت ضرور ہے۔ مصنف قدس اللہ سرہ العزیز نے دیباچہ میں تحریر فرمایا ہے :-

"وکتابنا هٰذا علیٰ وفق التنزیل محیط بالتفسیر و
التاویل وعلیٰ عدد تلک السور"
مصنف اسرار اسمار نے اس عبارت کی شرح میں لکھا ہے :۔
"یعنی سور تہاے قرآن صد وچہار دہ است وکتاب سمرہم
وفق آن بر صد وچہاردہ سمر منتہی گشت تا اتباع تنزیل حاصل شود"
اس سے مراد یہ ہے کہ قرآن پاک میں ۱۱۴ سورتیں ہیں اور اسمار الاسرار
بھی باتباع قرآن پاک ۱۱۴ سمروں پر مشتمل ہے لیکن جس طرح یہ کتاب طبع
ہو کر شایع ہو رہی ہے اس میں اسمار کی تعداد ۱۱۵ ہے۔ نواب معشوق یار جنگ بہادر
اور حکیم سید مظفر حسین صاحب کے نسخوں میں اور کتب خانہ آصفیہ کی شرح اسمار
الاسرار (یعنی اسرار اسمار نمبر ۱۴۶ تصوف) میں اسمار کی تعداد ۱۱۵ ہی ہے
لیکن وہ نسخہ جو میرے پاس ہے اس میں اسمار کی تعداد ۱۱۴ ہے اس اختلاف کی
وجہ یہ ہے کہ مذکورۂ بالا تینوں نسخوں میں سمر ۷۴ ہفتاد وچہارم کو "کھیعص خطاب
با محمد شد" سے شروع کر کے "الاول والآخر والدائم ہو" پر ختم کر دیا ہے اور اس کے
بعد "از کھیعص ترا چہ شعور" سے سمر ہفتاد وپنجم کو شروع کر کے "وہمہ است زمن
باقی وباقی ہمہ اوست" پر ختم کیا ہے۔ اس کے بعد "اتفاق ارباب طریقت و
اصحاب حقیقت است" سے سمر ۷۶ ہفتاد وششم کو شروع کیا ہے لیکن جو نسخہ میرے
پاس ہے اسمیں "کھیعص خطاب با محمد شد" سے "وہمہ است زمن باقی وباقی ہمہ
اوست" تک تمام مضمون کو صرف ایک سمر ۷۴ ہفتاد وچہارم کے ضمن میں لکھا
ہے اور "اتفاق ارباب طریقت واصحاب حقیقت است" سے سمر ہفتاد و
پنجم شروع کیا ہے۔ اس طرح اس کتاب میں اسمار کی تعداد صرف ۱۱۴ ہے
میرے خیال میں یہی صحیح بھی ہے۔ اس لئے کہ اول تو خود مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے
اشارہ کیا ہے کہ اسمار الاسرار میں سمروں کی تعداد ۱۱۴ ہے دوسرے یہ کہ "کھیعص
خطاب با محمد شد" سے "وہمہ است زمن باقی وباقی ہمہ اوست" تک تمام عبارت

اگر غور سے دیکھی جائے تو معلوم ہو گا کہ یہ سب مضمون ایک ہی سمر کے تحت ہونا چاہئے چونکہ تین نسخوں میں اس کے خلاف تھا اس لئے طباعت میں انہیں کی اتباع کی گئی لیکن میری ذاتی رائے یہی ہے کہ مطبوعہ کتاب کے سمر ۴۷ و سمر ۵۷ کے مضامین ایک ہی سمر کے تحت ہونے چاہئیں لہذا سمروں کی تعداد صرف ۱۱۴ ہوگی۔

حق سبحانہ و تعالیٰ کا شکر ہے کہ اسرار الاسرار طبع ہوکر شائع ہو رہی ہے ارحم الراحمین اس کتاب مستطاب سے مسلمانوں کو مستفید کرے۔ ہم ایسے زمانہ میں ہیں کہ اولیا و صلحا مستور ہو چکے اور ان کی صحبتوں سے ہم محروم ہو گئے لیکن شکر ہے کہ ان کی کتابیں اب بھی موجود ہیں۔ کاش ان کتابوں سے ہی حق سبحانہ و تعالیٰ ہم کو مستفید ہونے کا موقع مرحمت فرمائے۔ اگر یہ بھی نہ رہے تو اس پر آشوب زمانہ میں ایمان کو سلامت رکھنے کا کوئی ذریعہ باقی نہیں رہتا۔ آج سے چھ سو سال پہلے حضرت مخدوم شرف الدین احمد یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ نے اسی ناکامی کے مضمون کو اپنے الفاظ میں اس طرح ادا فرمایا ہے:۔

"چنانچہ طبیب تنہا حکما اند طبیب دلہا انبیا اند و بعد ایشان خلفائے ایشان۔ اکنون کہ بید ولتی ما درزاد فرو بردو ادبار اصلی غرق کرد و دریافت پیغامبر ممکن نہ کہ آن در بستہ شدہ و ادراک خلیفۂ پیغامبر میسر نہ کہ ایشاں در عالم کم شدند و گم گشتند۔ ادبارما اقبال ایشاں را کجا دریابد این شقاوت و بلے و دولتی ما بر در سعادت و آستانۂ دولت ایشان کجا رسد این در نیز بستہ شد در حق ما۔ رحمت بر جان خسرو باد کہ گفت۔

فرد

در مجلس وصالت دریا کشد ستان چوں دور خسرو آمد می در سبو نماند

این جا نماند ما مشتے معلولان و مریضاں را و خاکساران را و مدبران را مگر آنکہ کتب ایشاں کہ عقاید و معاملات ایشاں درو مکتوب است

وروش وطریق ایشان در رو مسلو رچنگ بداں زنیم و امام و مقتدائے خود سازیم تا اگر خورشید دولت از ما بید ولتان فرو شد، بارے چراغے بود و ہذا اکثیر تمنا۔ این است کہ گفت۔

فرد

از بخت بدم اگر فرو شد خورشید از نور رخت مہا چراغے گیرم

و اگر نعوذ باللہ این درہم لبتہ شود آنگہ چہ من و چہ تو و چہ فرعون و نمرود و چہ ابولہب و ابوجہل۔"

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔

فرد

مسکین حسن بگویدت اے بخت عشاق تو خوش

گر من از ایشان نیستم در کار ایشان کن مرا

اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی

سید عطا حسین

۲۵ ذی الحجۃ الحرام سنہ ۱۳۵۰ھ

اسرار الاسرار کا ایک خطی نسخہ ذخیرہ شیرانی کتب خانہ دانش گاہ پنجاب (لاہور) میں محفوظ ہے۔ حررہ محمد اقبال مجددی ۳ جولائی ۱۹۷۱ء لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ خالق اللیل والنہار وجاعل الظلمات والانوار والصلوٰۃ علی محمد رسول اللہ المختار وعلیٰ عترتہ الاطہار وصحابتہ الاخیار من المہاجرین والانصار۔

وبعد فان کتابنا ھذا المسمی بہ **اسمار الاسرار** کِتَابٌ لَّا یَأْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ولا یختلفہ احد من خلقہ لیس فیہ الا تجرید التوحید وافراد التفرید[1] وماکان دین من الادیان وزمان من الازمان یخالفہ ویبائنہ انہ سبحانہٗ واحد لاشریک لہ احد فرد صمد لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ واشھد ان محمدًا عبدہٗ ورسولہٗ۔

ایہا الاصحاب وایہا الارباب علیکم بالتثبیت والارتباط فی معانی کتاب اللہ واسرارہ بالتمکن والثبات وکتابنا

[1] قولہ تجرید التوحید وافراد التفرید۔ مراد ازیں ہر دو مقام صمدیت است کہ جامع الکل است و ورا ر او مقامی و سلکے نباشد وَاِنَّ اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَھٰی این باشد وفرق میان تجرید وتفرید و توحید آنست کہ اول خالی کردن نفس را از علائق ظاہری و دوم دل را از حجب نورانی وسیوم روح را از ماسوی اللہ۔ ش۔

هٰذا على وفق التنزيل محيط بالتفسير والتاويل وعلى عدد تلك السور دايا كمر ان تظنوا فيه الهذر والنذر يعرف ذلك بالفكر والنظر فيه والله الموفق وبه نستعين۔

حمد بحد و مدح بعد مر ممدوحی و محمودی را که کل المحامد والمدائح يرجع اليه وشکر بیشمار و ذکر با تذکار بسیار مر مشکوری و مذکوری را که لا احصى ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك خطبه کبریای اوست ظاهر باطنی که شدت ظهور او بطون اوست شاهدی که لا يغيب وغايبى كه لا يحضر ازلی ابدی که ليس قبله شیء ولا بعده شیء لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝ نعت آن آفریدگار باشد لا يتجلى فى صورة مرتين ولا يتجلى فى صورة اثنين ۝ اعظم شان و کمال شیون اوست۔

درود بر پیغامبر او که از احد به احمد آمده از احمد بمحمد رسیده من اطاعنى فقد اطاع الله طغرای قربت و منزلت اوست و من عصانى فقد عصى الله دورباش دربان حضرت اوست۔

والسلام والتحیت بر اصحاب و ارباب او که هر یک در بذل مال و نفس خویش در ره دین او بذل مجهود کردند او در حق حقیقت ایشان بیانی روشن فرمود اصحابى كالنجوم بايهم اقتديتم اهتديتم خصوصا من بينهم الاربعة الذين سبقت لهم منا الحسنى صديقه الصدق که در فضل و شرف او الناطق بالحق القائل بالصدق فرمود لو كنت متخذا خليلا غير ربى لاتخذت ابا بكر خليلا۔ و محدث و مستنطق قرينه الفاروق که در شان او این بیان کرد لقد كان فى الامم محدثون ولو كان فى امتى فعمر و مجهز جيش العسرة ذو النو

الصديق

۱ قوله وعلى عدد تلك السور یعنی سورتهای قرآن صد و چهارده است و کتاب سمر سمر وفق آن بر عدد چهارده سمر مبنی گشت تا اتباع تنزیل حاصل شود که تبع بنور اتباع و روشنی آن میرود۔ ش۔ ۲ قوله الهذر والنذر۔ الهذر بذال المعجمة بیهوده و بیفایده گفتن و بسیار گفتن الهذر والنذر الشیء الحقیر۔ ش۔ ۳ محدثا بفتح الدال والتشديد الرجل الصادق الظن۔ ش۔ ۴ محدثون بفتح الدال حدیث کرده شدگان و ایشان انبیا اند و اگر بعد من نبی بودی عمر بودی پس۔

من بین الائمۃ الخلیفۃ الحق المقتول المظلوم عند آراء اہل العلم عثمان و رابعہم المرتضیٰ العلی الاعلیٰ الاقرب منہم حسباً ونسباً و اقضاہم علماً و ادباً ما من فضل و شرف الاجازہ وما من برو احسان الافازہ الوصیؑ النجی المولی العلی اسمہ حیدر لقبہ کرار وہو شیخ المشائخ و قدوۃ الاحرار رضوان اللہ علیہم اجمعین وعلیٰ من تبعہم و احبہم وجانب عن حد التفریط والافراط ونطق فیہم بالصدق و الثبات انہم خلفاء اللہ وخلفاؤہ وانہم اقرانہ وقرناؤہ

اما بعد چندگہی بلکہ زیادت از مہی برنجی کہ وجع الم تا پاک را گنجی باشد وبمرضی کہ موت را عرضی بود مبتلا وگرفتار بودم۔ تقدیراً آسمانی وخواست ربانی صحتی را بنام ما ثبتے کرد دماغ لطیف وسبک شد گرانسنگی بباد ہوا رفت بخاصیت طبیعت میل بر غزلے وشعری شد گفتم لاحول ولاقوۃ الا باللہ چہ کار من است وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُنَ نعت کار من شود بضرورت فکر مائل بر سمر شد ودر خاطر افتاد اگر سمر گویم بارے اسمار اسرار ہا یحتمل بعض مردم احرار را آن طرف لحظ شود و توفی بر بعض خفایا الہیات یابند و اصحاب این قدر بدانند کہ از خود چیزی نہ نبشتہ ایم ہرچہ ما را املا کردند ما بر ستملی خویش ہمان چیز را بلا زیادت ونقصان حکایت کردیم وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى نعت محمد رسول اللہ است ہر کہ اتباع او کند واہتمامش در سنت او بود و رفتن بر طریقہ او باشد شمۂ از جوامع الکلم ولمعۂ از گفتار او کہ نور الہدیٰ است وبیان ستر القرب والدنی است نصیبہ گیرد فَلْتصنع الی قالتنا ولا تتبع الہویٰ۔

---

۶ ۔ وصی آنکہ قائم مقام کسی باشد ونجی ہمراز۔ ش ۷ تا پاک اضطراب وبیقراری پیدا کنندہ ۸ وآن خفایای از نہایت مقام ولایت است وبدایت مقام صمدیت است کہ خاصہ حضرت محمد یست من بین سائر الانبیاء۔ ش ۹ قولہ واصحاب این قدر بدانند الخ۔ این را مقام فنا، فنا دبقا، بقا گویندش۔

سمر اوّل

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الباء حرف الایصال والتضمین ابتداء الموجودات باللہ والحادثات من اللہ وما من موجود الا به ومنه۔ ازیکی جزیکی نیاید وآن یکی نه عین او باشد نه غیر او یک طرف او ین آمد ودوم طرف او غیر الواحد لا یصدر منه الا الواحد یکی را دریکی ضرب کنی همان یکی باشد کثرت هم از احدیت آمد یک را دو جا نهادی دو شد و یک را سه جا نهادی سه شد علی هذا الی المائتین والالوف۔ وآنکه وجودات را اقتضائی گوییم ذات او این اقتضا کرد از دوجودی باشد اگر با آن وجود ار او گوئی نقصان او گفته باشی یا کمال۔ تو که گوئی عالم مرکب از هیولی وصورت است وهیولی قدیم است وصورت حادث اگر هیولی بدان بیانی که من کردم بی شبه قدیم است نه قدیمی که غیر اوست تعالی هویت سبحانه آن ظالم که عالم را قدیم گوید بدانکه از توحید بالحاد شود او را گویند جز این افلاک چرا افلاک دیگر پیش ازین نه بوده است آنرا نیست ونابود کرد این فلکے وشمسے وقمرے دیگر پیدا آورد زمانی بصورت تجلی کرده بود زمان دیگر بشکلی وهیئتی دیگر پیدا آمد لا یتجلی فی صورة مرتین ولا یتجلی فی صورة اثنین جز این معنی چیزی دیگر چه باشد پیش ازین آدم ده آدم دیگر بوده اند تاریخ ابتداء عالم بحاسبان ومهندسان دادم در ضبط کسی ورلط کسی نیاید۔ سوال موسی از ابتدای وجود رب تعالی و جوابی که او شنود که مرا نگویند واعتقاد نه کنند که کی باز هستم وباشم ابتدائی وانتهائی مرا نیست پیش از ظهور این عالم در عالمها پیدا آمدم یکی از آن اینست چنانی بهفت چند این جهان آفریده ام مالامال بدانه مروارید وقدر آن دانه مقدار دانه سرشف باشد ومرغی از زر آفریدم بعد شش مهی یک دانه خوردی الحکایت۔

و آنکه گویند العناصر الاربعة قدیمة نه بدین معنی است که قدیم او قدم رب است تعالی بل چنانکه یکی قدیم گوئی یعنی سبقتی دارد از وجودات دیگر رسول الله صلی الله علیه وسلم فرموده است کان الرب فی عماء[1] و این نیز بدانی الآن کما کان لا یتغیر بذاته ولا فی صفاته بِسْمِ اسم را مقحم گویند این سخن از عربیت دور نیست اسم السلام علیکما استشهاد این است اما ما گوئیم میخواهد از اسم مسمیٰ ترقی کند و از افعال بصفات و از صفات بذات و رعایة للادب هم باشد محرک و فاعلی و مسکن و مہیج اسم اعظم است گفته اند الموجود لا یصیر معدوما بل ینتقل من صورة الی صورة ومن مادة الی مادة ومن هیئة الی هیئة ازین موجود نور مطلق مراد است که فیض قدیم اوست گاهی با آدم متعلق میشود گاهی بجو وقتی با بلیس وقتی بقابیل و هابیل. اوستاد ابو القاسم گوید به وَحَّدَ مَنْ وَحَّدَ و به اَلْحَدَ مَنْ اَلْحَدَ گفتار این حکما است که این مردن زادنی است دیگر۔

اَللّٰهِ اسم ذات غیر مصنوع و غیر موضوع و بیان اشتقاقی که کنند بین دلیل کند که موضوع و مصنوع نگویند اَلِهَ یَالِهُ اِذَا عَبَدَ وَالِهَ یَالَهُ اِذَا تَحَیَّرَ وَاَلِهَ یَالِهُ اِذَا اَتَاهُ ہمہ معنی دلیل برین کرد که اسمی قدیم است نه موضوع نه مصنوع غایت ما فی الباب مناسب معنی گفتی الله مصدر الموجودات و مصدر از اضداد است بر مبتدی و منتهی ہر دو دلیل کند اِنَّهٗ هُوَ یُبْدِئُ وَیُعِیْدُ از خود پیدا کند بخود باز گرداند از اجمال بتفصیل آورد و از تفصیل باز باجمال برد۔

اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مشتقان من الرحمة بمعنی الحنو والعطف ای ایصال الرحمة و ہر دو برای مبالغت را اند اَلرَّحْمٰنُ بالتدلی وَالرَّحِیْمُ بالتسلی

[1] ترمذی از ابی رزین روایت کرده و در مشکوٰة از ترمذی آورده قال قلت یا رسول الله این کان ربنا قبل ان یخلق خلقه قال کان فی عماء ما تحته هواء وما فوقه هوا و خلق عرشه من الماء عماء ابر تنگ را گویند که عبارت از حجاب عظمت است که درة بیضا فی روضة خضراء اشارت بدوست۔ ش

اَلرَّحْمٰن بالتخلی والرَّحیم بالتجلی الرحمٰن بالتجلی الرحیم بالتدلی الرَّحْمٰن بالتشکل الرحیم بالتمثل الرَّحْمٰن بالقربت الرحیم بالوحدت الرَّحْمٰن بالایصال والرحیم بالاتصال این امور اضافی است ہر دو کلمہ مبالغت اند ثم الاشتغال علی ماقال اہل اللغت واما اولو الاحوال فی وقت وحال علی ما یقتضیہ من اللہ الکبیر المتعال

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اللام للجنس شمولہ بحکم بانّ کلّ المحامد للہ لا محمود الا اللہ اگرچہ مرکسی را بوہم خویش مدح کند آن مدح باری بود تعالیٰ بچند اعتبار اگر تحقیق آن محامد بر آن شخص راست داہل آن جز آن خداوند نیست پس بحقیقت حمد مراو را باشد بردی عاریت شمرند۔ ودیگر خالق افعال اوست کسی مرکی را حمدی کرد خالق حمد آن خداوند است وخالق صفت محمودی ام خدا تعالیٰ ہست پس بحقیقت حمد جز او را نباشد۔ ودیگر وجود ہر شئی بفیض اوست ہرچہ با آن شئی است بفیض اوست پس ہر حمدی کہ کردہ باشی ہم او را کردہ باشی۔ کافر بت را پرست و مدح وثنای او گوید بت را کہ تراشید وصنعت تصویر بت صانع او را کہ آموخت وعبادت آن بت پرست کہ آفرید تفکری کن در تامل شو بحقیقت دان کل المحامد یرجع الیہ تعالیٰ اللہ سبحانہٗ گفت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ حمد نفسہٗ بنفسہٖ وحمدہ نفسہ اتمّ من حمدنا ایاہ زیراچہ حمد ما معلول است پس حمد او اتم باشد حمدہ قومٌ لاکرامہ وانعامہ وطائفۃ لافضالہٖ وشخص حمدہ فانیًا فی حمدہ وشخصٌ باقیًا بحمدہ ومنھم[1] من حمدہ مستھلکًا فی حمدہ ومنھم من حمدہ مستنطقًا بحمدہ منھم[2] ومنھم فمنھم ثمّ وثمّ[3] ہمیرین جملہ حکایت جنیدؒ ربطی درستی می باشد شخصی بحضرت جنید الحمد للہ گفت جنید گفت اتمہ یعنی رب العالمین باوی گوی او گفت ومن العالمون

---

[1] ومنھم من حمدہ مستھلکا فی حمدہ مجذوب مجرد است ومنھم من حمدہ مستنطقا بحمدہ مجذوب سالک وباقی حکم بیان نیست یش۔ [2] منھم ومنھم فمنھم اہل علم الیقین وعین الیقین وحق الیقین اند یش۔ [3] ثم وثم فثم حق الحقیقت وحقیقت الحق وحق الحق رش۔

حتیٰ یذکر مع اللہ قال الجنید قلہ فان الحادث اذا قورن بالقدیم
لم یبق لہ اثر یکی کوزہ را از برف ساخت کوزہ را پر آب کرد و زمن یزید[1] داشت
آفتاب بروی تافت کوزہ را عین آب یافت سوار[2] کان آبی دیدہ وجودات را
بدان قیاس کن ترا محقق شد کہ کل المحامد یرجع الیہ سبحانہ ولام اللہ
ہمین اختصاص تقاضا کند ولمک[3]۔ چنانچہ گوئی الضحک الانسان والجل
للفرس۔ اللہ مستجمع بجمیع صفاتہ تعالیٰ و لذا قیل ہو الاسم
الاعظم علی الحقیقت ومن قال کلاما فی اشتقاقہ فہو دال ایضاً علی
انہ مستجمع لجمیع الصفات۔ قال شیخ الاسلام ابو سعید الخراز
فی کتاب درجات المریدین" ومنہم من جاوز حد نسیان حظوظ نفسہ
فوقع فی نسیان حظہ من اللہ ونسیان حاجتہ الی اللہ فیقول لا ادری ما ارید وما
اقول ومن انا ومن این انا ضاع اسمی فلا اسم لی وجہلت فلا علم
لی وعلمت فلا جہل لی واشوقاہ الی من یعرفنا ما اقول واذا قیل لاحدہم
ما ترید قال اللہ وما تقول قال اللہ وما علمت قال اللہ فلو تکلمت
جوارحہ لقالت اللہ فاعضاؤہ ومفاصلہ ممتلیۃ من نور اللہ المخزون
عندہ ثم یصیرون فی القرب الی غایتٍ لا یقدر احدہم ان یقول
اللہ لانہ ورد من الحقیقت علی الحقیقت ومن اللہ علی اللہ فلا
یکون فیہ من اللہ فضلا ان یقول علی الحقیقت اللہ وانتہی عقل العقلاء
الی الحیرت ولا حیرت ومعناہ لا حیرت فیما ہو فیہ" قولہ فوقع فی
نسیان حظہ من اللہ وحاجتہ الی اللہ ہیچ میدانی چہ میگوید فیض با
مستفیض خویش یکی مینماید آنکہ حظ از کہ گیرد حظ از کہ خواہد کہ خود را مستہلک وعین او
می بیند۔ قولہ "فیقول لا ادری ما ارید وما اقول" بیت۔ اینجا کہ منم نہ لا است

[1] من یزید کیست کہ زیادہ کند بہای او۔ استعمال این در فروختن کالا استکنایہ از بازار ع۔ ش۔ [2] سوار کان حباب۔ ش۔ [3] "ولمک" یعنی چون این چنین کند او تعالیٰ مالک او گردد و او مملوک و یا آنکہ الحس، ملک و متصرف وخواجہ جہان گردد و ہمہ عالم مملوک او باشد وللمالک ان یتصرف فی ملکہ کیف یشاء را افعل ما شئت کا نک معفو عنک وزرک این باشد۔ ش۔

نے جای نہم ۔ زیرا چہ ہمہ یکی است نہ افزونست نہ کم + "من انا و من این انا"
ہر آئینہ مرید میگوید چہ میخواہم و برای چہ میخواہم و کیستم و از کجا ام و کرا میخواہم چو خود را
گم می بیند و خود را از خود رفتہ می یابد و جز اوئی او را بدو می شناسد ۔ قولہ "ضاع
اسمی ذلا اسم لی" نامی دیگر نہادہ بود بوہم و وی و بگمان تفصیلی و اجمالی و جزئی و
کلی آن وہم بحقیقت مضمحل شد عن الحق روی بروز نمود ۔ قولہ "جھلت فلا علم لی
و علمت فلا جھل لی" اکنون علم جہل شد و جہل علم شد علمیکہ بخود داشت آن علم گم
شد جہل باز آمد و علمیکہ بدو داشت آن علم سبتی و صفتی و گر ظاہر گشت گفتہ اند چندان بدال
کہ بدانی نمیدانم ۔ قولہ "واشوقاہ الی من یعرف ما اقول" اشارتی بدین میکند اینجا
محرمی نیابی و وی را نہ بینی مساعدی نباشد ادای آن را عبارت این آید واشوقاہ
الی من یعرف تحفۂ دگر بران شوق خود و اشوقاہ میگوید کہ آن ان و را رہبران شوقاہ
افتد چنانکہ گوئی و از یداہ ۔ قولہ "واذا قیل لاحدھم ما ترید قال الله"
قول و فعل و حال و مقام لحم و دم ہمہ الله شد ۔ قولہ "فاعضاءہ و مفاصلہ ممتلیۃ
من نور الله المخزون عندہ" گوئی انسان خزانہ است کہ نور قدوسی و سبوحی
الخبا المخزون است ہمان نور مخزونست کہ در مفاصل و مواصل او
در لحم و دم او الله است ۔ قولہ "ثم یصیرون فی القرب الی غایت لا یقدر احدھم
ان یقول الله" ہر آئینہ قادر چہ باشد محل گفتار نماند غوک کہ در دریا غرق شدہ است
در ان غرقاب قابلیت ندارد کہ فریاد کند مگر آنکہ سر از و بیرون کشد چنانچہ گفتہ اند

شعر

الحمد لله علی انہ کضفدع یسکن فی الیم

ان ھی فاہت ملیت مالھا وان سکتت ماتت من الغم

قولہ "لانہ در دمن الحقیقت علی الحقیقت" او برا وست حقیقت بر
حقیقت نزول کردہ است و از خدا بخدا رسیدہ است ۔ قولہ "وانتھی عقل
العقلاء الی الحیرت" یعنی عقل عرفائی عاقل ۔ عارف دو است یکی غایب یکی

را گر از دریں عرفان و شناخت کہ کرگر کی گود و نبیند

عاقل با غائب سخن نیست سخن با عاقل است۔ قولہ "ولا حیرت" چو او عین حیرت گشت حیرت چہ معنی دارد۔

چند سخنی کہ اینجا بہ تحقیق تعمیق یافت در اسرار ما آن قدر کہ نظارہ کنی خارج ازین نیابی مگر چند سطری کہ باز گونہ نبشتہ ام و چند حرفے منہجیاتی کہ متشابہات است آن خاصہ ما است نگر کہ واسطی چہ پردہ دری کرد گفت یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ ھا یحبونہ راجع الی الذات دون النعوت والصفات ابو ہریرہ گفتہ است حفظت من رسول اللہ وعائین من العلم وعاءً لقد بثثتہ ووعاء لو بثثتہ لقطع منی ھذا البلعوم ونظارہ شو کہ زین العابدین علی اصغر بن حسین بن علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ در شعر خود چہ اشارت کردہ است۔ ؎

انی لاکتم من علمی جواھرہ　　کیلا یری الحق ذو جھل فیفتتنا

و آن تمام در سمر نوشتہ ام اختصار او کلام مقلوب ما ہم موجب اینست۔

رَبِّ بچند معنی است الرب المصلح الرب السید الرب المربی پرورندہ قومی را بغذا پرورد و قومی را بقوت عشق پرورد و قوی را بدر محبت پرورد و قومی را اصلاح مزاج ایشان کند از تشتت و تفرق بتوحد آرد از منقص بہ تنعم دارد قوم فقوم ثم قوم مردی را سید الابرار و سید الاخیار و سید الاسرار و سید الکبار سازد مردی را واقف اسرار مرشد قوم رئیس الطائفہ خاتم الانبیا افضل الاولیا فعلی ہذا۔

مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ۔ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا مملوک را از مالک تعمیہ تمام است تا آنکہ موالی سادات را صدقہ نباشد ہر لاحقہ حکم سابقہ خویش دارد میان بندہ و حق ربطی ہست کہ ہم بدان ربط ضبط است إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ رحمت و غضب ہم موجب اینست کہ اگر نسبتی با دنبود بر سنگ و خشت چہ غضب شوند فَإِذَا هُم [illegible] حادث را با آن قدیم چہ مخاصمت ولکن فیہ سر۔ يَوْمِ الدِّينِ معارف ضروری شود کافر بحکم کفر خویش بر خود حکم کند کہ او مستحق دوزخ است بہشتی باحساس خویش داند کہ تجلی فضل بر وی است البتہ بہشتی باشد مار خود را خود شناسد کہ سر کو فتن اتفاقاً آید

ان آرد

اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ نعبد و را بر نستعین مقدم داشت زیرا چه عبادت حق رب است و استعانت حق بنده اول تذلل بعد از ان استعانت رسم و عادت چه دیده از هر که چیزی خواهی البته ذل خود را پیش آری و آنگه از وی رحمتی بطلبی۔ دیگر فنا بر بقا مقدم است اول فانی الصفت و الذات گردی بعد از ان بقا بالله شوی۔ لاالصفات

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ نظاره شو نخست حمد و ثنا مقدم داشت چنانکه شرط طالب و سائل است و طرز گدا و خواهنده است بصفت رحمت و رافت و لطف و کرم و قدرت بر ایصال نعمت و راحت و پس آن تعلیم در آمد کرد به تعلق و تشبث و به تذلل و تعبد و هم از و استعانت طلبد و اگر نه آن خواهنده آن رو ندارد که او را بغیر اعانت او و استعانت او قسمتی نصیبه شود و پس آنکه ارکان شرائط طلب را مقدم کرد بعد از ان همه عجز و انکسار خواست که اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ هدایت بر سه معنی است یکی آنکه بیان ره و مقصد کنند و اسباب و آلات رفتن بدستش دهند دوم آنکه خود رهبر و رهنما و پیشوا شوند بره راست برند و بمقصد رسانند این هر دو صفت پیران و مرشدان است ایشان همین کنند و همین طریق بره برند۔ سیوم آنکه با این هر دو که گفتیم خلق فعل هدایت دران شخص کند هر قدمیکه نهد آن قدم را او آفریند خود حامل او باشد بر گرفته بمنزل رساند این را صوفیان مجذوب متدارک نامند۔ مادر چگونه بچه را می پرورد ایصال منافع و احتما از مضار می فرماید همه روز در کنار گرفته میدارد چنانچه بایزید گوید الصوفیه اطفال فی حجر الحق۔

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ تعیین می کند انچه انبیاء رسل و اولیا مقرب را داده حضوری غیبتی فنائی بقائی صحوی سکری رسیدنی که بازگشت نباشد که الواصل لا یرجع نقدانه جنبه جنبه در جنبه او باشد۔ صِرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ آنست معرفت[1] با عبادت معرفت[2] با محبت عبودیت[3] با ربوبیت تجلی با تجلی اگر این جمع شود۔

---

[1] معرفت با عبادت "از عرفا دیدم که معرفتی دارند فاما عبادت ندا این معرفت عندالله مقبول نباشد. ش

[2] معرفت با محبت" این ابلغ از اول است اول در حق اهل افعال و صفات و ثانی در حق اهل ذات. ش

[3] عبودیت با ربوبیت۔ این خاصه حضرت رسالت است و چندی معدود از امت خاص اکنون عبودیت می باید دانست یا مصدری است چنانکه فاعلیت ای کونه عبداً مامورًا راضیاً فی جمیع الاحوال۔ بقیه بر صفحه (۱۱)

خوف و رجا عزو ذل یکجا جمع شود این صفت اولیا و انبیا است مُنعِمٌ علیہ ایشان اند۔

مَغضُوب اوست کہ طرفی را عاطل و عاری باشد و طرفی را متشبث ضال۔ آن بود کہ مرد بحق و حقیقت نرسیدہ عبادت خشک را مقصود دانستہ چنانچہ زہاد و عباد و متقیان را شنیدہ باشی و یا نصیب مائی از اقسام معرفت او را شدہ باشد زمام نفس را کشادہ کند یہیم فی کل واد بود بزرگ بلائی است یکی را اعتقاد افتد کہ ورای آنچہ من دانستہ ام رہی و کاری نیست و بلائی سخت تر و بدتر این است کہ خود گمان برد بمنتہا رسیدم کار من یکجائی است ہرچہ خوش آید مرا کنم زیان کار نباشد زیرا چہ افعل ماشئت من اللہ است ہرچہ تو کنی بکن تو آن منی و من آن توام و بحق قدم شیخ نصیر الدین محمود و بحرمت مرتضیٰ و مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کہ ان سکین بی دین در ورطہ افتادہ است کہ خدائی خواہد او را بحقیقت حق رہ دہد اگر از من استوار نداری طرف انبیا لحظہ کن از ارواح جنید و شبلی و بایزید پرس۔ محمد حسینی تغمدہ اللہ بالرحمۃ از خود نمیگوید بی منطق و بی بصر نقد وقت اوست غوک دریا را از دریا پرس کہ ہم از دریا رستہ است ہم در دریا ماندہم از و خورد و ہم از و آشامد و بدو باز گردد کہ از دست دریا چگونہ می نالد و چگونہ فریاد بر می آرد محققی از زبان او میگوید شعر

الحمد للہ علی اننی　　کضفدع یسکن فی الیم

ان ھی فاہت ملیت مائحا　　وان سکتت ماتت من الغم

بقیہ حاشیہ صفحہ (۱۰) عبادت صد سالہ بعبودیت یک لحہ نرسد عبادت از بہر عبودیت است و آن رضا بقضا است کہ راضی بودن یکساعت بقضا اللہ بہتر از صد سالہ عبادت کہ صائم الدہر و قائم اللیل باشد و ربوبیت بودن او رب و آن رابطہ خاص است میان بندہ و مولی ہر کرا ابرار اطلاع و بندہ او را ہیچ چیز دشوار نباشد و ہمہ چیز ویرانیک بندہ و محتاج الیہ داند رش۔

سمر دوم

(۵)

گرگانی[1] که شیر بیشه وحدانی نگر که چه روباه[2] بازی کرده چه میگوید ولم یصل بعد آنکه سپس این چه باشد یا اتحاد و یا لاہو الا ہو[3] یا ہو[4] آنکه گرگانی انجاره دگانی می نماید از وراء وراء وراء و انشانی نمیدید معیت را کار و باری و نام و بانگی می نهد وَهُوَ مَعَکُمْ اَیْنَ مَا کُنْتُمْ ہیچ[5] نمیدانی از کجا بکجا رفته اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ہیچ خبر ہست که بکدام بادیه می اندازد خرلیقه[6] در بحر خضیم[7] افتاده است اگر گوی بجر درون خرلیقه است یا برون است یا فرود و بالا اوست یا نه درون نه برون فرود نه بالا عجب کاری یا این گوئی نقطۂ است از جزو لایتجزی عبارت توان کرد باعتباری چه گوی اللّٰہ احدٌ یا آن تصور کن ہرچند وہم گماری او ازان بیشتر بیشتر باشد وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَائِهِمْ مُّحِيْطٌ[8] اثبات دوزخ کرد و جو جحیم[9] نعیم و جحیم برخ نمودند را ر الوراء این ہردو اعتبار را فرد افگنده است محمد از

[1] خواجه ابو علی محمد فضل فارمدی مرشد ابو القاسم گرگانی است از در روایت می کند ان اسماء السعة والتعین یصیر من صفات العبد وهو غیر واصل فی السلوک در ایتی وهو بعد فی السلوک ولم یصل ۔ش۔ [2] روباه بازی ازان میگوید که مطلقاً میگوید ولم یصل او واصل شده است فاما بکمال مراتب وصول نرسیده و نهایت درجات او بر نرفته و در حقیقت چون مطلوب را نهایتی وغایتی نباشد طلب طالب را از کجا نهایت قصور کند مصراع بیرد تشنه مستقی و دریا همچنان باقی ۔ پس واصل فاصل و اصل باشد و بعد بعد قرب قرب ۔ قرب قرب ۔ بعد بعد باشد بلکه بعد بعد بعد قرب قرب قرب قرب قرب بعد بعد بعد وان و این از الهیات است ش

[3] ۔ این از صمدیات است و معنی لا ہو الا ہو این است نیست ماہیت وحقیقت او تعالیٰ زاید بر وجود او ۔ش [4] عبارت از انوار صمدیت است که وراء مقام الهیت است که آن

بقیه بر صفحه (۱۳) ۔

از دعوت بکار رانده است اِنّ ربک لیشتاق الیک جلوه گری خویش کرده است شهی با عروسی بنهمائی ومنی اوی وتوئی میرفت پرده غیرت بر هردو افتاد عروس باشد خه خه از هردو یکی هم نه ورا را لورا چنین فرموده است سبحان اللہ خطبۂ من والحمد للہ رتبۂ من همه عالم در قبضۂ من ومن از همه همه از سه وچهار وپنج وهفت بیرون نه مردمان مرا مطلق ومقید نامند دیگر آن نفس جزئی ویکی ودیگر فیض ازلی نه که من منم واین همه اوهام وخویلات مردمان ذات الظنون والحسبانات باشد منهم فمنهم ثم منهم۔

بقیہ حاشیہ بر صفحہ (۱۲) آن عبارت از لاہو الاہو است اول بدین فائز گردد بعد بدان رسد اول مقام انبیا است ودوم مقام حضرت محمدی است که همه پیغامبران آرزوی آن کردند۔ ش
ش بیان گرگانی دال بر معیت ذات است باوجود ات علوی وسفلی که اللہ نور السموات والارض۔ ش۔ س خریقه دانه سرشت۔ ش خصم بمعنی قعر هر شئے که بیار بزرگ شود اور اخضیم نامند یش۔

سمر ستیوم ۳

امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ فرماید ؟ العلم نقطة کثرها[1] الجہل
این جہل کدام باشد من علم[2] جہل ازین جہل این حکایت کنند من عرف
اللہ طال لسانہ رب را شناختند ربوبیت را نہ شناختند شناختند ولی بہایت
وکفایت نہ شد۔ کُلَّ یَوۡمٍ ھُوَ فِی شَاۡنٍ چگونہ در حصر و بیان آید من عرف
اللہ کَلَّ لسانہٗ ورہ بندی درستی کردہ است این صفت میسر نہ شود مگر از
دو سہ و پنج و ہفت برگذری از ورا و ورا آگاہی نہ ہر آئینہ کل لسانہ درست
شنید الساکت عن الحق شیطان آخرش نہ کہ شیلنت عبارت از
لعبد است بیچارہ غوکی کہ در دریاست اگر سر برآورد از و بد و ررود آن گاہ
آہنگی از و بر آید در آہنگ رنگ آمیزی تواند کرد و آنکہ خود غرق است در
ظلمات تنگیست ہم چشم و زبان را چنان بر بستہ است و چنان بر آن ہر دو در

---

[1] کثرہا الجہل یعنی بسیار گردانید آن نقطہ را جہل مردمان۔ یعنی علم وحدت صرف مشابہ نقطہ است کہ از و حرف کلمہ وکلام وجہل آید و در ہمہ آن نقطہ موجود باشد بغیر او قوام ایشان بنا شد ہمچنین از وحدت صرف کہ وجود بحث و تصور باوج تعین اولی و دریای اول نامند و اسامی بسیار دارد و بحسب قوابل و محال و مظاہر و مشاہد بیشمار دو احدیت کہ عبارت آن عدم ملاحظہ شی است و واحدیت عبارت از ملاحظہ شی است علم ونفس و اعیان ثابتہ و عالم مثال و عالم موجودات ہیاکل علوی سفلی حتی الذرات ظاہر شد کثرہا الجہل اشارت بدین است کہ گفتیم جہل بہ نسبت علم است چون ازیکی بہ دومی نمود جہل شد ہمچنین سیومی و چہارمی و ما لایتناہی و انزادجات نامند از ان طرف و درکات گویند ازین طرف اول طریق مجذوب سالک است و دومی طریق سالک مجذوب۔ ش [2] آری چون علم بنہایت رسید جہل نامند لان الشی اذا جاوز حدہ اورث ضدہ ک ش۔

رفتہ است بیچارہ این غوک ۔

ان ھی فاہت ملیت ما لحا   دان سکنت مانتہ من الغمر

آشنا خالی از بیگانگی نبود ہا وجز ہوای متحرک نیست ذہوا را در مستقر خود قراری تمام است ہرچہ از باد گوئی ہمہ بر باد باشد و آنکہ ورا رو را است در گفتار من و تو نیست روندگان را آنجا قرار نیست زیراچہ روح و راحت نیست و بازگشت از وا از قضیۂ انکار ضروری باشد صیاد خواہد سیمرغ را بدام گیرد او یک گنجشک را بدام نمی تواند آورد سیمرغ را چون آرد عارفان را سلامی محققان را پیامی نیاز ودعای محمد حسینی ما امامی واللہ اعلم ۔

سمر چہارم

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رایت ربی لیلتہ المعراج فی احسن صورۃ ووضع کفیہ عن کتفی فوجدت بردھا فی صدری در حدیث چند معنی است ہریکی لقدر فہم خویش سخنی گفتہ است محدثان ومتفقہ گویند از متشابہات است واینجا عجب این است کہ او متشابہ فرماید و اصحاب از ان نپرسند گر خود بہ تعین آن سخن میدانستند یا خود دانست کہ این متشابہ است نپرسند وآنکہ بعضی فقہا گویند کہ متشابہ بر مصطفٰے ہم کشف نبود در آخرت شود خود کلام رسول اللہ متشابہ باشد سخن ایشان درست نبود نزد اہل لفظ کہ استخراج معنی از لفظ کنند فی احسن صورۃ ہمان معنی دارد وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ہر معنی کہ درین آیت است ہمان معنی این جا تصور کن و دیگر گفت فی احسن صُورۃ نگفت باحسن صورۃ صورت احسن او نگاشت صنعتی لطیفی ساخت آن دلیل کرد بر حسن صنعت او و بر کمال قدرت او علی ہذا رایت ربی درست آید چنانچہ محمد واسع گوید ما رائت شیئًا الا ورایت اللہ فیہ معنی دیگر رایت ربی فی احسن صورۃ عبارت از تمثل وتشکل این سخن نیز یکی از متشابہات بود چہ گوئی او تعالٰی لا یتغیر بذاتہ ولا فی صفاتہ بحدوث الاکوان تعالی اللہ عن ذٰلک علوًا کبیرا وآنکہ ملحد الحاد ورزد ول روا نمیدارد کہ این سخن گویم وپس آن روکنم لاحول ولا قوۃ الا باللہ معنی دیگر خداوند سبحانہٗ وتعالٰی خواہد گوید طالبی مشاق را وعاشقی دردمند را تسلی در دہانی بخشد صورتی صاف وشفاف عکس پذیرا فریبند عین نور جمال لاہوت بروی تابد عکس آن در آن صاف شفاف پدید شود سبب مزید و ذوق وقوت آن شوق باشد طالب عاشق گوید رایت ربی فی احسن صورتٍ وآنکہ بعضی ازین

بدین اشارت کنند که ما در خود دیدیم و آنچه انا الحق و بعضی سبحانی گوید و جنید لیس فی جبتی سوی الله فرماید ازین اشارت و رمزی ازین باشد۔

معنی دیگر شیشه سپیدی صافی را در طاق نهی و رای آن چراغی افروخته داری شیشه تمامه چراغ نماید بنیده گوید که من درین طاق چراغی افروخته دیدم۔

معنی دیگر معیت او با همه اشیا است چون این معنی بر دلی کشف شود او گوید در هر چه نگه کنم ترا پندارم اختیار احسن برای آن بوده است لتکریمه وتعظیمه وحرمته وعزته۔

معنی دیگر رایت ربی فی احسن صورة ای انزهها واعظمها واکرمها وما یدل علی نزاهته من کل فصل ووصل وعیب وشین وقرب وبعد آنچه صورت چه معنی دارد و نشنیده صورت مله و صورت این کار چیست این راهم بر آن کار بر فهذا الیق بحال النبی ومحمد الحسینی وهذا دینی ومعتقدی ونفسی فهو قریب من فهم نکاة النبی صلی الله علیه وسلم۔

اما معنی وضع کفیه فوجدت بردها فی قلبی ربط این بر سر معنی که گفتیم مرتب و مسلم است اگر من مینویسم بسیار گوئی میشود تو فهم کن بگیر۔ و معنی دیگر خداوند سبحانه و تعالی خواهد که صفات حمیدهٔ خویش و اخلاق گزیدهٔ خود مسمی کند این امر معنوی را صورتی با فریند و آن صورت احسن الصور و اعدل الاشکال باشد این صورت بر آن شخص تجلی کند بنیده گوید رایت ربی فی احسن صورت زیرا چه صفات الله لیست عین ذات ولا غیر رب میگوید احسن میگوید دلیل بر لطف و جمال کند در شاه چنین که خدا خواهد یکی را بشارت با یصال دنیا کند و ایصال دنیا و بشارت او امر یست معنوی برای این را صورت عورتی آفریند و شکری آفریند بدست وی دهد مرد خود را بخواب بیند که عورتی بدست او شکر میدهد و معبر تعبیر کند که او را از دنیا چیزی رسد فکذلک ههنا هذا قول سدید و کلام عتید

وآنچه گویند رایت ربی ای سیدی مراد ازین جبرئیل باشد نیکو سخنی است اما نسبتی با کسی میر و که او میگوید شب معراج رویت نبود چنانچه عایشه فرماید کذب علی محمد من قال رای ربه لیلة المعراج۔ معنی دیگر هم گویند رایت ربی وکنت مستقرا متجلیا فی احسن صورة یعنی علی طلب ووجدان وشوق ومهذب من الاخلاق الذمیمة فوضع کفه ای کف عنایته علی کتفی کما هو داب المشفق الرحیم علی الصغیر فوجدت بردها فی قلبی ای حصل فی قلبی بردیقین هم برین تاویل که اینجا گفته ام و در جمله معانی همین را تحقیق کن۔ کف عبارت از قبل وکنایت از عنایت رحمن کنند چنانچه گفته است الصدقة یقع اولا فی کف الرحمن۔

سمر پنجم ۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
یُقَالُ الشَّیْئُ الظَّاهِرُ الْمُظْهِرُ۔ واین هر دو معنی اینجا درست اید چون
وَهُوَ مَعَكُمْ را اعتبار کن ظاهر السموٰت درست آید زیرا چه او ظاهر است
گفتند الحق لشدت ظهوره خفی کالنور فی السواد چنانچه نور در سواد
خفی است ظهور او نیز بر خلق همچنان خفی است انه مع کل شی لا بمقارنة صفت
قربت او همین تقاضا کند اگر مقارنت حسی باشد تعالی الله عن ذلك علواً
کبیراً آنکه معیت بذات گویند میها اختلافی فاحش رود هر یکے مر دیگری را
تضلیلی کند اما اگر با معان نظر کنند میها تفاوتی نباشد زیرا که قرب اعتباری است
نه حسی این سخن شنیده باشی۔ ~~

او با همه در جمال چشم همه کور او با همه در حدیث گوش همه کر
وآنکه دوام مشاهده را ادعا کرده همبدین معنی است که گفتیم۔ بیت
از بعد مکن شکایت ای خسته جگر کز غایت قرب من نه بینی ما را

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ همین حکایت می کند وَنَحْنُ اَقْرَبُ
اِلَيْهِ مِنْكُمْ همین میفرماید۔ مَا رَئَيْتُ شَيْئًا اِلَّا وَرَاَيْتُ اللّٰهَ فِيْهِ همین اشارت
دارد ۔ معنی دوم مظهر السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ واین اظهار دو معنی دارد
آنکه اظهار یکے در مشاهده من دتو است همه کس می دانند و می بینند۔ معنی دیگر مظهر
هُمَا بظهوره سراب صورت هوا است وهوا معنی سراب سراب را بی
هوا وجود نه و هوا را بی سراب ظهور نه قوام او بدو و قوام سراب بهوا و ظهور
هوا بسراب اگر سراب نباشد هوا نماید این مظهر که گفتیم دقیق سخنی است چه دانم
در فهم تو آید یا نه آید سراب عکس هوا است و هوا عین سراب ماهی را پرسند از حرا

کجا باشی چه چیزی بچه باز گردی او گوید از دریا ام بدریا باشم همان دریا خورم هم بدو آسایم هم بدو باز گردم يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ همه را باز گردانند بدو برند صورت معنی خویش باز گردد آفتاب بر آید سراب ناپدید گردد كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ ۔

قوله تعالیٰ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ ۔ ای صفت نورہ این قدر بیا بد دانست هر چیزی که منزه از صور و اشکال او را خواهند تمثیل جزئی حسی نباشد زیرا چه تو از عالم حس و شاهد و حاضر هر آئینه تمثیل هر چه کنی بعالم خویش کنی اینجا گمان نبری که او بعینه همچنین باشد معنیش این بود که این محسوس بدان معقول غایب ماند الغرض همان معنی که من قبل گفته ایم همان معنی را الله سبحانه بدین تمثیل کرد فرمود که بدین نما چنانکه در طاقی شیشه باشد در ان شیشه چراغی شد این طاق چون نماید و آن شیشه چگونه باشد آن طاق تمام روشن گردد و آن شیشه که درو چراغ است همچون آفتابی و ماهتابی باشد این آسمان و زمین و اهل ایشان همه دان طاق ماند فیض که از ورای ورا تابشی در لاهوت انداخته است و از لاهوت در ملکوت افتاده است و از ملکوت بملک آمده جبروت عبارت از جمع هر سه .... آن را ناسوت نام کن فعلی ذا اظهار او بظهوره باشد و ظهور او بظاهر آن باشد هُوَ الظَّاهِرُ هُوَ الْبَاطِنُ رویتی تمام نموده اند و آنکه رویت را استحالت کند او گمان برد که این حاسه بصر از این روی که او اوست قرب بعد را اعتبار کند حدوث قدم را اثر دهد آن نادان نداند که اشیا بنور او متصف است همان نور اوست که نور خود را می بیند ما سوای الله غیر الله همین معنی فرماید و هر که دعوی انتسابی کند خرقانی از این جا گوید انا اقل من ربی بسنتین از این سنتین چه عبارت کرد دو نور را درمیان دید زجاجه و چراغ و مشکات از و فیض گرفته گفت که من هم از وام طاق که روشن است هم از و روشن است من بدو چیز از و کم ام یعنی از زجاجه و چراغ این جا اندیشه نیکو کن که عارفی ازین بیان نکرده است گویند به سنتین ای هو خالق

الوجود کما هو خالق العدم و این هم گویند آمدن و رفتن دو سال عبارت
ازین که من آیم و روم پس علی هذا بدو سال کم باشم هم از و آیم هم بدو روم و هو
لا یتغیر بذاته و لا فی صفاته و مرا تغیر ذات و صفات. شبلی گوید. انا
اقول و انا اسمع و هل فی الدار غیری یعنی کسی گوید من شنوم و آنکس که
گوید آن ظاهر نگفته و آن نوری که با وی است او گفته من که شنیدم نوری که با من است
آن نور شنیده و آن هر دو نوریکی پس انا اقول و انا اسمع و هل فی الدار
غیری درست آید. یار من و برادر من و دوست من عبد الله جمال الدین مغربی
این معنی را خوش نظمی کرده. شعر کلامی الی سمعی راجع
لانی انا القایل السامع دهم گفتار اوست. شعر
القائل والسامع والباصر هو والعالم باطن و الظاهر هو
الغائب ماسواه والحاضر هو الاول والدایم والاخر هو
هذا انا الله و ایاک لما تلقناه و الله اعلم. و باقی آیت هر بربر
ربط ده اگر بیان کنم سخن دراز میشود و من میخواهم که کوته گردد و السلام.

سمر ششم

قال اللہ تعالیٰ ۔ الرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی ○

محدث مفسر متفقه گویداى استوٰی چنانکه مرجع شنید وگویند کاستوٰی[1]
هذا و درین معنی از احادیث گمانند میشوند و در حدیث این معنی آمده است رحمن
تعالی برکرسی نشست فتکر کرالکرمی تا آنکه بعض آواز کرسی برون ماند[1] وایشان
گویند که جمیع اعضار انسان وردی باثبات[2] است ایدی لا کاید ینا و وجه لا کوجهنا
وهم بدین مردم ایشان را مجسمه خوانند ایشان مجسمه نه اند اما چنین نماید صوفیان
تشبه وتمثل حکایت کنند خداوند تعالی ازینها برونست ۔ اگر سخن تحقیق خواهی از
محمد حسینی شنو این عبارت از ان است که بارها گفته ام اِنَّہٗ وَسَآءِ کل ورا
محی الدین ابن اعرابی ومتابعان او چنین گویند که ورای این وجود است وجودی نیست
هم ازین مطلق ومقید گویند واو را کالکلی الطبیعی نامند استغفر اللہ لا
حول ولا قوة الا باللہ کونه وجوده وجوده عینه محو وجودات باسرها

[1] ۔ این را هم محلی هست همانکه هر شئی را صورتے ومعنی است عدم متناهی او تعالی را بدین صورت
بیان فرمود که بعض آواز کرسی برون ماند تا آنکه صفت کرسی است وَسِعَ کُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض
و یا صورت صفت احاطت او تعالی انو دازین لازم نمی آید که او تعالی جسمی وصورتی و دست و پا دارد۔

[2] ۔ این جانیز بسیار سخن است واز آنکه جامع مظاهر کل علوی وسفلی وجمالی وجلالی صورت انسان
است فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ خود را ازان ستود که وراء این چیزی دیگر نیست
ظاهراً و باطناً وصفتاً ومعناً پس صورت صفات کمال وذات ذوالعز والجلال جز انسان نباشد
وهر یکی از اعضار اصلیه وفضلیه او مظهر صفتی است از صفات او تعالی اگر او را صورتی بودی جز صورت
انسان نبودی سر یُحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ شناس ودوم مزن رش ۔

است دوزخی در دوزخ گوید فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ عجب
کالای هنوز سدّ بصر لا بصیرت ایشان است با بهشتیان این سخن آمد که وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ بصر و بصیرت را
نَّاضِرَةٌ اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَہ وجوه که رویت که وجوه چه باشد این جهان را جهان
غطا و استتار گویند آن جهان را جهان کشف و عیان خوانند باین همه از ورای
وراکسی نشان ندهد و کسی را در وهم و خیال نیاید بیچاره محمد حسینی درین بلا گرفتار
و درین عذاب افتاده درین قعر فروشده درین بادیه گم گشته عجب عارفی خدا را
نشناخته و عارفش نامند مگر این شخص همین هنم باری نهی کن گویند ذاته حجابه آنرا که ذاته
حجابه باشد تامل کن قابل عرفان باشد واحزنا دادس دا وا اَلَمَا مردی با جفت
خود جفت خود را با جفت خود فرد اند وید با حسن الاصوات این نغمه سراید انا مَن
اهوی ومن اهوی انا عجب کاری دو یکی چون شوند اتحاد از ایجاد نشان دهد
و اتحاد از یگانگی بیگانگی سیکند فرض کنیم دو کاغذ باریک را سریش در میان زنی و مهره
بر آن گردانی ازین دو یکی نماید اما دوی عقلی باقی است انسا منسا تا بنیا
مسکین نصرانی از ثالث و ثانی حکایت کند و معتقدان او را شرک و کافر نامند
هر آئینه قدیم را با حادث اقترانی نیست اگر شود سمیسق لہ اثر پیدا آید اتحاد
بین الشیئین و الشخصین تصور توان کرد اینجا جز یکی صورت رو نمی نماید چو اتحاد بر شرط
رفت کلام حلول خود فضول باشد او را ربطی بر فروع و اصول نتوان داد مرغی
دانه چیند و چیزی با آن چینه سنگ ریزه هم بود عجب نه بینی که آن سنگینه در حوصله
او گم شده نه لحم و دمش گشتند. عائشه یا رسول الله گفت انه لیسوسنی
انك لست بنبی رسول الله فرمود اَوَ بلغتِ هذا. گفت نعم رسول الله
فرمود شَنْشَنَةٌ اعرفها من اخزم او خود را شناخت که او اونیست ذات
که نبوت از انبا و منبی انبای کند بسیار انبا فزاید جز از یگانگی نباشد. در
بجنبد موجش خوانند و بر آید بخارش گویند هوا گیرد ستراکم شود سحاب نام یابد چکیدن
گیرد باران خوانند روان شود نهر گویند باز بدریا پیوست همان دریاست که بود

آنا من اهوی ومن اهوی انا این جا اشارت فرماید ؎

فالبحر بحر علی ما کان فی قدم ان الحوادث امواج وانهار

لا یحجبنک اشکال تشاکلها عمن تشکل فیها فهی استار

بحر گفتہ اند کہ باران ہم از آن دریا دریا ہم از آن باران و آنکہ گویند العناصر الاربعۃ قدیمۃ۔

سمر هفتم

گفتار محمد واسع است ما رأیت شیئا الا ورأیت الله فیہ بحرہ در حیز نفی افتادہ است حکایت از عموم کند این دلیل بر دوام مشاہدہ است مشاہدہ را دو اعتبار است یکی تفکر و استدلال باز گردد در آیات وقطع تجاورات نظارہ شود ہر آئینہ دلیل بر صانع حکیم علیم قادر ازلی باقی اوصافہ تعالی کند این را نیز مشاہدہ خوانند یعنی درین حیرت و درین فکرت علم تحقیق شود کان المتفکر المستدل یشاہد الرب تعالی وصنعتہ سبحانہ وتعالی۔ دوم بعین وعیان چنانکہ در وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ گویم ہر شئی دلیل بر وجود خالق وصانع خویش کند این دلالت او گوئی قابل بر تسبیح وتنزیہ اوست تعالی کُلُّ شَیْءٍ ہَالِکٌ اِلَّا وَجْہَہٗ رمزی ہم ازین بگوید کُلُّ شَیْءٍ موجبہ کلی است چنانکہ مَا رَأَیْتُ شَیْئًا در قوت سالبہ کلی اِلَّا وَجْہَہٗ ہر شئی کہ ہست صفت فنا دارد دگر بر وجہی کہ دلیل بر صنعت و خلقت او میکند آن باقی است ازلی است اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ اشارتی بدین بیان می شود ہر شئی دو وجہ دارد وجہ منہ الی نفسہٖ من حیث ہو ہو۔ ووجہ منہ الی ربہ من حیث الایجاد والابقاء کُلُّ شَیْءٍ ہَالِکٌ اِلَّا وَجْہَہٗ ازین رو کہ او دست

ہر آئینہ فانی است و ازین وجہ کہ از وآمدہ است و بدو بقا دارد آن وجہ بحقیقت باقی ابدیست اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ہمین معنی غمزہ میزند ہر چہ روی آری وَجْهُ اللّٰه است یعنی او بدو متعلق او بدو باقی او بدو ظاہر این معنی را اشارت کردیم محمد واسع را عیان افتاد بعین العیان بضرورت گفت۔ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اِلَّا وَرَاَيْتُ اللّٰهَ فِيْهِ خدا وجود نہ دارد البتہ البتہ مصراع۔ در ہر چہ نگہ کنم ترا می بینم۔ ہمین اثبات میکند وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ این ضمیر یا راجع بر اللہ است یا راجع بر شی ہمبدان اعتباری کہ بیان کردیم۔ خلوتی گزین مجاہدہ کن از تلقینی ذکر و مراقبہ گیرو بدان لازم و ملائم باش لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا منحصر بر محمدؐ واسع نیست ہر کہ براہ او پوید ہمین بیند ہمین گوید وَاللّٰهُ يَهْدِىْ اِلٰى سَبِيْلِ الرَّشَادِ۔

سمر هشتم

درما نور است یا روح یا روح الروح۔ اگر حذف وسائط کنی یا
روح گو و اگر اثبات وسایط مطلوب باشد یا روح الروح۔ یا نور یا نور
النور نظیر یا روح یا روح الروح باشد۔ کلام را اختصار کنم روح را بر سہ قسم آرم
یکی روح است کہ در بدن حیوان ساری است آنرا روح حیوانی مینامند
روح انسانی ہم گویند این ہمان روح است کہ عند الموت ازہاق می پذیرد
و این روح کہ با حرکت و حیات است بہ فیض آن روحی است و نہ او خارج
نہ او داخل است نہ متصل نہ منفصل نہ قریب نہ بعید از ہر شش جہت
بیرون است تعلق او بہ این روح حیوانی کتعلق الملك بالمدینة
والعاشق بالمعشوق این را حکما نفس ناطقہ نامند و قوام و بقا را این
بفیض قدوسی باشد و نور سبوحی بود انہ عالم لاہوت نشانی دارد ان متاع
البیت یشبہ رب البیت مثالی قریبی است۔ مصرع۔

از خانہ بکد خدای اندہمہ را است

را ہمہ چیز

چون بر سالک سائر تجلی کند و دم از الوہیت و ربوبیت زند این
روح بجائی سر بر آرد سبحانی ما اعظم شانی فرماید و تجلی سرافرازی
نماید انا الحق را گویا شود و گاہ گاہی اشارتی کند لیس فی جبتی سوی
اللہ از آن عبارت بود خہ این خلیفة اللہ فی الارض باشد انی جاعل
فی الارض خلیفة از ین تفسیری کند این آن روح است کہ مسجود ملائکہ بود
این آن روح است کہ تاج سلطنت ازلی بر سر دارد و خلخال ابدی بر پا نہادہ
است طوق و بوی در گلو کردہ است سوار قدرت در ساعدین نہادہ است
گوشوارہ رحمت در اذنین چسپانیدہ است نطاق بی نیازی در کمر بستہ است

بر هر که تجلی کرد او اوراجز .... خداوند انست قدیم است و لیکن داغ حدوث در پیشانی اوست خرج من بین جماله وجلاله ازین بیانی میکند در فضای وحدانیت طیرانی دارد بر تخت سلطنت نشستی فرموده است درکرسی فِی مَقْعَدِ صِدْقٍ اورا قعودی شده است عِنْدَ مَلِيْكٍ مُقْتَدِرٍ رهمائگی بازاهت وسلامت دم می زند باین همه تو بدانی که خلق من خلق الله باشد محمد حسینی بس کن زبان ازین دراز کردن مصلحت نیست انچه حق حقیقت بود بحق گفتی یتکلم بی و ینطق بی و یبطش بی و یمشی بی هم ازین نشانی دارد. خدایا من سرترا بپرده لطیفی اشارتی کردم بندگان خود را توفهم ده وَاللّٰهُ اعلم اللهم اهدنا الی سواء السبیل و اعصمنا من هاویة القال والقیل فافهمو واغتنموا ایها الجیل [1]

[1] بالکسر گروه از مردمان (م ـ ا)

سرھُمْ

قولہ عز من قائل اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ ۔ الآیۃ اکمال دین بسہ چیز مشہود وارد ۔ شریعت کما ہو حقہ اتباع نبی باشد در قلیل وکثیر از قول وفعل در اعمال وحال وقال ۔ شریعت عبارت از گفت انسان کامل است وطریقت عبارت از کرد انسان کامل است وحقیقت عبارت از دید انسان کامل است وحق الحقیقت عبارت از بود انسان کامل است وحقیقت الحق از بود نابود انسان کامل است چنانچہ وقتی گفتہ بودم

هستم ولیک نیست ونا بود نا بود ولیک بود را بود
نا بود چہ بود بود را بود نا بود چہ بود عین مقصود

واین ہر سہ بدان باز گردد وچون این ہر سہ در یک مقام قدم نہند اکمال دین بہ تمام وکمال شود ۔ اگر شریعت باشد وطریقت وحقیقت با وی نہ نقصانی تمام بود وطریقت بی شریعت وجود ندارد اگر تصور کنیم مغزی باشد کہ او را پوستی نہ گنده بود وہیچ کار رنیاید وہیچ عقدی وی را گره نہ بندد اگر حقیقت روی نماید بی طریقت وشریعت زندقہ والحاد در اتحاد شود بسیاری از مواہب وجدانی وموارد رحمانی حرمانی نقد باشد اولئك كالانعام بل هم اضل نقد او باشد ۔ اعوذ بعفوك من عقابك از فعلی گریخت بفعلی پناه گرفت واعوذ برضاك من سخطك از صفتی حذر کرد وصفتی را التجا ساخت واعوذ بك منك از و بدو رفت ومابلغ مدحتك از بود حکایت کرد لا احصی ثناء علیك انت كما اثنیت على نفسك اشارتی از بود نابود کرد وخمسہ اوقات این پنج چیز را اثبات فرمود اگر این پنج کہ گنج خانۂ الوہیت است مجتمع ومتحد نباشد کمال در دین نبود بی وجود ہیکی نقصانی فاحش روی نماید وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ

فی الارض الا علی اللہ رزقہا۔ ان ربی علی صراط مستقیم۔
او تعالی صفت وجوب نسبت ندارد اما حقیقتاً و تحقیقاً بای این خزانہ علوی باشد کہ
ان خلوا رخلانا مند چہ مرتضی گوید ما انا و نفسی کراعی الغنم کلما اضمہا من
جانب انتشرت من جانب اخر اگر بطریقت میخواند بشریعت میگریزد اگر
بشریعت میخواند بحقیقت میگریزد البتہ البتہ از جمع احترازی کلی دارد و اگر وجود
بود را اثبات میکند دعوی خدائی نیز میکند و اگر از بود نابود بندی در پای آدمی نہد
او خود ہمہ بندھا را گسستہ است لاحول ولا قوۃ الا باللہ کجا افتادہ ام اما ای برادر
در عشق چنین بوالعجبیہا باشد واللہ علیم حکیم۔
تحفہ دیگر این میگوید لافرق بینی و بین ربی الا انی تقدمت بالعبودیت
بانکہ میداند العبودیت احتیاج ذاتی و نعت لازمی زہی کوری زہی
کری مکابر را اگر کور گوئی عجب نباشد و آنکہ شنیدہ را ناشنیدہ کند اگر اصم خوانش
عجبی نبود اکمال وین این باشد من سرہ ان ینظر الی میت یمشی علی
وجہ الارض فلینظر الی ابی بکر با این ہمہ از صفت اموات اقل
من کل قلیل را اتباع نکرد و اگر گوی خلافت پای بند او شد تا اہل بیت را رعایتی
نکرد و فاطمہ را جوابی ناصوابی گفت فلیکن درین مقام ما را کلامی نیست سخن ما در اکمال
دین است و آن ازین گفتارہا بیرونست چون مرد خود کامہ شود ہمہ جہان را بکام
خود طلبد و ہرچہ کند بر جای اعتراض و الزامی نماند زیرا چہ او پنج چیز را در یک
خزانہ نہادہ است قالب قلب روح سر خفی است ہر پنج را با این ہر پنج نسبتی بدہ
و ابوبکر بدان در روز و اتممت علیکم نعمتی ازین حکایت کرد۔ و رضیت
لکم الاسلام دینا بعد جمع این ہر پنج گنج استسلام را التزام بود رضای او بدین
بود و تو مرضی باشی۔ خداوندا محمد حسینی را ازین نصیبہ دہ والسلام الحمد للہ
الذی ھدانا لھذا

بپیند

سمر دہم

سخن حکیم است و کلام حق و حقیقت است و بعض العلماء یر فعونہ الی النبی علیہ السلام العلم علمان علم الابدان و علم الادیان علم الادیان انچہ بشرایع و اخرویات نسبت دارد و ما ھو یثبت بکتاب اللہ تعالیٰ من النسخ و التذلل و تکلم بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالمهتد والاسل ۔ و علم الابدان لظاہر یعنی باشد بدانچہ صحت بدن و دفع مرض و بقای صحت بود و باطن آن بدانچہ مرتضیٰ اشارت کند من عرف نفسہ فقد عرف ربہ ۔ ای من عرف نفسہ بالحدوث فقد عرف ربہ بالقدم یقال من عرف نفسہ بمخلوقیۃ فقد عرف ربہ بخالقیتہ ۔ من عرف نفسہ بفسخ عزائمہ فقد عرف ربہ بانہ قادر یثبت ما یشاء و ینسخ ما یشاء کما قال علی رضی اللہ عنہ عرفت ربی بفسخ العزائم و یقال من عرف نفسہ ببداہت حسہ عرف ربہ ببداہت عقلہ ای انّ معرفتہ تعالیٰ بدیھیۃ لاحاجت الی فکر و تامل ۔ و یقال من عرف نفسہ بانہ مرکب من اللاھوت والجبروت والملکوت والناسوت عرف ربہ بانہ خالقھا و باریھا و مصورھا و جاعل کل شی کما شاء و اراد و یقال من عرف نفسہ بانّ فیہ من الصفات السبعیہ والبھیمیہ والملکیہ والجبروتیہ واللاھوتیۃ فعرف ربہ بانہ وراء کل وراء انہ تعالیٰ متعال عن الترکب والامتزاج والتعلق والاتصال ۔ من عرف نفسہ بانہ تفصیل عن اجمال عرف ربہ بانہ ذو اجمال و خالق کل تفصیل ۔ من عرف بان معہ ربہ عرف ربہ بانہ مع کل شیٔ

را معرفتہ

لا بمقارنۃ وغیر کل شئ لا بمزایلت شی پنج وجہ درین معنی نبشتہ ام
آن قدر کہ درین مختصر توان نبشت بکتابت آمد آنکہ بایزیدؒ گفت سبحانی ما
اعظم شانی نہ آنکہ خارج داو داخل شدہ است انچہ باوی بود لا بمقارنت
ولا بمزایلت ہم بدان زبان او رفت باقی شطحیاتیکہ ازین قوم فوا داست ہمبرین
مثال است۔ من عرف نفسہ انہ بصورتہ کما قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ خلق آدم علی صورتہ وآنکہ گوید
علی صورتہ المختصۃ بہ ای باد مر واین سخن مشکل بود ان اللہ خلق
آدم علی صورت الرحمن گویم علی صورت رحمت و رحمانیت
صور بسیار ساخت اما صورت انسانی بعینہ صورت رحمت و رحمانیت کردہ از
متشابہات اذا اراد اللہ ان یخلق صورۃ جامعۃ لصفات
الغفران اجمعہا مجلس را فعار کبتہ واضعارا سہ فیما
کذا الوف سنۃ فلم یتخلص لہ صورت الاصورت الانسان
فخلق آدم فقیل ان اللہ خلق آدم علی صورتہ۔ من عرف
نفسہ بانہ تمثیل لاھوتی وتشکل جبروتی عرف ربہ انہ تمثل
بہ وبنفسہ حتی قال رسول اللہ صلی اللہ وسلم رایت ربی
فی صورت امرد شاب قطط وجای دیگر گفت رایت ربی فی
احسن صورت این قدر باید دانست بر ہرکہ او تجلی کند ذات او تعالی
وتقدس کل ہو ہو بسیار گفتہ ام انہ وراء کل وراء اما صفات خود را تمثل و تشکل
سازد او تعالی بذاتہ لا یتغیر ولا فی اسمائہ یتبدل منزہ عن الاکوان
اگر تو صورتے بینی بصورت انسان وھو یدعی انہ الرحمن انکار نکنی وبدانی
کہ اوست تعالی فان صفاتہ لیست عینا ولا غیرا ہمچنین بوالعجبیا در علم
الہیات باشد اینجا مغالیط بسیار است وجمعی از قوم منہم محی الدین ابن اعرابی
والشیخ العراقی گفتہ اند ورا این صور واشکال حتی العرش المجید وجودی نیست واللہ

تعالیٰ کالکلی الطبیعی گوید۔ محمد حسینی بسیار بار بسیار رجا فریاد کردہ است انہ ورا ء
کل وراء این ہمہ فیض اوست نہ اوست۔ سخن بسیار است اما با مردم نادان
قطع گفتار است۔ فافھم و اغتنم واللہ اعلم۔

سمر یازدھم

شبلی گوید العلم خیر والخیر جحود فالعلم حجاب اللہ اعظم
معنی کلام: العلم خیر خواہ این علم را از انواع سماع بدان خواہ علم بعد
عیان اعتبار کن خواہ علم باللہ نام نہ مرجع ہرسہ بخبر آمد والخبر جحود زیرا چہ
تو دانستہ الخبر یحتمل الصدق والکذب بکطرف او جحود است والعلم
حجاب اللہ الاعظم دو اعراب را افصاح میکند یکی کسر دوم رفع اگر کسر
باشد صفت اللہ باشد و اگر رفع باشد صفت حجاب باشد معنی او بظہور کسر این
آمد او کہ اعظم من کل عظیم است او کہ شاہد ہمہ اشیا است او کہ حجاب بر ولوجہ
من الوجوہ صورت بند د علم مرد عالم را حجاب آید ختم اللہ علی قلوبھم
ہمین معنی را اثبات میکند جولان مسائل الحقائق فی قلوب اہل التحقیق خاتم قلوب
ایشان شد تا از لذت شہود و ذوق وجود کہ کون وجود محروم ماند پس
علم حجاب این اعظم من کل عظیم میدانی چند بچند باشد۔ مجنون در وصف قد و خال
و خد لیلی مشغول بود حجاب اوست و نازی و کرشمہ حسنی و ملاحتی کہ او وار و ہر چند
کہ بحضور بود از عین شہود و ذوق و التزام و اعتناق و کون بعضہا مع بعض محروم
باشد تو بدان کہ چہ میگویم اگر عاشقی و عشقبازی بدانی کہ چہ میگویم چہ گوئی شب تاریک
لیلیٰ در بر مجنون ہمہ مرادات او باشد و آن حضور کہ در وصف خندہ و ناز
و کرشمہ او بود است چہ بہتر۔ معنی رفع را اینجا نصب دہیم و آنرا بجزم گوئیم
چنانچہ کسر رؤس علما ظاہر بود ہمہ بصفت خفض مانند و سکون وقف حال ایشان باشد

گفتار اہل تحقیق است کل ما شغلک عن الله فهو صنمک در قدوسیات میفرماید لو یعلم المشتغلون بذکری ما فاتهم عن انسی لضحکوا قلیلا ولبکوا کثیرا و لو علم المشتغلون بانسی ما فاتهم عن قربی لبکوا دما و لو علم المشتغلون بقربی ما فاتهم عنی لتقطعت اوداجهم ۔ ذکر ہمین قول ۔ لا الہ الا الله است یا ہمین گفتار است[1] یا اثبات این ہردو مانع انس او اند تعالیٰ و انس او شاغل از قرب و قرب او باز دارنده از و توجه گوئی علم حجاب باشد یا نه ۔ سید محمد باقر رضی الله عنه میفرماید در این آیه فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ که کل ما شغلک عن مطالعة الحق فهو طاغوتک این سخن از دوئی است از یگانگی بیگانگی مینماید دوئی را فرض کنی بتصور وتفکر بدانکه ہردو یک روشن و یکسان دارند پس آنکه ایشان سیری کنند طایر ہمت ہردو باہم سیران و طیران روند ہردو بجای فرود آیند و بینهما حجاب لطفی تنگی شریفی نماندی میان ایشان مرد عالم استاد ردنظیر[2] واند کردن قضایا و نسب ایشان را واقف حد کرده اند صغیری و کبیری را شناسد و شکل اول تو انداو در پے آنکه وراے ان حجاب لطیف شود ہرچه وراے آن بود بعقل و تفکر خویش دانست و مقصود ندیده جز ایقان برابر او نیست و دومی عامی ازین علوم غافل فکری داشته اورا دست نه وہ اور اضروری درون برند و آن اوستاد عالم را ہمانجا گذارند ہرچه پیش او میآرند او نمیداند فہم نمی کند کشاده ترمی کنند ظاہر تر میکنند تا آنکه او مطلع شود ہرچه نیابی که در حصر و عدد رنمی آید و در فہم او نمی گنجد تا آن زمان بدارند که بر امثال و انواع اطلاع تمام یابد بعد از آن گذارند بدیه کرده و پیمانه آن شراب خورده مستان گشته برون آید با حظی و نقلی تمامتر با ذوقی و شوقی بیشتر و آن

[1] یا لنفی است یا اثبات

---

[2] سے قوله رد نظیر الخ ۔ این ہمه اصطلاح منطق است ۔ شکل است که حد اوسط در صغری محمول باشد و در کبری موضوع باشد مثل العالم متغیر و کل متغیر حادث فالعالم حادث ش ۔ این را در اصطلاح حمل النظیر گویند و حمل النقیض علی النقیض ہم ہست ۔ ش ۔

استاد مجتهد معقول دان عاقل بضرورت گوید مصراع ای روشنی طبع تو بر من بلا شدی و بفریاد نداکند العلم حجاب اللّٰہ الاعظم ای کاشکی جاہل بودمی ای کاشکی عامی بودمی این مرد از اتحاد و ایجاد واز اتصاف محروم واو ہمہ رسیدہ وچشیدہ چند در چند باشد. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را النبی الامی خواند وسبب داشتن او امی این بود کہ بیان کردیم اورا آنجا برند وہمہ خویش بروکشایند وہمہ اورا اطلاع دہند ودیگران راہم از ورای حجاب بازگردانند وگویند تو بمقصود رسیدی بیشتر رفتن نماند پس النبی الامی وصف شد ورای ہمہ اوصاف اورا آنجا بردند محمدؐ از محمدؐ ی بدر شد از محمدؐ یا محمدؐ در محمدؐ ہیچ نماند بزبان فصیح محمد خود گفت التحیات للّٰہ والصلوات والطیبات از خود بخود باخود بزبان محمدؐ گفت السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ ہم بزبان محمدؐ از محمدؐ گفت اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ خود گواہی میدہد. شَہِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ہمین معنی می فرماید واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ جمع کرد واز جمع جمع الجمع آمد شَہِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ جمع آمد والملٰئکۃ واُولُوا العلم جمع الجمع آمد ہیہات فہیہات دران مقالات کہ حالات سید الکائنات انہ ظن فاسد ومتاع کاسد باشد اللّٰہم صل علی محمد وبارک وسلم فافہموا واغتنموا۔

ودر حجاب اللّٰہ الاعظم معنی دیگر ہم توان گفتن کہ بفہم علمای ظاہر رسد. حجاب دو است غلیظ کثیف سیاہ مکدر ظلمانی دوم شریف ولطیف شفاف صاف کہ نفس را خوش آید ودل را فریبندہ باشد در حجاب اول دل گرفتہ شود ونفس آرام وقرار نگیرد البتہ خواہد کہ آنرا بدرد وازپیش نظر دور کند از بس تنگ آمد وضیق نفس خود ودر حجاب دوم آن صاف شفاف است فریبندہ است نفس را قراری ودل را اطمینانی این را توان گفتن العلم حجاب اللّٰہ الاعظم زیرا چہ از طلب او را بازدارندہ است ومردرونده را اطمینان

وقرار بخشنده است۔

ای محمد حسینی هرچه گفتی مرشد ان را و دانندگان علم سلوک را سایل حقایق را تنبیهی و تعلیمی کردی و ازین علم نه علم بیع و شرا و طلاق و عتاق مراد است چنانچه محی الدین ابن اعرابی کرده است جهانی از روندگان بران قرار گرفتند و از طلب و شوق باز ماندند لعن فاسد ایها الحسینی نبهت العباد العالمین و نجوتهم عن وهدة الظالمین رحمک الله و من المومنین والسلام

دو من اتبعک من المومنین

سمر دوازدهم ۱۲

قوله عز من قایل وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ط إِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ أَمْرِهٖ ۔ ترجمہ آیت این است هرکه توکل بر خدا کند خدا او را بنده و کافی باشد و یکسر محاسب بود یعنی مطالب شرط توکل و حق توکل او باشد

این سخن بر آن تقدیر است که ضمیر هو راجع بر الله بود دو احتمال دارد که رجوع ضمیر بر توکل شود زیرا چه یتوکل دلیل بر توکل کند چنانچه اِعْدِلُوْا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى و اینجا دو معنی باشد توکل او را پنده است یعنی مرد متوکل را از برکت توکل او البته رزقی از غیب برسد پس این توکل برای رزق او بنده باشد۔ و معنی سیوم که لطیف تر و نازک تر است ذوق توکل او بجای قوت و غذا گردد ابراهیم خواص گفته است اگر خداوند سبحانه گوید بخواه چه میخواهی بدهمت خواهم الهی دنیا را ابدی کن بهشتیان در بهشت ذوق نعمت در بهشت گیرند و من در دنیا ذوق توکل گیرم۔ خضر بادی صحبت خواست قبول نه کرد که ذوق توکل من بسبب صحبت تو باطل شود۔

واحتمال دیگر ضمیر فهو راجع بر مَن باشد و ضمیر حسبه بر الله باشد

یعنی آنکہ توکل کردہ او بندہ ایست برای بندگی خدای را بندہ شدہ است اگر
درجہان کسی را نیافرید برای بندگی ہمین متوکل بندہ باشد ۔
دیگر من لطریقہ استفہام و انکار باشد فہو حسبہ ای توکلہ محو فانہ
خبیلات یعنی بر خدا من توکل کردم زیراچہ آن توکل او جز حسبانی وظنی نیست
بگمان خویش خود را متوکل داند ہرگز از افعال و اعمال خویش منسلخ نتواند شد فرض
کنیم مرد متوکل در حالت شدت جوع بین بدیہ درہمی نہند ضرورت باشد بخود بخود
واگر فرض کنیم مطبوخی آرند ہر آئینہ لقمہ گردآرد در دہن اندازد و اگر تصور کنیم شخصی
در دہن او لقمہ نہد او لقمہ بخاید فرو برد و اگر تصور کنیم برای او را احتیاج خائیدن
نباشد باز انفتاح حلق باید کرد فعلی کل التقدیرات انسلاخ کلی نشد پس میان
قوم توکل ہست عبارت ازین است مردی برای فراغ عبادت خود بصنعتی
وکسبی و تجارتی متعلق نمی شود و لقمہ و خرقہ از غیب میگیرد و آنکہ توکل برین کرد کہ
او ضامن رزق من شدہ است چنانچہ گفت وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ
إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا ہیچ خداوند حیاتی نیست کہ رزق او بر ذمہ کرم باری
نیست برین اعتماد نشستہ است و بدین ماندہ آری چنین ہم باشد ولیکن این شخص
مشوش باشد و دل اش مغشوش بود و نفس انتظار رزق غیب کند و لازم نیاید
کہ البتہ او رزق دہد اگر حیات او خواہد رزق دہد و در باب بندہ معاملت قدرت
کند و در باب بندہ معاملت حکمت کند اگر در باب او معاملت حکمت آمدہ است
او چہ کند چنانچہ آوردہ اند مردی بود زاہد او بروی قوت آور د بادیہ
گرفت چند روز گذشت ہیچش بدو نداد ند بنالید اگر کشتنی ہست بکش و اگر نہ چیزی
بدہ کہ بخورم ندا شنید بعزتی و جلالی لا ارزقنك حتیٰ تدخل الامصار
و تاکل من ایدی الناس در آبادانی آمد فجاء ھذا بطعام و ھذا بشراب
فاکل و شرب و سمع اتریدان تبطل حکمتی بزھدك مردی متوکل
دست در سوراخ مار کند یحتمل بگزد و یحتمل نگزد و عثمانؓ توکل کرد حسنؓ رضی اللہ عنہم

درہمی

آمد گفت مردمان شوریده اند برای قتل تو میفرمائی قتال کنیم گفت دعه حتی یاتی
اللّٰہُ بِاَمْرِہٖ توکل کرد و کشته شد در قتال صفوف همین مثال است البته آن
توکل رزق را پدامان بندند ان شاء اللّٰہُ یرزق والا لا توکل بحقیقت این است
که مردی صوفی را استرسال نفس مع الله شود در عین حرکت و در عین صنعت و در عین
تجارت و کسب متوکلا علی الله باشد فعل و قول خویش را محو بیند و فاعل حقیقی بکشف
وعیان جز او را نبیند و نداند اینجا گوید۔ ؎

من رفته ام ز خویش برون و دوئی ام   از من مراطلب تو کمن من کنون نه ام

بینطق بی و بیصر بی ویمشی بی محض توکل است مرد کلی منسلخ است انیتی در
میان نماند مصراع نا یست زمن بر من و باقی همه اوست ؎

اذا قلت ما اذنبت قالت مجیبة   وجودک ذنب لا یقاس بها ذنب

اینت در میان نباشد۔ وقتی این سخن شنیده اهل المحبت کلهم
محجوبون بمحبتهم اهل المعرفت کلهم محجوبون بمعرفتهم۔ دایم
جمع نام نه و جمع جمع خوان ۲ ما از دوی و از انیت خالی نیست اگر انیت نبودی
ارسال نبوت و انبیا نبودی چون روح مطهر رسول الله را بعد نقل او در حضرت
بردند فرمان آمد محمد برای ما چه آوردی گفت توحید صرف فرمان آمد نظر بر زن
زید چه معنی داشت گفت آن نظر من نبود گفت اگر آن نظر تو نبود دعوت بر چه
میکردی فسکت حایرا و بایرا و لم یجد مجال التکلم فقال اللّٰہُ
اذهب قد غفرت لک محمد از محمدیت بیرون است با این همه در دریای انیت
غرق است دران غرقاب وطن و موطن اوست والله اعلم کری و کوری
خری ستوری بی ادبی مانده دور از رب احمق بی نسق ابلق بر بحق مستهلی ما را گفته
اذهب فقد غفرت لک از متن این کلام حذف کن آن بی توجیه دور از
بَیْنِیْ وَ بَیْنَہٗ ندانسته که ما چه گفته ایم این ذنب کدام ذنب است اشارتی تمام
خطاب مستطاب کرد بر مصطفی مرتضی اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ

مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ بتحقیق ما سر وحدت را بر تو کشاده کردیم
عاقبت کار بدان کشد که غفران ذنوب متقدم و متاخر تو شود و ازین ذنب بیان
بعیان کنیم اشارتی بعبارتی نمایم حکایتی گوئیم که واصلان داند عارفان شناسند ایاز
میگوید حضرت بادشاه جهان پناه هیچ صورت گناه مارا دره نباشد مگر گاه گاهی
بخلوتی مرا بر سریر سلطنت نشاند و کمر بندگی ببندد به پیشم به خدمت گاری بایستد گوید
مرا امری کن تا من در ایتمار[۵] آن باشم آه هیچ گناه ازین بالاتر نیست آن ذنب
معشوقه است نه ذنب عاشق اگر عاشق معشوق را بعزت و جاه دارد و او بحقیقت
جز بندهٔ کمتر از خس و کاه نیست محمدؐ محبوب و معشوق است گناه او مثال خالی
که بر رخسار مهرویان باشد تو بدانی که ازین نقش بندیها و رنگ آمیزیها بسیار باشد
محمد از جمع الجمع گفت که نظر من نبود و او از عالم جمع عتاب کرد محمد در حضرت رب
ادب نگاه داشت هر آئینه فسکت ولم یتکلم عبارت باشد ؎

من با تو ام مرا می خوانی تو من عین توام مرا نمی دانی تو

انا اقول و انا اسمع و هل فی الدارین غیری رمزی هم ازین
سخن ما است محمدؐ بحجت پیش نیاید داند فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَہ ذبول و خمول
شرط کار است مجنون را گنهی عظیم اگر لیلی با او بعشقبازی پرداز و مجنون اینجا خود
گنهگار شناسد لقد اطلع الله علی اهل بدر و قال اعملوا ما شئتم
فقد غفرت لکم محمد در صدر معشوقی با همه عزو جاه با همه سلطنت و
تمکنت نشستنی فرموده است و این جلبهٔ او از و بدو نیست محمدؐ جمال خود را در صورت
زینب مشاهده کرده هر آئینه عشقبازی در میان نهاده اینجا چه عتاب جز خطاب
مستطاب اعملوا ما شئتم ایها الاحباب عاشقی را با معشوق خود خلوتی
میسر شد معشوق با عاشق برضا بود و همه حجب را از میان بر گرفت برهنه گشت

---

[۵] - ایتمار یعنی قبول امر - ش۔

پیش اند گفت افعل ما شئت فقد رضیت عنک عاشق اورا
برہنہ یافت دبا رضا دید وخود با اشتیاق تو قان بود ہر چند کہ خواست
با وی یکی گردد ویکی ویکی شود ویکی ماند آہ حجاب این است درمیان بودیگانگی
بحق وحقیقت میسر نشد آری الانیت لا تزول والاثنینیت لا تنعدم
بدان زوری وشوقی اشتیاقی کہ عاشق داشت چون دید میسر نیست سکون
گرفت۔ گفتہ ام ہر چیزی را آفت است یکی در ابتدا و دوم در انتہا۔ اول
آفت ابتدا آنست عاشق را امکان وصول درمعرض استحالت افتد مثلا بینہما
بُعد المشرقین والمغربین باشد چنانچہ دختر بادشاہ بسقا بچہ عاشق شدہ وکلال
بچہ بر حرم بادشاہ چون امکان وصول را صورتی نماند تخیل کہ اینجا تسلی کند
از بس کہ صورت۔ وصال درعجب افتراق وتمتع جلال ماندہ است درین
خیال دلش ستوہ پذیرد باخود گوید مصرع

ولا دامن فرا ہم کن کجا او کجا ایشان

تا از بس احتراق افتراق جان شتاقان آوارہ وداع گیرد چنانچہ
گفتہ اند۔ مصراع۔

من مات عشقا فلیمت ھکذا

عشق نماند تا تسلی شد یا مرد وہم نماند آفت دوم منتہا اتصالی ووصالی شود
عاشق را گمان افتد وہم زند کہ بانتہای کار رسیدم او گوید۔

رباعی

دوست آمد وگفت گرامی طلبی پس ہر چہ نہ آن منم حرامی طلبی
درخود نگرار برون زخود آمدہ پس من تو ام وتو من گرامی طلبی

ھیھات ھیھات انہ ظن فاسد ومتاع کاسد لا یعلمہ الا العلماء
السادات آن مسکین نمیداند کہ این دریائیست ساحلی ندارد واین غرقابیست
نہ ماندی ندارد۔ فافہم واغتنم واللہ اعلم

سمر سیزدهم

قوله عز من قال۔ وَمَنْ يَتَّقِ اللهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔ ہر کہ از خدا بترسد شرک با او نیاؤ از جملہ دشواریہا خدای تعالیٰ او را جای بیرون آمدنی کند و او را رزق دہد از آنجا کہ او نداند۔ این معنی ظاہر آیت بود کہ گفتیم۔

بباید دانست شرک بر دو نوع است۔ شرک جلی و شرک خفی شرک جلی غیر واجب بالذات را خدا بداند و گوید و جز آن ذات را پرستد و بداند کہ از و چیزی سزد از شرک[1] این شرک از روی عقل مرد عاقل را رستن و جستن آسان باشد۔

دوم شرک خفی از دام این شرک رستن صعوبتی دارد نباشد کسی کہ یک قیدی در پای ہمت او نباشد و آنکہ او گمان برد کہ من جستہ ام و رستہ ام او گرفتار تر از ہمہ باشد۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماید الشرک فی قلب المومن اخفی من وبیب النملۃ السوداء علی الصخرۃ الصماء فی اللیلۃ الظلما وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ ہر چند کہ ایمان بوحدانیت آورد و ندا ما شرک با یشان بود و این شرک خفی است مرد عالم مجتہد استاد ماہر معتمد اگر خلی ہو و نفسہ باشد خود را بشرکی گرفتار بیند کہ از ان بیرون آمدن دشوار ترین کارہا باشد صوفی محقق و شیخ مرشد مبین حقائق و معارف معلم اسرار دقائق شرکی دارد کہ از ان بیرون آمدنش صعب ترین حالات

---

[1] شرک بالفتح الرا بمعنی قید۔ ش

باشد مرد متوکل از بس توحد و تعزز از اکتساب و ارباب اعراض کند
چنان در ہاویۂ شرک افتادہ ماند کہ اورا ازان بر آمدن امکان صورت
نبندد یکی خود را نیستی نابودی تصور کرد و او خود وجودی غلطی دارد در
بندی شدیدی افتادہ است کہ اورا ازان سر کشیدن میسر نیاید و آنکہ
انا الحق گفت و آنکہ سبحانی فرمود و آنکہ لیس فی جبتی سوا اللہ
میگوید در شرک شرکی اند کہ توحید از ایشان بکلی اعراض نمودہ است
ھیہات فہیہات انما ظنون وحسبانات و آنکہ گویند اگر صوفی
را بینی کہ آژنگ[1] در پیشانی افگندہ بدانکہ او معبود بدل کردہ است
لا الہ الا اللہ چند شرک در شرک است و آن مسکین اشارت
مطلق ومقید کردہ است و ازین بتر و پستر افتادہ است اورا
اگر شنوی نام ہی درست گفتہ باشی۔ عمرؓ بعد تقلد خلافت حرم ابوبکر
رضی اللہ عنہم را خطبہ کرد پرسیدش از احوال ابوبکر گفت تا ثلث شب
در حضرت مصطفیٰ بودی چون از آنجا بازگشتی ساعتی باشغول شدی تعلقی
بحبل اللہ کردی مشام ما بوی احساس کردی کہ ہیچ عطری ازان خوشبوتر
نباشد چون صبح صادق بر آفاق بر آمدی آہی زدی آنچنان بوی گندہ
بودی چنانکہ پرکالۂ گوشت مرداری بودی کہ بسوزند عمرؓ گفت
کہ آن بوی جگر سوختہ ابوبکر ہست ہمہ شب دران گمان بود گر بکاری
ام گرہ روی دارم پیش آن خود را ابعد من کل بعید دید و
خود را سر بسر پیچیدہ بریسمانہا دام شرک یافت البتہ آن قدر ہیبت را احساس
کرد چنان بعید تر دید کہ خلاص را رہ نمونی نیافت قرب را صورتی نشناخت
این جا تدبیری نیست جز آہی سردی و دمی گرمی و پے افروختہ جگری

---

[1] آژنگ یعنی شکنج جبین۔

سوخته بشنیده مفعولات حجاب فاعل اند و افعال حجاب صفات و
صفات حجاب ذات و ذات حجاب ذات وَادَرَدَا این حجابیست
هیچ رونده را از نبی و ولی بر نخیزد و در ونش کسی بدرنشود ذات او را کسی
ندید و نه بیند وجز او او را ندید وجز او او را نشاخت با او جز او نیست
و آنچه گویند وَ اللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِیْطٌ احاطت وصفت اوست بر
ذات و یکی از صفات او الله است عجب از کسی دارم که گوید کارش
بجای رسیده است که از ان پیشتر کسی نرود و کم همتی او او را بدین آرد
اَنَّ اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَهٰی شد انتها از و بد و شد اما او را منتهی نه و سیر را
به ازل گمار و با خود گوی الازل عبارت عن عدم المسبوقیت
و ابد را در تصور آر و بگو الابد عبارت عن عدم السابقیت
بالنهایت والکفایت. و آنکه او عین الاشیا گوید بعزت او
بجلال او بشرکی مبتلا است که او را از شرک شعوری نه و او را از و
بد و ظهوری نه گویند اعلی یا بهیل اد گوید ربنا اعز و اجل شرکتی و
نسبتی بیان کرد. فذلک این کلام سرجمله این او هام کل لسانه باشد
شنیده یا نه دانسته یا نه قریب بعید است بعید قریب است قرب
قرب بعد بعد است وصل نیست فصل نیست وصل وصل فصل فصل است
فصل فصل وصل وصل است فاصل واصل واصل فاصل است اذلا
فصل ولا وصل ولا قرب ولا بعد فی الحقیقت و جنید گفته است
التوحید قطع الاضافات ای قطع النسب نسبت انجا رخت
وجود بربسته است درزاویه عکس شهود و قرار دارد و هذه
الصمدیت لا انه الالهیته والصمدیت وصفها لا عین
رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر بدین بیان که
گفتیم یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا چه معنی دارد که مضیق او هام و خیالات

وقید ظنون وحبانات آن گرفتار جز علم وعرفان ہیچ چیزی آنجا رہ
نبرد ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا این اتقا ازین چنین مضیقی مخرجی
پیدا آورد ویرزقہ من حیث لا یحتسب رزق وواست حسی و
آن معلوم است ومعروف است بعنوی لہ الرتب والدرجات
حتی ینتھی الی ما لوحنا الیک من حیث لا یحتسب برین ہم
گواہی می دہد گواہی صدقی عدلی است لا ھو الا ھو مصدق او ۔
اللھم الھمنا رشدنا واھدنا الی الصراط المستقیم از
کثرت بوحدت آیند واز وحدت بکثرت روند یا نور یا نور
النور یا منور النور واز وحدت بکثرت رفت اعوذ
بعفوک من عقابک واعوذ برضاک من سخطک واعوذ
بک منک لا احصی ثناء علیک از کثرت بوحدت آمد ۔
سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ والسلام ۔

سمر چہاردہم

اگر خداوند سبحانہ یکی را محبوب خویش خواند و را بر محبوبی او اعتماد بناید کرد گمان نبرد کہ پس این ہیچ گرد ہی بمن نرسد و شعبدہ گری و مہرہ بازی او نہایتی ندارد و گر ترا محبوبی باشد و توقا در بر ایصال راحت و دفع مضرت او باشی ہیچ مضرت بدو رسیدن دہی و ہیچ منفعتی از و باز داری نہ آنکہ بصدق و بحق بر آی و بگوئی ہرگز روا ندارم و ہرگز باز ندارم۔ ہان و ہان اندیشہ گار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حبیب اللہ باشد رخسارہ او را مجروح کند و دندانش بشکند و صورت خیالش را تصور کن چگونہ بود آن صورت دندان شکستہ و خون بر روی و ریش مبارک افتادہ و رخسارہ شکستہ و او گوید کیف یفلح قوم خضبوا وجہ نبیہ بدمہ وھو یدعوھم الی الاسلام سخن را بر روی او زنند و بگویند لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ ہرچہ کنم من کنم کسی را بآن کاری نیست۔ محبوب خوانیم و آن ہم بر و قہرہا رانیم۔ زہی دوستی ہرجا کہ دوستی است درین قضیہ لنگ وا ماندگی سرفرو افگندہ چشمی بخوابانیدہ متحیر ماندہ۔ تحفہ وگر آمد شد تحتی حکایت علو مرتبہ او کند آن چہ سودمند آید منافقان کہ می خندند و کافران سخرہ می زنند و ندا اعل ہبل می کنند و اعجاز و نبوت را در پلہ انکار می نہند و قدر او را وزنی نمیدارند و میگویند یوماً بیوم الحرب سجال والایام دول چہ سودمند آید و رظہور ظاہر چہ بکار آید تی سرزنشی دیگر نشنودی وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ نَذِيرًا اگر وو بحقیقت است این شکستن چہ معنی داشت لولاک لما خلقت الافلاک

برای چه می باید گفت اگر حقیقت این است این چه و اگر نیست این چه و آن نادانے که میگوید۔

هرچه امروز بر بزم شکنم تاوان نیست هرچه امروز بگویم بکنم معذورم

نه آنکه غطارِ غرور بر صدر دل او کشیده اند او را از شعور برده اند آنکه انا الحق گوید او بوهمی و خیالی گفت و اگر نه پرکاله کردن چگونه میسر آید سبحان اللہ او سخن از حقیقت گوید بر و معاملت مجاز رود لاحول ولا قوۃ الا باللہ چنین دانم و ہم چنین تحقیق کردم که او خود باز و بغیر خود نه پرواز دخود بخود محب شود و خود با خود محبوب گردد خود را بر آرد و خود را افروزند و نه بر آوردن و نه فروزدن وجودی شهودی دارد۔ بیت۔

خودمیگوید و از خود می شنود بر ما و شما بہانه بر ساخته اند

نه خه خود را است ساخت و خود را محمد نبی پرداخت لباس انکار در بر کشیده با محمد حجاب حزاب[1] پرداخت۔ ای مسکینان و اے محجوبان در خود آئید نگرئید و از دید و باشید و زبان را از بیان حقیقت و مجاز بربندید لب را ازین گفتار بردوزید من عرف اللہ طال لسانه را درگوشه نسیان نهید من عرف کل لسانه و رعقده شیوه بازی بربندید آنچنان اشکال گره کنید کشادے و بستی را ره روی نماند مسکین محمد حسینی عمری درین غرقاب فرود بالا میشود و هیچ سرد کاری پیدائی بیند بضرورت از سر درماندگی و وا پس افتادگی فریاد برمی آرد ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا و ترحمنا لنکونن من الخسرین

---

[1] خراب بمعنی عقوبت و سختی

اللّٰہ[1] اللّٰہ اللّٰہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی ھَدَانَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ ھَدَانَا اللّٰہ۔

---

[1] لفظ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اشارت از سہ پردہ کہ نفوس ثلاثہ عبارت از واست بہین است ویا اشارت است کہ فریاد میکند از نفوس ثلاثہ امارہ و لوامہ وملہمہ میخواہد کہ بہ نفس مطمئنہ رساند واز قید نفس دول وروح خلاص دہد واشارت باشد کہ چندان ذکر گوید ہمہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ شود وجز او تعالیٰ ہیچ نداند و نہ بیند و نباشد ویا در شریعت و طریقت و حقیقت تفرقہ نہ بیند ہر سہ را یکی بیند ویا میخواہد از دو رار این سہ شعوری باشد واللّٰہ مِنْ وَّرَائِھِمْ مُّحِیطٌ بل حضور را لورا ہ برسد ومیخواہد از مقام اہل معاملت واہل معرفت واہل محبت بر ود بمقام صمدیت بر آید کہ اوستاد ابو القاسم قشیری فرماید فعند ذلک لا وجد ولا فقد ولا بعد ولا قرب ولا فصل ولا وصل کلا بل ھو اللّٰہ الواحد القھار۔ بیت

آیم بسر کوی تو آہی بزنم — در پردہ وصل تو نوای بزنم۔ ش

۱۵
سمرپانزدهم

قوله عزمن قال. هُوَ الَّذِیٓ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ مِنْہُ اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ ھُنَّ اُمُّ الْکِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِھٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَہَ مِنْہُمُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَۃِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِہٖ ۚ وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَہٗٓ اِلَّا اللّٰہُ ؔ م وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِہٖ ۙ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ؕ

ترجمۂ آیت او تعالیٰ خداوندی است انزال کتاب ای محمد بر تو کرده است بعضی از ان کتاب آیاتی است محکم که مساغ تاویلی و احتمال معنیٔ دیگر ندارد و ہانچہ ظاہر کتاب است ہمان است آن آیات محکم اصل کتاب اند یعنی مقصود و مطلوب ہمان اند۔ و دیگر آیات متشابہ یعنی در و مساغ تاویلی و تجہیے ہست ۔ آنانی کہ در دلہای ایشان میلی بہ باطل باشد تاویلی من عند انفسہم انگیزند بدان تردد و احتمال عمل کنند و مقصود ایشان بدان طلب فتنہ و مراد گرد ا نیدن کتاب باشد و حال این است کہ ندانند تاویل کتاب کہ آن متشابہ است جز خداوند۔ و آنانکہ ایشان را در علم رسوخی ہست یعنی قومیکہ دانستہ اند کہ مارا از مراد اللہ اطلاعی ممکن نیست میگویند آمنا باللہ ایمان بخدائی آوردہ ایم ہر یک از متشابہ و محکم از رب ما است و از نیں کسی پند نگیرند جز خداوندان خرد۔

این معنی بدان بود کہ بر الا اللہ وقف کنند الراسخون را ابتدای کلام نامند اما محققان چنین گویند والراسخون عطف بر الا اللہ است و راسخ در علم کیست آنکہ از خداوند سبحانہ و تعالیٰ علم بی واسطہ گیرد و ایشان ارا

علما ربا الله خوانند و علما ربانی گویند۔ و بین الکلا این اختلافی فاحش و مخالفتی بین نیست چون ایشان علم تشابہ از خدا گرفتند پس ہر آئینہ وقف منزل باشد و بگری ندا ند جز خدا و آنکہ از خدا گرفت بفکری و استدلالی بتاویلی و تحملی معنی نہ انگیخت خداوند مراد خویش را بر ایشان گفت ہمان وقف منزل آمد و ایشان در طبع او باشند تعالیٰ و آنکہ ایشان را انکار کند داخل درین جملہ باشد فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِیْلِهٖ۔ ہم ایشان را باشد۔

میدانی علم از خدا بغیر واسطہ چگونہ میگیرند خداوند سبحانہٗ وتعالیٰ در ورای حجب و استار گفتہ است مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْیًا اَوْ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ اَوْ یُرْسِلَ رَسُوْلًا ارسال رسل یا نبی یا فرشتہ غیر جبرئیل باشد کہ بر ایشان مراد اللہ برساند ہان وہان ای دوست من و ای برادر دینی من و ای ہدم ہقدم ہم نشین من صوفیہ قومی اند کہ دل ایشان بمجاہدہ و ریاضت صاف و شفاف عکس پذیر گشتہ است اسرار قدوسیات و عکس انوار سبوحیات بر آئینہ دل لایح تر و روشن تر پیدا آمدہ است آن انوار آن اسرار آن تشکلات و آن تمثلات بر دل بیاید و محاکاتی و مسامراتی درمیان نہد ہر جنس اسرار را با او گویدیکی از ان کشف مرادات متشابہات شود یا خود بی آنکہ گوید در دل ایشان بصفتی و نعتی تجلی کند کہ ایشان را بران اسرار وقوفی گردد و جہ و ید مجی و نزول و قیام و جلوس و ما اشبہ ذلک بعین الیقین بیند بحقیقت الحق شناسد۔ اگر ترا از من این سخن استوار نیست گفت محققان را نظارہ شو محقق شود کہ ایشان برین اشارتی ورمزی و عبارتی راستی کردہ اند و یا خود مصاحبتی با این اہل تحقیق نصیب تو شود ایشان از ان کلامی کہ بی منطق حکایتی کنند و اگر ترا گویند و تو آن نیک بخت باشی بحق الحقیقت یقین دانی و در طلب اقدام نمائی و اسباب وصول

این دولت رعایت کنی محتمل بلکه غالباً آن باشد که تو هم یکی از ایشان گردی
فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُم لَا تَعْلَمُوْنَ ازین بیانی فرموده
است دیوانهٔ ماعین القضات گوید ترا در چین[1] ماچین باید رفت تا بدانی
که راسخان در علم کیانند و مرا و ازین کلام این باشد یعنی شقتی و سلوکی که
هست باید کرد. تا بدین مقام برسی. موسیٰ درختی و آتشی بیند و این کلام
شنود انی انا الله موسیٰ داند که او در ارحب و استار سخن گوید نیکبختی شنود
فیاتیهم الله بصورته التی یعرفونها. آری دانی بینی
شناسی جاء محمد بلا محمد و ما کان لمحمد شئ من محمد
آنکه چه گوید من اطاعنی فقد اطاع الله ومن عصانی فقد عصیٰ
الله چشم ایشان بفیض نور شمس هر چیز را بیند و اگر شمس گوید مارای
من رای الا انا صادق باشد جواب قدسی محقق شد لا یزال
العبد یتقرب الی النوافل حتی احبته فاذا احبته کنت لسانه
الذی ینطق به وبصره الذی یبصر به ویده التی یبطش بها
ورجله التی یمشی بها بی یسمعی وبی یبصر وَمَا یَعْلَمُ تَاوِیْلَهٗ اِلَّا اللہُ ثابت و
محقق شد ای دوست بیت.

امروز پیروزدی و فردا — هرچار یکی بود تو فردا

دویکی نشوند یکی دو نگردد اما احول چنین بیند چشم دلرا راست کن و هر چیزی را
درست و راست بین آنجا که هست کثرت از میان بخیزد وحدت وحقیقت خویش بر
تو تجلی کند خود را و جهان را نیست و نابود بینی و جز یکی را جو و نشناسی اگر حقیقت
بزبان تو سخن گوید. یا من یری الواحد اثنین من حول فی عصب العین
دع نفسک لتری واحدا فردا بلا شک و لا شین چشم خود را کثر کن تا هر چیزی
را یکی بدبینی و اگر بدرستی و راستی واری هر یکی را یکی بینی ای محمد حسینی سخن
بسیار گفتی هان وہان کردار گفتار تا کردار با گفتار برابر شود.

[1] یعنی در ملکوت وجبروت -ش-

سمر شانزدهم

چون بود و چگونه بود و چه باشد و چه گوئی این را و چه بیان تفسیر و تعبیر کنی و چه محل سازی صدیقی[1] چندی حلقه کنند نشینند هر یکی سر مقتول را انگشت پای در پیچید و هر یکی شسته سر مقتول تباید و هم مقتول در میانهٔ حلقه باهم در شده و هیچ یکی با دیگری در نزود و در پیچش پیچاپیچ نگردد و هر یکی جداگانه ماند عجب[2] کاری نیست اینک چه شعبده سازی است این و این چه بازی است که ایشان می بازند و چه نمودار است که ایشان می نمایند هر یکی از تتق عزت بروزی کرده و هر یکی از استار عزت براز ی نموده هر یکی از پرده جلالت سازی دیگر ساخته تقنع از روی بر کرده حیا و عزت را در گوشه نهاده کشاده و کشیده برهم شده در آمده حجابه النور لو کشفه لاحترقت سبحات وجهه این حجاب را بیک نفخ سوخته كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ در تکرر تجلیات لا یتجلی فی صورة الا ثنین ولا یتجلی لاحد مرتین و فرقی کرده دستی زده و بازوی ساز و در سازی در پیش آورده و با صدایق دیگر نبرد کنند ایشان هم با جمال و شیوه و کرشمه و ناز خود بصفت حیرت و عجز باشد و این زالی[3] کهنه سالی است و بجوانی نو بالی نموده است بیت

معشوقهٔ پارینه را امسال دیدم تازه تر + در شکل کبری من است مقصود و صغری ببین

---

[1] قوله صدیقی چندی نشینند یعنی صفات روحانی و نفسانی و شیطانی و رحمانی و ملکی و جنی و بهیمی و حیوانی و نباتی که در آدمی مرکب است همه حلقه کرده نشسته. س. [2] قوله عجب کاری نیست. این بر طریق استفهام است. ش. [3] زالی کهنه سالست. که اول ما خلق الله نوری از ان اشارت میکند. ش

بیچاره مرغ جان عشقبازان در هوای خویش پرواز کند و هیچ بدان بازنگردد مَا عِنْدَ اللّٰهِ یَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ نوگیری کرده است هرچه از صورت واشکال نقش یَنْفَدُ بود زیراچه نسبت مَا عِنْدَکُمْ دارد و آنچه بورای وراءبری لَا یَتَغَیَّرُ بِذَاتِهٖ وَلَا بِصِفَاتِهٖ بحدوث الاکوان صفت او بود. تحفهٔ دیگر این آفتاب رحمتگاه طلوع اشراقی نموده کودکی ذی تمائم دستار تکبر از سر فرو نهاده بینی بر بینی نهاده پیشانی بر پیشانی سوده لب برلب ورچسفیده خندنی زنخ نمودنی می نمود.

ای دوست عزیز ای یار شفیق این چند کلمتی که نبشتم ذخر اعقاب و فخر اسلاف باشد چه دانم عارفان چه فهم کنند و بینندگان چه پردازند و عاقلان چه نامند. حرفی قلبی نوشته ام وسطری بازگونه نخوانده ام. ابلیس تلبیس نتواند و شیطان سلطنت نتواند نمود. اما این قدر بداند و دیده اش کند که نادیده گوید. واللّٰه علیم یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ و شاهد و مشهود گواه این سخن است اِنَّهٗ هُوَ یُبْدِئُ وَیُعِیْدُ مصدق این کلام است محمد حسینی منطق بر بند قضایا کلام را گر وآر این جا شکل اول با عکس نقیض مستوی نیشود زیراچه این احادیث مختلف است واللّٰه علیمٌ حکیم۔

سمر هفدهم

برادر دینی از محمد حسینی سخنی چند که عاقلان در ربط آن انکاری کنند و سرومان فہیم در ضبط آن تحیرے نمایند۔ دلبری چندی بلکہ ہزاری و چند ہزاری و دلبندی چندی ہریکی را حسنی و نمکی ہریکی را شیوۂ و کرشمۂ در جمع ایشان یکی محفۂ و ہودجی اطرافش را تمام فرا ہم کردہ و چنین نماید درا و کسی است از میان این ہمہ بحسن فایق تر بدلداری لایق تر و البتہ چنان مستتر و محتجب ماندہ بینندہ را درآن تحیری و ترددی و تعلقی و تشوقے کہ البتہ بینش۔ و این ہزار در ہزار کہ گفتیم ہریکی با ہمہ کثرت و تعدد دعای توحد و تفرد کند و گوید ہمین منم و بس و این تکثری و تعددی کہ تو می بینی وہم و خیال است کہ ترا افتادہ است ہریکی ہمین گوید جز من دیگری در میان نیست ما محجوبہ کاری نیست۔ ہریکی ہمین گوید ثبوت خویش کند و دیگران را درزا و یہ ہبوط اندازد۔ و آنکہ او در ہودجی و محفہ مستتر است ایشان از و این نشان دہند ہریکی ہمین گوید کہ مائیم کہ این جا از آنجا آمدہ ایم چون جوئی ما را ہا نجا یابی چونکو بہ بینی اینجا و آنجا یکی باشد۔ تحفۂ دیگر دیگر حاملان آن ہمین دعوی کنند و عین جمال نمایند و حجبی و استاری کہ گرد برگرد آن ہودج است ایشان نیز ہمین گویند و ہمین ادعا کنند بینندہ میگوید وَاللّٰہُ مِنْ وَّرَآئِہِمْ مُّحِیْطٌ ہمہ جا یک صفت نمودہ است بیک صفت برآمدہ است شَہِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ وَاُولُوا الْعِلْمِ شہادت یک نفر است اختلاف اسامی شد مسمی ہمان یکی۔ چو حجب و استتار ہمین گوید و حملہ ہمین گوید و بینندہ اش ہمین نماید و حضار با ہمہ اکثار بیک سخن باز آید جز آن نباشد کہ اللہ و لاسواہ دریا درجنبش آید موجش خوانند تصاعد

کند بخار خوانند در جو سما متراکم شود سحابش گویند چکیدن گیرد باران نامند بر زمین افتد آب دانند روان شود نهری وسیلی باشد بدریا رسد باز همان دریا شود که بود ـ ـ ـ

دریا هم ازان باران هم ازان دریا

النهایت رجوع الی البدایت ازین حکایتی درستی میفرماید قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ نمودار درستی میکند يُسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ وَّ نُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِى الْاُكُلِ عبارت بعبارتی درستی کرده است ـ اما اشکالی که در کلام اول اجمالی نموده است آن در دلها مقدر و مفصل است و در خاطر محمد حسینی موصل و محقق است اَللّٰهُ يَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ بیچاره محمد او خود گفته وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ مراهیچ قدر بس بود ازین بیشتر و پیشتر ره نمونی نیست اما بیچاره صاحب همت هر چند وصول را سدی دید و شعور را بندی دانست که البته از چشم دل او خاستنی نیست اما همش چنان اورا در بند کرده است وَالشَّفْعُ وَالْوَتْرُ ازان نشان سید بشفع ره اما بوتر قابل ره نیست هر آئینه مسکین صاحب همت بیچاره متهم متنعم ماند از دم سرد و از آه گرم نالهچه کم آید هان و هان مگر آن مستتر و محتجب که در ان بود حق است عبارت از وتر است و الباقیات همه شفع بود اللهم الهمنا رشدنا وهب لنا والسلام

سر هیژدهم

قوله تعالیٰ اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰی فِیْهِ اِشارۃ الی المراقبۃ این آن مراقبہ است کہ تعلیم جبرئیل بود ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک۔

مراقبہ دیگر وَهُوَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اشارت بدین مراقبہ است ارض قالب را تصور کن وسما را قلب بدان۔

و دیگر مراقبہ قربت باشد کہ مرتضیٰ بدان اشارت کردانہ مع کل شئ لا بمقارنۃ وغیر کل شی لا بمزایلۃ

دیگر مراقبہ معیت باشد وَهُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ حکایت ازین مراقبہ کند۔

دیگر مراقبہ احاطت باشد وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُحِیْطٌ بیان آن مراقبہ میکند۔

دیگر مراقبہ افعال باشد وَاللّٰهُ خَلَقَکُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ رمزی بدان مینماید۔

دیگر مراقبہ صفات باشد وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا همین معنی را ظاہر کردہ است۔

دیگر مراقبہ فنا باشد اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ افسانہ این مراقبہ است۔

دیگر مراقبہ ذات باشد قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ بدان ایمای دارد

دیگر مراقبہ استوای باشد سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ ہم ازان جملہ آست

دیگر مراقبہ شہود باشد وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ آنرا ظہوری کردہ است۔

دیگر مراقبہ وجود باشد اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ تفسیر آن مراقبہ است

دیگر مراقبہ کہ پردہ تصور شو بہر رنگی کہ مقصور خواہد رنگ زرہ بہتر درون مقر دل کینونتہ مقصود باشد ازان حکایت کند اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّكَ كَيْفَ۔

مَدَّ الظِّلَّ امتداد پردهٔ اوست که وجود شمس شهود مقصود است ۔
دیگر مراقبه جمال باشد فَاَمَّا اِنْ کَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ فَرَوْحٌ وَّ رَیْحَانٌ تعین این مراقبه است ۔
دیگر مراقبه مصدر و مرجع باشد یُبْدِئُ وَیُعِیْدُ ازان مراقبه نوواری کند۔
مراقبه اقسام باشد وَالْعَصْرِ وَ الشَّمْسِ وَاللَّیْلِ وَالضُّحٰی هرایک کشاده ترمی فرماید۔
دیگر مراقبه امانت باشد وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا اعلامی بدان میکند۔
مراقبه پیر باشد مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ اثبات آن میکند۔ دیوانه با قاضی عین القضات می گوید مرید در دل پیر خدارا بیند و پیر در دل مرید خود را بیند۔ مراقبه این باشد اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ خودنمائی میکند۔
دیگر مراقبه اشیا باشد خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ رهبری بدان کرده است
دیگر مراقبه هویت باشد کونه وجوده ازان مراقبه نشان دارد۔
مراقبه هیبت باشد لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ری کشاده می نماید۔
مراقبه وجه الله باشد با تصور وجود کُلُّ شَیْءٍ هَالِکٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ازان مراقبه تعلیمی می کند۔
دیگر مراقبه حاتم اصم جحیم و نعیم را یمین و یسار تصور کن خداوند را محاسب بدان نیکوست این اما این مراقبه نیست تشویش در تشویش است
دیگر مراقبه عرش باشد ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ازان مراقبه تشابهی که بلی مربع می نشیند و می فرماید کاستوائی نهاد۔
و مراقبه ورار ورا باشد اینجا عیشی نیست شهودی وجودی نیست

لذتی هزتی نیست فنای بقای هم نه از ازل و ابد هم حکایت نتوان کرد۔
دیگر مراقبہ محاسبہ باشد کہ یُحَاسِبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا ترا دران
مراقبہ می آرد بضمانیت می ایستد۔
دیگر مراقبہ صور و اشکال باشد استغفر اللہ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ
فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ صدق این در کشادہ کردہ است اما درین خوف
اباحت و الحاد بسیار برد۔
دیگر مراقبہ کرامت باشد وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ تعظیمے
و تعظیمے می بخشد۔
مراقبہ نزاہت باشد سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ
قدس پاکی رہنمائی کند۔
مراقبہ خلا باشد ہیچ وجودی را در دل خود موجود نہ بیند و این
صفت ہویت صرف باشد لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ درین مراقبہ کاری
پیشتر می برد۔
مراقبہ فردانیت باشد یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا فَرْدُ یَا وِتْرُ عمل
این مراقبہ است۔
مراقبہ صمدیت باشد لافصل ولا وصل ولا قرب ولا بعد
در صمدیت صرف جولانی میکند۔
مراقبہ عیان باشد عین العیان خود را بینای آن گرداند۔
محمد حسینی بسیار گوی کردی ازین پیشتر منزلت عیاران این کار
بیکار اند زبان انکار ایشان را کہ بربندد و السلام۔
دو سخنی دیگر ہم لابد است کہ الحاق کنم۔ مراقبہ وحدت مرتضیٰ
می فرماید اَلْعِلْمُ نُقْطَۃٌ کَثَّرَھَا الْجُھَّالُ آن کہ مردمان گویند
العلم کلمۃ بل حرف بل نقطۃ فرد حقیقی را تا آنجا بوحدت

بود که از احکما جزو لایتجزی نامند۔ زہی مراقبہ زہی مرد مراقب زہی اثر که کسی را از ان خبر نہ۔

دیگر مراقبہ کثرت تصور کند می برد می برد میگیرد میگیرد تا آنچه وہم برد از اعلی علیین وعن الثری او را ہمہ پر بیند بلکہ بر تر بیند مراقبہ انتظار نگفتم نہ بنا بر ظلمت اما نسیان خاصۂ انسان است ظلمت با ہستی مدار و دآن برای کشف وتجلی قریب تر است۔

حسبنا گیسو دراز اکنون بس کن سخن کوتہ کن۔ والسلام والحمد للہ رب العالمین۔

سر نوزدھم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قَوْلُهٗ تعالیٰ یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَا اُوْتِیْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا ○

ترجمہ این آیتہ این است۔ مردمان از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پرسیدند۔ ما الروح روح چہ چیزاست ساکت ماند تا علمی من اللہ یا بد جبرئیل علیہ السلام آیت آورد یعنی مردمان ترا از روح می پرسند ای محمد جواب شان بگوی روح کاری از کارہائی باری است وشما از علم داده نشده اید مگر اندکی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ میگوید اہل کتاب از مصطفیٰ پرسیدند ما الروح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتظار وحی کرد و در توریت ہمچنین است الروح من امر اللہ بروفق ایشان فرمان آمد قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ اے امر من امورہ او شان من شانہ وَمَا اُوْتِیْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا بر عامہ صحابہ و مومنان خطاب باشد فرمان باشد پیغامبر را تو این بگو واز این این نیاید کہ پیغامبر را صلی اللہ علیہ وسلم ازین علم نباشد ویحتمل کہ درین خطاب او ہم داخل باشد تا آنچہ بعضی گفتہ اند او از دنیا رفت واز حقیقت روح او را علمی نبوذ است وبزرگان گویند الکلام فی الروح صعب المرام فالامساك اولی عند ذوی الاحلام وآنچہ بفہم ما معلوم است بدان رمزی واشارتی کنیم۔ روح بر تعداد است۔ روحی است کہ او را روح حیوانی گویند صرعا کہ ذوحیاتی وذوحواسی است با آن روح اشتراکی دارد۔ دیگر روح حیوانی است کہ او را حسی وتمیزی داو را درکی وفہمی ہرچیزی

شناسد و اند این را روح حیوانی نامند. و دیگر روح روحی است روح نفسانی گویند الطف و اشرف اعز و اکرم از عالم علو آورده درین بدن انداخته او ساری است در کل اعضا سریان الماء فی الثوب بچه می زانید و حسے با او متعلق است میان آن بچه و میان حسی ریسمان صفتی مجوفی بربسته است آنرا که ناف نامند آن بچه که هیچ حرکتی و حسی ندارد مرداری افتاده است آن حس را می سوزند و از ان حس جدا میشود آن رابطه که میان هردو نهاده اند در آن درمیآید دایه چنانچه پیا نزا بردوشند همچنان میدوشد تا انچه در بدن آمد فرزند گریست و چشم کشود دایه آن را می برد و گره می دهد بر ناف میدار داین آن روح است که از عالم علو آورده آند درین ساری کرده اند و آن روزیکه تمام اجل او ملک الموت قبض آن میکند دسکه می زند و دم که بالامی شود آهسته آهسته تمام اعضا رامی گذارد و تا برون می آید از ره دهن شخصی میت میگردد آن اضطراب آن دم زدن بردن آمدن آن روح است -

با روح حیوانی و انسانی روح دیگر است که آن را نفس ناطقه نامند و نیز متعلق بدین قالب است با این سه روح است کتعلق الملك بالمدينه والعاشق بالمعشوق او قریب نیست او بعید نیست او متصل و منفصل نیست این را نفس ناطقه گوید -

دیگر روح است که او را روح اعظم خوانند این روح را گویند خوج من بين جماله این نیز یکی از مخلوقات او است همین گفت خرج من بين جماله وجلاله لمه دلیل حدوث او کند این روح را عزتی و عظمتے و جمالی و جلالی و ترفعی و تقدری بر سالک روند ه تجلی کند سالک گاه تجلی او را جز خدا نداند از آنچه صفت خدائی در و یابد بی هیئتی و جهتی و بی کیفی و کمی بی مکانی و زمانی او خود انی انا الله گوید و احیاء و اماتت مینماید و همان که

گفته اند ان متاع البیت تتشبہ رب البیت ؎
از خانہ بخدا ای ماند ہمہ چیز

کسی کہ بادشاہ را ندیدہ باشد وزیرش با دابی وارا دتی کہ بادشاہ اورا دادہ است بہ بیند بیندہ گمان برد مگر بادشاہ را دیدم و این یکی از بندگان او دیکی از کارکنان اوست احتیاج با پیر کل الاحتیاج درین مقام باشد و آن نشان کہ گفتہ اند بعد از تجلی بقیہ از ہوا احساس کند تجلی حق نبودہ است اگر فنای وجود و محو آثار مشاہدہ افتد گمان برد مگر تجلی حق بودہ است اطلاع برین ہم صعب و عسیر است بلکہ اصعب و اعسر است ہم احتیاج با پیر باقی است۔

و دیگر روحی است کہ از فیض قدسی نام یافتہ است وصفت افسانہ این فیض در اسرار ما تقدم تحقیق یافتہ است و آن فیض قدسی تفصیلے از اجمالی و اثری از موثری باشد این را نیز من قبل بیانی شافی گفتہ ام مرورندہ را این نیز کافی باشد و آنچہ در ادعیہ ماثورہ مسطور است یا روح یا روح الروح ہم از میان این عیان است ہان وہان چند جمل از کلی وجزئی رمزی واشارتی تمام والاشارۃ حسب للعاقل فکانہ قیل بالعبارت اِنَّمَآ اَمْرُہٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ۔ این امر ہمان امر است کہ گفتیم امر من امور ہ و شان من شیونہ ای صفتٌ من صفاتہ اِذَآ اَرَادَ شَیْئًا ای تکوّن شیءٍ او تعالی در علم نفسی خویش صورت خیال اورا احضار کند کن کذا فیکون۔ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ یعنی فرمان اوست اوگوید کُنْ اورا وجود شود بدان بیانی کہ کردم این جملہ را با تو اشارتی سنمایم عشق با بود نابود خود در خلوتی خانہ شہود آرمیدہ بود نغمۂ کُن کہ در حرکت و آہنگ و رقص آوردہ وجودی صورت شدہ و آن نغمۂ

که او شنوده همه از و بد و بوده إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْن همین
وجود را آزمود محمد حسینی درمیان نیست نابود بود لا فرق بینی و بین ربی
الا انی تقدمت بالعبودیت سربرزد و د لِلّٰهِ الْاَمْرُ و الیه
المصیر والسلام۔

واختلافیکه بزرگان را در ماهیت روح رفته است کسی گوید نسیم
طیب یکون به الحیات دیگری گوید لم یدخل فی ذل کن
وکسی چنین هم گوید الروح قدیم این هم و غیر آن دیگر گفته ام
هر یکی را چه گویم کلام دراز میشود این بیان ما محیط آن همه است
الحمد لله الذی هدانا لهذا وما کنا لنهتدی لولا
ان هدانا الله۔

سر بستم

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قوله عزمن قایل وَمَا خَلَقْتُ
الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ ط- ای وماخلقتهم الا مختارین
للعبادت ویقال المراد من الجن والانس المسلمون منهم ویقال
وَمَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ الا لامرهما ان یعبدون - وهذا
التاویل علیٰ وفق قوله سبحانه وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ فان
الآی بعضها تفسیرا لبعض وان الامر سبب للعبادت فذکر
المسبب واراد السبب وَمَاخَلَقْتُ الْجِنَّ والانس الا مستعدین
للعبادت فان اصل الخلقت علی المعر نت والعبادت قال علیه
السلام کل مولود یولد علی الفطرت فابواه یهودانه الحدیث
ویقال العبودیت هی التذلیل وَالانقیاد- فی الکشاف العبادت
اقصی غایت الخضوع والتذلل ومامن جن ولانس الا یتذلل لخالقه
وبارئه طبعاً ووضعاً- وقد قیل العبودیت لحتیاج ذاتی لا ینفک
عن الجن والانس البتۃً- ویقال مامن وجود سوی اللّٰہ الا ذووجهین
وجه منه الیه ووجه منه الی بارئه وخالقه وهوالفیض القدوسی
والنور السبوحی متعلق بالاشیاء کلها وهذا الذی سمیناه فیضاً
وهوالذی یقوله الحکماء الیونانیة النفس الجزءی وهو الّذی
یرمزمنهٔ ابن الاعرابی فیقول بالمطلق والمقید وهذا هو القایل
به فقط - ولیس ذالك کلام المحققین فلولا ذالك لم یکن
للموجود وجود ومامن موجود الا وقد عُبِدَ حتی الخنثی والروث
ولیست تلك العبادت الا للرب تعالیٰ لوجود فیضه به

وانہ لیس عینہ ولا غیرہ وانّ ذالک الا العابد یتوھم فی نفسہ ان عبادت المعبود ھذا لہ اثر تام وفعل کامل فلذلک یعبد ویطلب الحوایج منہ ولیس منشاء ذالک الوھم الا یتعلق فیضہ بہ سبحانہ فیصدق قولہ تعالیٰ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ لِیَعْبُدُوْنَ۔

سمر بست و یکم

قولہ عز من قایل وَاِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰئِکَۃِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً ؕ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْھَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْھَا وَیَسْفِکُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ ؕ قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

یاد کن ای محمد وقتیکہ پروردگار تو گفت مر فرشتگان را بتحقیق بقطع وبت گردانیدہ ام خلیفہ را ودر زمین فرشتگان گفتند کیرا در زمین خلیفہ میکنی کہ اودر دنیا فساد کند وخونہا بریزد وما ترا تسبیح وتقدیس میکنیم خداوند سبحانہ وتعالیٰ گفت من میدانم چیزی را کہ شما نمیدانید۔

ظاہر معنی آیت این بود کہ نبشتم با محمد گفتند واذکرہ ہم سا بعالما می رود کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم برین قصہ واقف بودہ است تا او را گفتند یاد آر آن وقت را اول ما خلق اللہ تعالیٰ نوری حکایت ہم برین میکنیم کنت نبیا قبل ان یخلق اللہ تعالیٰ آدم وخلقت انا وعلی من نور واحد قبل ان یخلق اللہ آدم باربعۃ آلاف سنۃ الحدیث فرشتگان گمان بردند مگر با ایشان مشورتی ومواریٰ استہ کم از وجہ ایشان اَتَجْعَلُ فِیْھَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْھَا گفتند کلام راست قطع کردہ است تکلم اِنَّ وجَاعِلٌ گفتہ است بتحقیق من این کردنی آدم را خلیفہ

ونحن نسبح دو احتمال دارد یکی لائق خلافت ماییم که تسبیح و تقدیس میکنیم یا آنکه
بدین معنی گفتند صورتی و هیئتی غیر ما را در زمین می آفرینی کاری کند که رضای تو نیست
فرشتگان را اینجا دو غلط افتاد با همه عصمتیکه ایشان دارند۔ یکی آن که کلام مشاور
دانستند که ایشان را خلقتی است که ازان خلقت جز تسبیح و تقدیس نیاید کار دیگر
نتوانند کرد بدین صفت مقصور و ملجا اند و خطبهٔ نحن بر نفس خویش خواندند دلیل بر
انیّت و نحنیّت باشد و غفلت و جهالت ازان شود که مگر کاری از ایشان میسزد
وَهُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ همه چیز را فرشته را و عبادت فرشته را همه خدا
آفریند کاری از کسی نسزد هرچه کند او کند سبحانهٗ و تعالی و رسول الله صلی الله علیه وسلم در
شب معراج هر باریکه بر فرشتگان میگذشت ایشان از رسول الله صلی الله علیه و
سلم التماس نصیحت میکردند و میفرمودند نگرید تا بار دیگر خطبهٔ نحن بر نفس خویش
نخوانید و ایشان همه سر بسر سر فرو افگنده شرمنده میماندند و نه گفت خداوند
در کار ایشان افساد و سفک نخواهند کرد اما فرمود إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ
آنچه من میدانم شما نمیدانید با این همه که ازان ترکیب و بنیه افساد آید مرا
سرّی و مرادی دران هست شما نمیدانید اگرچه آدم نکرده است چو از ذریات
او آمد افساد هم کردند و باید دانست که خلافت استقامت نیابد تا
صورت و معنی خلیفه با مستخلف نسبتی نبرد۔ الله خلق آدم علی صورته آدم علی
صورت الرحمن نسبت بصورت او کرد و آدم را قربت و معرفت خود
بخشید و اطلاع بر سرّ احدیت و برخفی صمدیت داد و در ترکیب او فیض بدو نهاد
حامل امانت او ست وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ اشارتی مرتبتی کرده است ثُمَّ
أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا۔ میراث نبرد مگر وارث
که با مورث منه نسبتی تامی دارد محققان گفته اند جبروت لاهوت ملکوت
در بنیهٔ انسان تعبیه است و کذلک بهیمی و سبعی و شیطانی و نفسانی۔ حکما گویند۔
العالم انسان کبیر والانسان عالم صغیر خواجه محمد غزالی رحمة الله علیه

عکس این فرماید پس فیض او با ہمہ وجودات اثری تمامی کردہ است پس آدم
بصورتہ ومعناہ با رب خویش قربی درستی یافتہ است مستحق خلافت ہم ازان
گشتہ است معلم صبیان از مکتب غایب شود دیگی را خلیفہ سازد او کسی بود کہ
کار معلم تمام تواند کرد آموزۂ کودکان بشنود وخطا وثواب ایشان داند و
ایشان را با دب وخرد جمع دارد۔ برای اثبات حجت والزام واحجاج ملائکہ
آدم را تعلیم کامل کل اسما شد علم اسما این فضل نمود فرشتگان از ان عاجز شدند
واگر از مسمیات واسرار آن گفتی ہمہ سربسر سرگردان شدند۔ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ
اگر آدم لائق خلافت نیست او اسما داند شما ندانید در طعن خلافت او شما صادق
نباید انکار بہ تعصب وتعنت بود در حقیقت کارکہ با آن علم نبودہ است۔
قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا منزہ از جہل واز کل عیوب ترا
است علمی نداریم مگر آنچہ تو تعلیم کنی ما نمیدانستیم کہ در آدم چہ سر نہادۂ
وکدام نور اعظم در و تعبیہ کردۂ بہ تحقیق تو علیمی وحکیمی ہمہ دانی وکارہای تو بر
صواب باشد و در حکمت تو خطا نباشد واین صفت جز ترا نباشد۔ فرمان آمد
چو آدم را دیدید وسر الوہیت در و مشاہدۂ تان شد پس مستحق آن باشد کہ
شما او را سجدہ کنید ہر یکی مخاطب بسجدہ شد اُسْجُدُوْا فرمود بہر یکی خطاب شد
اُسْجُدْ با ابلیس ہم شد این خطاب در ظاہر با او شد گوئی در باطن با او این ندا
شد لا تسجد لغیری سر باز زد واستکبار کرد محتمل کہ استکبار از وکردیا استکبار
ازین کرد کہ غیر ترا سجدہ کنم بعزت تو کہ نکنم این مسکین را اطلاع بر ان سر کہ در
آدم پنہانی تعبیہ کردہ اند ندانست آن بر دو مستتر ماند تا آنچہ او را اغور گویند آن
چشمی کہ سر باطن آدم را ادراک کند آن چشم او کور بودہ است۔ سبحان خالق۔
او نہ در جمع بود و نہ در جمع الجمع ضرورت کافر باشد و نمیداند کہ سجدۂ آدم سجدۂ رب
تعالیٰ است آدم بصورت کثرت می نماید و در معنی وحدت صرف است بیت

گرچہ بصورت آدم است معنیش اسم اعظم است　　این سر ہم در آدم است ہم آشکار ہم نہان

تحفۂ دیگر است یعنی مقصود خلقت آدم خلافت او در زمین شد چہ عقد کا
ہم برین بود اُسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ چہ معنی داشت چو بر نہی
گناہ نسبت کردن رفت توریک کروند برای وقوع او درین باویہ فرمان
بصورت نہی آمد وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ کل ممنوع مطبوع باشد گوئی گفتند
اقربا هذہ الشجرۃ توریک ذنب شو و فیخرجکما اخراجا عجب کہ یکی را امر بود سراو نہی
کہ لا تسجد یکی را نہی سراو امر بود کہ اقربا بر ہر دو حرف مقلوب بشتند و امر نہی بر عکس کردند ہیکت
تا ظن نبری کہ ہست این رشتہ دو تو یکتو است ز اصل و فرع بنگر تو نحو
آدم را گنہگار ساختند بعد از ان تلقین کلماتی کردند کہ بدان توبہ قبول شد ولی
آن نشد کہ باز در بہشت برند آن تمتع و تلذذ باشد عتاب دوستانہ بہ وکہ وند در
سرزنش دوستانہ بر سرش زوند ہمان گندم را آورو ند بدو سپردند کہ ہمدرین زمین
باش و ہم برین قرار گیر۔

ای دوستان ای محبان ای برادران لَا تَأْمَنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ اِنَّ مَكْرَ اللّٰهِ
عظیم خود را خود دانند خود را خود قبول کنند و خود بخود باز آیند بر ما و شما بہانہ سازند
عجائب کاری است ۔ غزل

دیدم بکلیسیا[1] نگاری	زین در دکشی شراب خواری
مدمن خمری خراب شکلے	دیوانہ وشی نزار زاری
گفت از سر وقت خویش در حال	بہ نشین و شراب نوش باری
وانگہ بصفای من نظر کن	بین عکس جمال روی یاری
بر لوح وجود نیست نقشی	جز نسخۂ صورت نگاری

[1] کلیسہ تبخانہ باشد وبت خوبصورت را گویند معنی چنین باشد دیدم نگار خود را یعنی معشوق خود را در
صورت خوب یعنی در صورت محمدی کہ احسن صور است از ان محبوب عالم گشت من رانی فقد رای
الحق من اطاعنی فقد اطاع اللہ در دکشی شراب خواری اشارت بصور خوش آیند در باینده چشم
غلطان میخوردہ خوشان یعنی بصفت جمال ولطف کمال دیدم رایت ربی فی احسن صورت ہمین است

مجنون چه کس است و چیست لیلی — گل چیست کجا است زخم خاری
خسرو که بود کدام فرہاد — شیرین بچه گشت خوش گواری
بہر چه زن عزیز مصر است — از کرده یک غلام خواری
از چه سبب است ہان گرفتار — یعقوب که بود رستگاری
خود چاکر و بندهٔ چرا شد — محمود که بود شہریاری
زین حال کسی خبر ندارد — جز بیخبری شراب خواری
بیشک بخدا محمد اینجا است — چون احمد پاک حق گذاری

بقیه حاشیه بر صفحه (۶۶) - و یا مراد از کلیسا انجمن و مجمع مردان و زنان باشد که دنیا سر بسر از ان حکایت میکند و از نگاری حضرت محمدی باشد که نگار ہمه جہانست از انچه نگار رحمان است - ؎ نگار من که بمکتب نه رفت و خط نه نوشت + بغمزه مسئله آموز صد مدرس شد - مصرع دوم ہمانست که محمد حبیب خدا صفت جمال است و مظہر لطف و نوال - مدہن خراب شکلی زیرا که فقر فخر او ست خراب دیوانه وشی است از غایت شغل حق پروای این جہان ندارد محمد دیوانه میگفتند لا یکمل ایمان المرء حتی یقال انه مجنون مدہن خمریست ساعتی از ان خالی نیست - بیت زیاده چون کف ساقی تہی نگردد + کجا دماغ طلیعم مستی آید باز گفت از سر وقت خود که در حال تا سه بیت اشارت دعوت محمدی است ترا ای قلب مصفی و نفس مزکی یعنی ای مرید مرشد و لازم گیر مجلس نشین اگر ترا ہزار بار راندم و تا مقصود بدست آری و اسباب وصول در استعمال دار تا شراب محبت جرعهٔ بکام جانت کنند بدست ولایت شیخ بعد از ان چون ترا رشدی و مقدمه مبارکی حال شود دران جمال محبوب ببین تا در لوح وجود جز نقش محبوب نه بینی - بیت و گر از مجنون تا محمود اشارت بپنج مقام سلوک و وصول است و پنج مراتب انسانی نفس و دل و روح و سر و خفی یعنی وسائط را از میان دور دور کن بغلبهٔ جذبات الہی که به تعلیم و تلقین مرشد حاصل شده است بعد از ان بیشک ہمه نور محمد و احمد که نور احدیت است مشاہده انند ہمه نور در نور نور نور بود یعنی بیشک بخدا محمد اینجا است چون احمد پاک حق گذاری ہمین را اثبات میکند ؎ از احمد تا احد یک میم فرق است جہانی اندرین یک میم غرق است - مسمی بمیان حجاب معنی است - بیت و آن میم جہان ثمر چو برخواست - احمد به احد یکی شود راست - میم تنقولیت خالی که وجود عبارت از وست و کثرت و ہمیت اشارت بدوست دہم بوہم رود و وحدت حقیقی بحقیقت خویش باز گردد حق شناشی و حق گذاری و حق باشی ظاہر دد پیدا کردد - ؎ اول و آخر اوست در ہمه حال - ظاہر و باطن اوست در ہمه باب - و الله اعلم - بششم۔

سمر بست و دوم

بین الجندین والعسکرین الکافرین والمسلمین المظلومین و الظالمین مقابلہ میرفت۔ ترکی چالاکی سرافرازی سراندازی جوانی عشوہ سازی بر سمندی بلندی سوار بین الصفین جولان گری می کرد کہ گمان مندی یقینش برین قرار بود اَلَاۤ اِنَّ حِزۡبَ اللّٰهِ هُمُ الۡغَالِبُوۡنَ ۔ چون زاغ خانگی در گوشۂ نشستہ نظری میکرد و امیدی میداشت و در جمال مشاہدۂ آن ترک در تحیر و تحسر بود آن جوان از کلہ غوریانہ بر سربست و سنان جان فشانی بدست میداشت کہ آفتاب نَصۡرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتۡحٌ قَرِيۡبٌ عنقریب از مطلع عنایت طلوع فرماید و علم دولت اسلام افراشتہ یا بدو بیرق کفار نگونسار گشتہ۔ ہم درین میان نجاۃً و نعمۃً نظارہ شو و سلطان فتح اللہ و ملک ظفر و امیر نصرت و سپہ سالار معین الدین در لشکر بیگانگان با ہمہ شوکت و جلالت دست در سیف اللہ زدہ و قوس و نبل تیر درکار بردہ و کشتی درستی دادہ طرف لشکر مسلمانان قصدی تمام نمودہ ہر تیری کہ از قبضہ قصد ایشان می کشود البتہ خطا نبودہ است بر حسب مطلوب بر صدر ایشان میرسید و سیف اللہ از نیام ہمت ایشان روشن تر و تابان تر بسی سرہا بر ان میساخت۔ آن چشم سپہ نظر داشتہ برکشادہ مراد اسلام بود در غبار آن ہیجا تاریک تر نمود تحیری پیش آمد تنغصی بر دل افتاد چہ باشد و قضیہ برعکس شد موجبہ کلی بود سالبہ کلی چرا شد منطقش بستہ ماند کلامش بہ گل لسانہ باز آمد تعینات مختلطات دید از غیب برای او این ندا می آید اِصۡبِرۡ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوۡنَ اَجۡرَهُمۡ بِغَيۡرِ حِسَابٍ ۔ خوش باش لَا تَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ قُتِلُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اَمۡوَاتًا ؕ بَلۡ اَحۡيَآءٌ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ يُرۡزَقُوۡنَ ۙ ارواح الشُّهَدَاءِ فی قنادیل من نور معلقۃ بالعرش میگوید برین غیب

عقیدهٔ کن دو خصم بر ظاهر میرود و غلبهٔ کار میداند حق را طرف خویش می بیند بلات و
عزی می پناهد و بحمایت هبل و منات میگراید۔ آن مرد صاحب یقین را هنی
وشکی در ویش نمی آید اما شهید ظاهر حال می بیند مرده و کشته بر زمین افتاده
و خوار و زار مانده و سرهای سران پائمال گشته و حجتی ظاهر برای الزام
خصم نیافته۔ هر چند یقینیکه او دارد دران شکی و ریبی نیست و بدان احتجاج خصم
میسر نه از تحیر و انکار بی هنجار و از کلمات ناهموار چه کم آید بازو ها فرو افتاد
کمرها شکست پاها بریده شد سرها بغلطید چون گوی سرگردان ماند اینجا چه تحقیق شود
درین میان ماهروی سرو قدی جوز اکری گلعذاری ظریفی چابکی شوخی
از عالم غیب شاهد شد تحفهٔ شعبده گری شیوهٔ بازی می نماید۔ در رقص
و ورد ور آن خوش صوفی نیکمردی مصلای بر کتف تسبیح در دست و ذکر الله
بر زبان و خوف و رجا در میان همبدان دو رهمدران رقص نظاره میبود
یکی ترسائی خود رای زناری در بر کلاه مغانه کثر بر سر همدرین میانه شاهد
بازی رسوائی فضیحتی کوچه گردی بی دردی مکارهٔ بدکارهٔ همدران می بیند
معصومهٔ محفوظهٔ مستورهٔ ریشهٔ دامنش کس ندیده برقع از روی او دقتی
بر نشده۔ یکی می بینی همان شخص واحد شیخی معتبری بر سجادهٔ ارشاد نشسته و
دعوت الی الله را بیان میکند و تعلیم حقایق و معارف میفرماید و وصول
و فصول را بیان میکند۔ لاحول ولاقوة الا بالله ناگاه می بیند
یکی برهمنی زنار پوشیده لنگوٹه در ته بسته سر برهنه بر در بتخانه نشسته[له]
بتان را نواخته آداب بت پرستی می آموزد و آتش دو زخ می افروزد
ان بیننده درین فرود افتاده حیران گشته بوقت خویش با خدای خویش
می نالد و هیهای های و زار زار می گرید و با خدای میگوید بکه آویزم
بکه تعلق کنم خود را بکدام بر بندم ندای غیب بر آمد که باش چون سید محمد
متشبث متعلق بدین احمد این همه کارهای ما است این همه پرده اختهای

ادیش...

ما است ترا این کاری نباشد این رنگ آمیز یہا است این جا تو نزی ابو الفتحا دست بدامن مصطفیٰ زن و بہ رہ مرتضیٰ رو بدین ہمہ چیز مکشوف متجلی باش بدان و مگو نشستہ باش و می نواز بیت۔

زا حد تا احد بسی نیست میمی بمیان حجاب معنی است
محمد بچند حروف دور افتادہ است زمانہ آخر رسیدہ است

تو رشتہ اول و آخر را بیک گرہ بر بند بدان کہ نفسی ازین ورطات و اطوار من الازل الی الابد خالی بود یا باشد۔ ایہا الحسینی علیک با الحقیقی و الیقینی ہمین حق است و ہمین است ترا اہر آئینہ ازینجا گذشت نیست یَاَ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا علیک بالاستسلام والسلام۔

سر بست و سیوم

چهار نفر از مستورات با سیر سیاری در انجمن دل نشسته یکدیگر باخود کلماتی از عالم سبوحی و قدوسی و نکاتی از جهان جبروتی و لاهوتی ابرازی و افصاحی میکردند۔ هر یکی را ردای کبریائی بر دوش و جلباب حیا در بر و قناع غیرت بر رخساره وردی و پیراهن عفت برتن با پیزار عصمت باهم درپیچیده از اریکه پوشند ابریشمی ایشان را کدام رنگی لاتعین۔ یکی گفت سیاه دومی سپید سیومی گفت سرخ چهارمی گفت زرد۔ عارفی برین نگاه دلآویز و کلمات شوق انگیز اطلاعی یافت باخود میگفت اگر این هر چهار رنگ باخود در یک آهنگ باشند عظیم کاری و بزرگ روزگاری باشد۔ و هر یکی با یکدیگر مطالبه سلطانی مغاوضه برهانی میکرد۔ آنکه رنگ سیاه را اشارتی کرده بود او میگفت لون اسود آخرین الوان است هر رنگیکه بیند رنگ سیاه والاتر و برتر باشد و پس از و رنگی نه نماید الفقر سواد الوجه فی الدارین اشارت بعبارتی کرده است آن صاحب همتی است از جمله تشکلات در گذشته و انواع الوان و انوار را پس گذاشته پیشتر قدمی نهاده بدر درگاهی رسیده درش را قفلی و مهری کرده اند۔ من الازل الی الابد بر کسی نکشوده اند همتش بازگشت نفرماید و بیشترک ره نیابد بازگشت بروزگارش نازد و ادجز بفتح الباب نپردازد و سر بر درش میزند افتاده هم بر آن در جانی میکند و خطبهٔ الفقر سواد الوجه فی الدارین هر چند بآواز بلند تر فرود میخواند باکس نسازد و بغیرش نپردازد کاد الفقر ان یکون کفراً مهره غلطان میبازد۔ خلیفه دیدن صوفیان آمد در مقامی چندی بودند همه

برخاستند تواضع و اکرام نمودند احترامی و اعظامی ستودند یکی میان
ایشان برکار بار خویش و بر شرط استقرار مانده خلیفه پرسید آن کیست
و حالش چیست شما که چنین و چنین ایم شرط رسم که با سلاطین در پیش نهند از ان
بس نیامدید البته بشرط بود خود بود دید آن مرد فرد چرا با ما چنین کرد از شما
چرا تنها ماند گفتند خلیفه این کسی است که ما این را سید الفقرا نامیم
گفت چه باشد سید الفقرا گفتند به بود نابود آرامیده و قدم از همه
وجودات در کشیده وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ از شفع گذشته و به وتر ره نیافته
این جنونی اگر بما و شما پرداز د عاقلان را بدو انکاری نشود و دردمندی
است ناسوده نابوده است ناستوده ناپسندیده او در کون در نگنجد
و بخویشی و خویشاندی باز نگردد و او چنین گوید۔ بیت
نی حال بماند وقت نی ذوق مقام نی ماندم من نه او همه گشت عدم
و آنکه او در رنگ بیاض را روشن میکرد میفرمود این دو مقام
است یکی صفوت دوم فقر صفوت از احوال عالیه و از جهان عکس پذیر
است هر چیز که هست رویش لوح محفوظ خط و کتابت نقشی پذیرد مر آئینه
در خط و کتابت خطا و غلط را ساغی باشد یَمْحُوا اللّٰهُ مَا یَشَاءُ وَیُثْبِتُ
وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْکِتَابِ یمحو اللہ ما یشاء و یثبت صفت لوح باشد و برتای
یثبت وقف مطلق شود و عنده ام الکتاب از کلمات علم نفسی باشد که
لا یتغیر و لا یتبدل بود۔ اکنون صفوت مقابله فقر آمد۔ فقر همه
ناسودگی و نابودگی و تاریکی و باریکی دور افتادگی و واماندگی نقد
وقتش بود وقت او آسود مظلم باشد لا ینفد فی قول از ان حکایت
کند انا رم کله بدان نشان دهد۔ اما صفوت همه صفا و نور است
همه حضور در حضور است همه شعور در شعور است آنرا اسبر نتوان بردن
و قدم در ره تثبتات و رسوخ دشوار تر باشد ذوق و وجدان و راحت

وعرفان بصفت حرمان نباشد۔ اگر دو کس فرض کنیم مثلاً ابوسعید ابوالخیر و
خرقانی۔ ابوسعید را جبہ و دستار سپید تر و روشن تر باشد و ابوالحسن را
خرقۂ گلیم سیاہ در بر طاقیۂ پشمینۂ پارینۂ کہنہ بر سر۔ ابوسعید را ہمارہ
در حفظ و حراست آن باید بود کہ عیب رنگین برو نباشد و نقش غمگین برو
برنیاید۔ اما ابوالحسن ازینہا فارغ رنگی سیاہ بردارد و ہر رنگی کہ رنگین
بروافتد سیاہیش زیادت تر گردد و تاریکیش افزون تر باشد۔ یکی
فارغ مشغول باشد دوم مشغول فارغ۔ عطار مگر بوی در مشام جان او
ازین کار احساس کرد تا آنکہ میگفت۔ بیت

کفر کافر را و دین دیندار را ذرۂ دردت دل عطار را

سیومی کہ رنگ سرخ را دلالت نمود میگوید بالاجماع دال الاتفاق رشک
و غیرت لازمۂ حال عشاق است و ہر کہ بہ بلای عشق مبتلا شد جز خون خوردن
او را چارہ نباشد ہموارہ خون دل آشامد و بعزت غیرت و صدمۂ
انیت اشکی بر رخسارہ افتادہ ماند کار رنجای است عاشق رشک از
خود و از دیدۂ خود برد کہ گہے چنین با خود گوید۔ مصراع۔

از چشم خود در غیرتم بر آن چنان رخسارۂ

چشم من بر رخسارۂ او۔ در فہم من غیر من بیناید مرا بین و عشق
را و روی جمال آرای او بین چہ نسبت گلخن تاب بر رہ سلطان مالک
الرقاب چہ نسبت۔ عشق قوت عاشق شدہ است و عجب قوتی او را تمام
بخوردہ است ہمہ خود ماندہ است معشوقہ غیور است ہرگز نخواہد کہ
عاشق ہرا خود رسد خواہش او این باشد کہ ہموارہ از من بدور باشد و
لیکن از خون دیدہ و از اشک دل میان خون غلطان ماند۔ وقتی
رابعہ با خدای خویش عن الوصل و الفصل مناجاتی میکرد۔
خداوند سبحانہ و تعالیٰ صفت طالبان و عاشقان خویش در میان نہاد

که ایشان چنین وچنین اند و مرا با ایشان کاری باری چنین وچنان است
رابعه بر آن رسمیکه میان عاشقان آمده است بوقت خویش شوریده
وگفت انچه بر ایشان نهادی و ایشان را بدان ستودی نصیب ماکن
گفت تو سر بالاکن نظاره شود وید دریای خون لاتیناهی ساحلش پیدا نه
وعمقش را پایانی نه گفت الهی چیست این ندا از غیب الغیب آمد که این
خون دل دوستان ماست سالها در ره من تگا پوی نمودند تا آنکه میان
ایشان و قرب من بمقدار تار موئی بیش نماند دور باش عزت ما از اوج
قرب بحضیض بعد انداخت با این همه ذرهٔ از دوستی من کم نکردند از
صولت قوت عشق خود باز نیامدند از سوز شوق با این همه از شور طلب
خود باز نماندند التماس برجا بود دلہ تو دانی ـ بار دیگر از بصره قصد
بیت الحرام کرد در هرگامی دوگانه میگذارد پس هفت سال بمقصد رسید
بماندم که طواف فرض بود رابعه را عذر زنان پای بندشد از طواف ایستاد
عجز و زاری وشکستگی نمود گفت خداوندا هفت سال تگاپوی کردم ومحنت
دیدم وقت کار به بلا مبتلا کردی که از طواف باز ماندم فرمان آمد رابعه
اندیشه کن کجا تو کجا دوستان ما کجا طالبان ما کجا تو و عاشقان ما ما از
تو بتو هم از ان تو چیزی بر تو گماشتیم تو بدین شکستگی و ماندگی افتادی ترا با
مردمان این راه چه نسبت ما شما را بلطف پروریم واز چشمهٔ لطف قطرهٔ
بکام شما میچکانیم همیدان راضی وخوشنود باش ـ حبیب محبوب ماگوید
اعوذ برضاك من سخطك ترا این چه فضولی بود در سر ـ رابعه پیش
آن شکستگی دور افتادگی خود مشاهده کرده درکنج خانه لعبادت مشغول ماند
کلبب سجاریه سبب علت خدام دربادیه مقام کرد اصحاب جنید رح
شبے رفتند گوش در حجرهٔ اونهادند تا معلوم شان بود که بدین بلائیکه او مبتلا
است با خدای چه شکستگی وزاری میکند واز درون حجرهٔ ندا بر می آرد

الہی کونی وحدی و اسمی کلیب وجسمی مجذوم و رسمی ہذہ فاقۃ فاین جبریل و من المبارز۔ جنیدؒ مبتلائی را دید در بادیہ چند فاقہ کشیدہ میان کرمان افتادہ چشمی بستہ جنیدؒ را رحمتی رہنمون کرد نزدیکش شد خواست گردی وغباری کہ بر اندام اوست با آستین پاک کند و سرش بر زانو نہد و اورا دلداری دہد آن شہباز سرافراز بلند آواز فریاد کرد کہ کدام فضول است کہ میان من و دوست درمی آید نمیداند۔ رباعی۔

آنم کہ ہمہ جہان بفرمان من است   من آن تو ام ہمہ جہان آن من است

سلطان منم وعشق تو سلطان من است   تو جان منی ہمہ جہان جان من است

ازین بیان ازین معنی عیان شد عاشق از پس رشک و غیرت فریاد برآورد۔ بیت

غیرتش غیر در جہان نگذاشت   لا جرم عین جملہ اشیا شد

رنگ سرخ بہترین رنگہا باشد کہ آشام خون دل آشامان حضرت تست درد از درمان بہتر آمد وصل با ہجران برابری کرد سوز حرمان نیست نابودش گردانید ہم چنین پیدا کرد۔ بیت۔

من رفتہ ام زخویش برون و درون نہ ام   از من مرا طلب تو مکن من کنون نہ ام

حاصل عشقت سہ سخن بیش نیست   سوختم و سوختم و سوختم۔

و آن چہارمی کہ رنگ زرد را اعتباری داد گفت اشارتی نمود عبارتی درمیان آورد کہ رنگ زرد رنگ رخسارۂ عاشقان است کہ از پس طلب و سوز قوتی سرخی کہ از امتزاج دم و بلغم است آن ہمہ بزردی رخ آوردہ۔ گفتہ اند نشان عاشقان زردی رخسارہ و دم سرد و سینۂ گرم و لب خشک و چشم تر باشد و ہیچ رتبتی و درجتی بالاتر از عشق و محبت نباشد عجب کاری بود کسی بہ انتہائی مقامات عرفان رسیدہ باشد وعشق و محبت او ہرگز کم نشود بوہم خویش۔ بیت

عجبی نیست که سر گذشته شود طالب دوست
عجب این است که من واصل و سر گردانم

هزار و هزار عرفا ولی یکی بعشق و محبت نسبتی درسیتی نبرد۔ بیت

هریکی را کار و باری دیگر است　　عاشقان را روزگاری دیگر است

بهمه چیز فائق و زائق و با این همه هیچ چیز را نزدیک او وزنی نه و هیچ چیز را در پله نه نهد و چون مغزی نسجد زرد و برنگ زر ماند که خلاصهٔ جهان زر است و خلاصه ترین ایشان عاشق باشد و هم چنین گوید اگر اخلاص بر درم آید و در زند و درون ره طلبد در بر نکشایم و بخودش ره ندهم و اگر صدق را در بازار فروشند بخته شکسته بها نخرم که او نزد من درم قلبی است که هیچ نمی ارزد او چنین فرماید۔ بیت

خواهی تو وصل کوش خواهی بفراق　　من فارغم ز هر دو مرا عشق تو بس

چنانچه زر خلاصهٔ این سفلی است رنگ زرد عاشق خلاصهٔ دیوان علوی است وقتی شیخ نورالدین پای زاد[1] که او قطب ابدال است در حلقهٔ خویش این کلام گردانید که شما بر چه اید و بر کدام عقیده اید میان این رنگها و انوار کدام رنگ بهتر هر کسی برنگی متعلق می شد قطب الابدال از سر وقت و حال فرمود عنداللہ ذوالجلال والاکرام رنگ زرد بهترین رنگهاست زیرا چه این رنگ چنگ بدامن طلب زده است مطلوب را نشان خواستی نموده و سوختگی خویش ظهوری از باطن کرده معشوق را باوی نظارها محبوب را باوی کارها مطلوب را بدو فخرها این سوختهٔ من است این افروختهٔ من است این گداختهٔ من است این ساختهٔ من است این پرداختهٔ من است او از همه بریده است پیوند جان را بر دامن ما بر دوخته

---

[1] پای زاد یعنی بچه که از شکم مادر بیرون آید اول پایهاشش بیرون آید بعده سرش در زبان هندی پائل گویند ش۔

است او را جز من کسی نشناسد او جز من بمن نه پردازد او زار بهر من است او نزار بهر من است اولیای تحت قبابی لا یعرفهم غیری او در قباب غیرت است او در خلوت و جلوت است من با او در خلوتم او را بمن سلوت[۱] است او چنین میگوید۔

معشوقه بسامان شد تا باد چنین باد　+　کفرش همه ایمان شد تا باد چنین باد

والعصر سوگند باشد بزردگونه محب و محبوب۔ در حلیه او صلی اللہ علیہ وسلم نویسند ابیض مشوبا بالحمرة و این تمام رنگ نبی است چون رنگ روی محب را بیند که زرد دوام است با همه تعالی و تعززی که در دست ارضای بخشد با نزدیکان خویش گوید فلانی از بس اندوه من زردگونه گشته است صَفْرَآءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ برین سرور محبوب است چون نظر بر روی محب کند باین همه کبریای که او دارد شادان بود که همه از پی من است چنانچه والضحیٰ سوگند کذلک والشمس بصفا و نور دل چیست که آئینه دل او عکس پذیر او شده است چنانچه واللیل سوگند بسیاهی و سواد موی اوست که آنجا همه کمی در کمی کسی را آنجاره روی پیدا نیست والفجر بسرخی است که حالت الانفجار در افق ظاهر شود و نسبت بخون دل عاشق است۔

سبحان اللہ گوئی این چهار نفس پارسا از پرده غیب الغیب این حالت را اشارت کردند و این رموزات را در عبارات آوردند مگر این چهار مخدره اند باهم از مشکات نصیب نوری گرفته اند که رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدیشان اشارت نموده است قوله علیه السلام کمل من الرجال کثیر وما کمل من النساء الا اربع آسیه زوجه فرعون و مریم بنت عمران ام عیسی خدیجه بنت خویلد و فاطمه بنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضلهن من میگویم فاطمه بدلیلے متعلق فیشود سخن دراز گردد اما اگر توانی فهمی است۔

---

[۱] سلوت یعنی بی غمی۔

بدین رہ برد۔

اما آن عارفی ہالکی سالکی مالکی کاملی استلع این کلمات میکرد و با خود

این بگفت اگر این چہار رنگ کر بند مرد عاشق طالب شود و نطاق حال او

گردد عظیم فضلی فاضل وکریم شرفی شارف نعد وقت او باشد کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ

فِی شَاْنٍ حضور حال او گردد لا یتجلی اللہ فی صورت مرتین ولا

فی صورت اثنین با او مقابلہ و مساوات کند گاہی بعد و بعید در دیر

درد و گاہی قرب با قرب وصل با وصل و گاہی حرمان و ہجران و گاہی ایمان

وکفران این ہمہ چہار رنگ آمیزی بیکجا جمع آیند واجد فائز را ذوقی

تمام و شوقی بکمال باشد و البتہ بیکجا ایستادن نبود اگرچہ او بارہا گوید چنین

ہم باشد مرا بہ یک جا و بہ یک مقام گذارند و آن نادان نداند وَقَلِیْلٌ

مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ رمحتی است در باب او کہ انبیا و اولیا غبطہ برند

اگرچہ من بارہا گفتہ ام بیت

من و تو رفتہ دخدا ماندہ	کے بود ما ز ما جدا ماندہ

ثنائی اینجا بس خود رائی و خود نمائی کردہ است و خود دستائی را بنیاد

نہادہ ہم بجان و سر خود کہ خوش میگوید۔ بیت

دولت آزادان کہ داوندت	پیش ابنای جنس استظہار
تا ترا دولت است یار نہ	در جہان خدای دولتیار
چون ترا از تو پاک بستانند	دولت آن دولت است کار آن کار

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ

الْخٰسِرِیْنَ۔

سر بست و چهارم

رجلان من رجال الذین احد هما غنی و الاخر فقیر شبی تاریک قصد مقصدی کردند بر دست غنی چراغی بود افروخته و بر دست فقیر چوبی بود نیم سوخته غنی بچراغ افروخته خوش و خرم گشته آسوده قدم میزد ـ بر دست فقیر چوبی بود نیم سوخته زدوده ناسوده قدم می نهاد نجاۃً بغتةً بادی از عالم بے نیازی وزید چراغ غنی را کشت و چوب نیم سوختۂ فقیر را افروخته ـ فقیر بهمه شادی بآواز جهر ندا بر آورد الفقیر الذی لا یحتاج الی نفسه ولا الی ربه گفتش لیس لکلامك وجهٌ وجیه ولیس لمقالک معنیً صحیحٌ نیدانی خداوند تعالیٰ بی نیازی نیازمند را با ناز سرافراز سازد و ناز باز را در دمند و نیاز مند گرداند پس اقتضای بی نیازی جز این نبود نه از درد او بی نیاز را لحظهٔ و رازی و نه دردمند را افروزی و کاری ـ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ هردو را عذر خواهی کرده قهر او بحری دارد هر که در بحر قهر او افتد او در غط وحط و رفع و شط همواره مرد فرد بود هر نفسیکه از دی برزند همین گوید وا دَرْدَا از دست بجانم واگر ساحل گیرم بجانم درین چنین درطه این مقال از چه حال باشد که تو گوئی الفقیر لا یحتاج الی نفسه ولا الی ربه افتقار برقرار است الفقر احتیاج ذاتی درکار است العبودیت لا ینفك همواره است بر بهشتیان بعد قرار استقرار فی دار السلام والقرار مکتوبی من اللّٰه الجبار ارسال شود عنوانش این بود من ملك الحی الذی لا یموت الی الملك الحی الذی لا یموت آن حیات ابدی نه ضروری نه اختیاری بل هی ارادی من الواحد

المختار۔ اگر او خواہد ہمہ بہشتیان را بابہشت نیست و نابود سازد و پس
این ندا وہد الانسان سری و صل بی و اگر او خواہد دوزخیان را
در احتراق لذتی و راحتی بخشد آندم ہرگز از افواہ ایشان برنزند
فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ مگر تاویلی تاویل فارجعنا
ثُمَّ ارْجِعْنَا اِلٰی مَا نَحْنُ الان بنا تا ذوق در دیگریم و از احتراق
وسوز آسودہ مانیم اگر جُعَل را از گلخن بگلشن بری یموت فجاءۃً و فلتۃ
و اگر بلبل را کہ نوای باز بازی و فغان نیاز مندی دارد و آہنگی بہ بوی گل
تازہ ترمی پرداز د اگر بگلخن بری جز این افغان نباشد ربنا اخرجنا
مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا۔

کلامُنا اشارۃٌ گلخن تابی عاشق بادشاہی شد اتفاق ہربار کہ
آن شہسوار سواری فرمودی گذرش بر حمام آن سوختہ بودی ہرباری کہ آن
قریب منۂ گذری کردی آن سوختہ دود درد خوردہ بہ نظارہ اش
تسلی و آسودگی یافتی۔ بادشاہ از نظارہ اش تنگ آمدہ ازین تنگ آمدن
خواست تا سیاستش کند وزیر زیرک بود گفت کاریکہ باختیاریکی نیست بادشاہ
را از حضور این گداز یانی نہ رنجانیدنش جز ظلم صرف نبود ہم شاہ را گدای
باید و بود وجود او زیانکارش نباشد و این چنین مصلحت بادشاہ نفودہ روزی اتفاق چنین افتاد
گذر بر حمام این دلسوز کرد چنانچہ رسم معشوقیت ناز باکرشمۂ پیوند دادہ بود ازش تنگ
تنگ آمد کہ از و داشت آن پیوند را نظارہ و لبندمی بایست و آن
گلخن تاب حاضر نبود شہسواری تیری بارکرد و شکاری نہ خالی رفت خجالت
و ندامت نقد وقت او شد آن وزیر کہ از وزیری بود و بہ زیرکی لانظیر
بحضرت بادشاہ شد سر برزمین داشت و عرضہ داشت نہ گفتمت کہ شاہ را
گدای باید و از کشتنش ہیچ مصلحت بر نیاید۔ بیت

گر درون بارگاہی بار ندہندت مرنج چون بصید آید ملک نوبت بسگبانان رسد

ای زاهد نادان خود را بکار باری منه در پله اعتبار سنج خود را برنج مده

ربـاعی

تو فرشته شوی ار جهد کنی از پی آنکه　　برگ توت است که گشته است بتدریج اطلس
گرچه خوبی لبوی زشت بخواری منگر　　کاندرین ملک چو طاوس بکار است مگس

چند سخنی نوشتم بنظر اعتبار نیکو تر اگر بصیرت روشن است بدانی که چه گفتمت۔ اَللّٰهُ یَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا

بیت

آن بگذار که باز بحکمت نرسی　　در عیان بایدت از حال سنائی پرسی
یاران همه از من و من از ساقی مست

سمر بست وپنجم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حکایت نویسند شقیق طریق رکو
را رفیق توکل شدہ بدین تحقیق پی سپر میکرد لقدمی استوار ایستادہ دا این
مقام می دا دمصاحبش اتفاق سفر حجاز کرد گفت وررہ لبطام است بایزیدؒ
را بینی از ما پیغام وسلام رسانی بایزیدؒ پرسیدش شقیقؒ درچہ کار است
متعد صدق او کدام است گفت مقام توکل گفت چگونہ توکل کہ او دارد
معتقد بیان توکلش کرد اگر آسمان وزمین سنگین شود قطرہ از آسمان نبارد وسبزہ از زمین
نروید شقیق متوکل باشد طیفور کہ شعور از نور حضور داشت بر آمدہ این زخم را
بر روی فرود آورد وصعب مشرکی کہ اوست اگر بایزید کلاغ شود ودر شہر آن
مشرک پرواز نکند بگو بازنامہ توکل گرد آر ترسم از شومت این تو بالخ فرود
رود چو گرسنہ شوی از ہمچو خودی پر کالہ نانی بخواہ وبکدا مشغول باش۔ مرد
مسافر رجوع کرد پیغام شیخ رسانید از ہیبت این کلام لرزہ در اندامش شقیق
افتاد محموم شد فراش گرفت گفت باز گرد واز بایزید پرس او چہ میکند تا ما آن کنیم
گفت یک غلط دیگر این کہ میگوید بایزید چہ میکند پیغامبر عرضہ داشت ایہا الشیخ
سخن ترا فہم نمی کنم مکتوبی بدہ بنشت۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
بایزید این است۔ نبشتہ لبشقیق رسید شقیق این توفیق یافت گفت اشہد
ان لا الہ الا اللہ وجان بجان آفرین تسلیم کرد۔

محمد حسینی را خلجانی بدل وجان مزاحمت میکند مگر شقیق را دجود شہود
شقیق نبودہ است وست بدامان الفناء فی اللہ نزدہ ورہ توحید را پی سپر
نکردہ تا بایزید رحم از روی آن توکل نپسندید ودرین روی مزید ندید تا آنکہ
فرمود صعب مشرکی کہ اوست وآنکہ بایزید گفت آن نیز حکایت جز از

حضور و غیبت و جمع نباشد و کلمات از نکات جمع الجمع اشارات نفرمود
ورنه چه معنی داشت که توکل او را الشومت نسبت کنند و بال همت را از
پرواز آن ولایت باز دارند و مرغ همت را چه جیفه باشد که از ہیچ
خودی پر کاله خواہند پس آن در کتابت این کنایت رود. بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بایزید این است - بحق الحقیقت و بحرمت قدم این
بزرگان که طیفور در حقیقت امور و در افتاده کاری را منظور بصیرت همت
کرده است و ایمٔ اللہ نزدیک محققان جز بعد فی بعد و شرک
فی شرك شرک این جا حلقه کرده گرد آورده است و گلوبند سروران
شده حسین منصورؒ را ازین مقام کلاهی تمام با افهام اثبات کرده که این
انت و الفناء فی الله اگر این هم امام و پیشوای پس افتادگان است
اما بالنسبت من مرام الی المرام التیام و انتظام باشد بان دہان بیت
تا ظن نبری که هست این رشته دو تو یکتو است ز اصل و فرع بنگر تو نکو
ہذا باب تو ظن نبری و گمان سند نباشی که محمد حسینیؒ اقدام این مقام
کرده است که ازین سروران گامی پیشتر نهاده و گامی لائق ترچشیده این
فضول او بر حسب مقتضای اصول ایشان است کلامنا اما من معانی
مقولهما و قضایا یا اصو بهم در فضول و فضول نیست اما بیان
فروع و اصول است والسلام -

سمر بست و ششم

چنین گویند خرقانیؒ باہیتی می گفت کسی را که در فقر بنوازند و را سرگردان کعبه کنند و کسی را که در فقر بگدازند کعبه را سرگردان او کنند مگر آنچه ابو سعیدؒ پیش ازین گفته بود کسی را در فقر بگدازند و کسی را در فقر بنوازند و گداز کنایه از شخص ابو الحسنؒ کرد و نواز از نفس خود آری نوازنده با نیاز باشد همان در تزکیه و تصفیه بود و در تجلیه و تخلیه و در تشبثؒ و تعلق و در حراست و محافظت دل باشد و ساعتی از اوراد و افکار و از آنچه داشت کارهای فکر نماید۔ اما مرد گداز سرافراز باشد و از بود وجود بی نیاز باشد بلکه ناز باز بود باز همت او در هوای صعوهٔ پرواز نکند و البته سرکش بچیزی فرو نیاید الفناء فی الفناء در میدان حقیقت جولانگری او از همه وجودات پیشتر قدم نهاده باشد و اگر دری بودی به بندند او بدان التفات نه نماید۔ حکیم سنائی ازین خودکامی و خودرائی و ازین بی نیازی سرافرازی اشارتی می فرماید۔

بیت

نیست را کعبه و کنشت یکیست ۔۔۔ سایه را دوزخ و بهشت یکیست

و هرگاه الفناء فی الفنا نیست نابود کرده است او را بقا با لله دوام شهود گشته است صحو او را مسلم است که در عین صحو او سکری باوی بصفت بقا باشد و اگر نه آن صاحی ساهی باشد کالحبته علی المقلی از وعنایت کنند و آنکه گاهی سکر و گاهی صحو گوید این صحو بکار نیاید که مراد سکر در وی شاهد نباشد عنایت چنین بود هرچند خماستی از در دسری خالی نیست اما این سرور و هم ذوقی دیگر دارد۔

ل۔ در آویختن بچیزے و چنگ در زدن (م ۔ ۱)

شاید این چنین ہم باشد ولیکن دور افتادگی و واماندگی نقد وقت است کجا آنکه در بر ست وکجا آنکه بردر است کار او قلب افتاده است به نسبت آنکه او در برات فراغ شرط کار عاشقان نیست آنکه چه می خواہی او بر در ہم نباشد او خود فارغ بیگانہ است یکی ازین حال نشانی میگوید بیت

با دل گفتم مرا مبر بر در او کو محتشم است من ندارم سر او
دل گفت که این حدیث بیہوده مگو یا بر در او کشند یا در بر او

دیگری نیز نزدیک این معنی گفته است۔ بیت

با دل گفتم که راز با یار مگو جان را بلا سپار بیار مگو
دل گفت که این سخن دگر بار مگو زین پیش حدیث عشق زنہار مگو

صحو معتبر آنکه آید که معنی سکر در وی موجود باشد و اگر نه آن صحو چه کار آید مردی باشد که او مست مست گشته بود از خماره چون بخانه شود با ہمه بیخبری و مستی ره خانه داند و در خانه شناسد و بخانه رود وکذلک صوفی که با صحو باشد در و معنی سکر شاہد بود اوقات را نگہدارد صلوٰة را بارکان و شرائط خویش بگذارد و وضع اشیا فی مواضعہا کند ہیچ چیز طریقتاً و شریعتاً و رسماً که مطلوب شریعت باشد از وی فوت نشود این صحوی است که معتد به و معتبر است و آنکه از خود بکلی رود او را سکران مایت نامند بکار نیاید آن صحو ازین سکر بہزار درجه بالاتر باشد برتر سکر نہا د این چنین صحو یرا که گفتم بیت۔

من مست می عشقم ہوشیار نخواہم شد از رندی و قلاشی بیزار نخواہم شد

آن از رندی و قلاشی نیست که لحظهٔ از قدم مشائخ و اتباع سنت رسول الله صلی الله علیه وسلم تجاوز نمائی باشد حسین منصور با ہمه مستی و دیوانگی که بر آورده بود صد رکعت نماز نفل گذارده است سپس آن بر دار کرده اند و کارش ہم بالای آن تمام شد الله الهادی الی الرشاد۔

سمر بست وهفتم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قوله عزمن قایل۔ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ط اِنَّهٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا۔

بتحقیق ما عرض کردیم امانت خود را بر آسمانها و بر زمینها و کوهها که ایشان آن امانت را بر گیرند آن سموات و اراضی وجبال سر باز زدند و بترسیدند و به انسان عرض شد انسان آنرا بر گرفت زیرا چه انسان ظلوم است وجهول است ظلم بر خود کرد و لصعوبت امانت جاهل بود عرض امانت به چند معنی باشد یکی از سما و ارض وجبال اهل آن مراد باشد و اهل سموات فرشتگان و اهل ارض انسان و دیگر خداوند سبحانه آسمانها و زمینها و کوهها را عقل و فهم داد تا بر ایشان عرض کرد ایشان صعوبت دانستند ابا کردند ۔ و دیگر تمثیل وتخییل باشد یعنی این امانت آن صعوبت آن ورشتی وار و اگر فرض کنیم که بر سموات وارضیین وجبال عرض کنیم با آن عظمت و سانی وثقل جثه که در ایشان است حامل آن نتوانند شد این چنین امانتی صعبی را انسان بر گرفت یعنی آدم و ذریت او مگر از صعوبت او غافل شد نظر بر عارض کرد نه بر معروض در همت خود مجال ابا ندید که او عرض میکند من چگونه امتناع آرم از عبارت این معلوم میشود که اول بر آسمان و ارض بود بعد آن بر انسان ترتیب کلام این تقاضا میکند بر خود این بلا گرفت بنا بر آنچه عارض آن نیست که توان از و ابا کردن اِنَّهٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا۔ و این عبارت از این است که گفتیم او

ظلوم وجهول بود من قبل حمل امانت و بعد حمل عدول وعلیم گشت آیین قدر
از کلام حذف می نماید چو او احترام او رعایت کرد اباکرد و عنایت او
ایشان را برگرفت وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ. خانه تاریک بود.
چراغ دران خانه نهادند روشن و منور گشت.

بیان امانت را خلافی کرده اند بعضی تکلیفات گفتند بعضی عبادت
الله گفتند محققان معرفت و محبت را گویند سر معرفت قبول کنند بصفت کتمان
وبلای محبت بسر گیرند باهمه درد و سوز و احتراق بی درمان دشوار باشد
بر عارفان روزگار اطلاع سر حقیقت شود وکتمان دران باشد وسخت ترین
بلاها سر عشق و محبت وریکی باشد با درد و سوز بسیار و شب و روز در احتراق
والم ماند مولانا جلال گوید. بیت.

هزار محنت و درد و بلا نامش عشق   هزار رنجش و جور و جفا نامش یار

اگر این دو صفت ظلومی وجهولی در انسان نباشد هیچ رونده تحقیقت
وحق الحقیقت حضور شعور نیابد و نور ظهور بروی نتابد چراغ افروزند هر دو بیه
سر از سوراخ بیرون کند هم از دور فیض از نور آن چراغ گیرد و دیگر پیدا
شوق آن نور از حجرهٔ او بیرون آرد برگرد چراغ شده میگردد این پروانه که
صفت ظلومی وجهولی با ولیست دیوانه وار بر شمع زنند اندکه ان خواهد سوخت
ظلم بر جان خود کند هر بار که سوزد شوقش زیادت گردد تا آنکه چنان شود که
شمع بسوزدش او با شمع یکی گردد بنگر که این ظلومی وجهولی تا کجا رسانید.
اگر این دو صفت در انسان نباشد یکی غضب دوم شهوت. اگر غضب
نبود جمیت نبود بر امور معالی که ان الله یحب معالی الهمم اقدام
نکند و اگر شهوت نبود محبت وعشق نباشد قال الحکماء الجماع لیسکن عرق(?) بیان
العشق و ان کان من غیر المعشوق چون شهوت نباشد عشق نباشد. این
دو شهپر لابدی انسان است بدین دو شهپر پر و بهوای خود رسد و هوا ر

آن مهوی است که عبارت ازان کردن نتوان العشق شدت الشوق الی الاتحاد در مجاز دیدهٔ دو دوست بعد مفارقت التی واللتیا چگونه اعتناق والتزام میکنند وچگونه می شپلند نه آنکه هریکی میخواهد با دیگری یکی گردد حمل امانت جز بدو قوت میسر نیست ونشود کسی را و هر بلای که هست بدان اختیار است شنیدهٔ در لغت که بلا از اضداد است ای النعمت والمحنت با موسیٰ بن عمران عتاب کردند که عشق از صفورا آموز اندیشهٔ عاقبت و نگهداشتِ نفسُ جان عصمت کارِ حکیمان و عاقلان است کارِ خودبینان و خودپرستان است اما عشق ورای این همه است بیت

العقل عقیلة الرجال والعشق محلل العقال

العقل یقول لاتخاطر والعشق یقول لاتبالی شعر

عشق را با عشق زوری نیست دوش پنبه کن تا چه خواهی کرد آن استر ول جولاهه را

من عشق وکتم وعف ومات مات شهیدا هر که حامل امانت ومحنت شد و دران احتراق وغم بسوخت وچراغ الله فی الله برافروخت چه گوئی مرتبه انبیاء وشهدا باشد یانه تفصیل حمل امانت اجمال کرد با آن همه کدورات وحادثات که بروی است تفصیل راسلم به اجمال رسانید مرتبهٔ شهدا و درجهٔ انبیا یابد یانه حکما گویند هرانسانے از آسمانے آمده سیر سلوک او این باشد که روح خویش را بسلامت آن امانت بمقر او رساند

محمد غزالی میگوید علی هذا آمدن ورفتن زیادت باشد وکار ضائع باشد بسیر سلوک باید به اعلیٰ وارفع رسد محمد حسینی گوید این سخن از حکمت بعید ترمینماید کل شی یرجع الیٰ اصله سخن ضائع ماند اما چنین گویم بمقر وموطن خود رسد و طیران او وهیمان او وراے موطن ومقر خود بود مقامات رفیع واعلیٰ رود باز آید بقرارگاه خود شنید ارواحیکه در قنادیل معلق بعرش اند و آن قنادیل مقر ایشان است ازان قنادیل بیرون آیند گاه گاه حول العرش طیران کنند

و به تماشای جان بگردند بعد ازین تماشا ها مقر ایشان همان قنادیل باشد۔ النهایت الرجوع الی البدایت اینجا درست شنید از آنجا که آمده بودند همان جا شنیند۔ این سخن ما سخن دیوانهٔ لاابالی است کلام غزالی را تحقیق میکند که آمدن و رفتن را ضائع نمیشمرد و قول حکمارا اثباتے درستے می دهد۔ بدانی چیزی از تو بیرون نیست سیرے و سلوکے هم از ان تو باز گردد اما نتیکه در تو نهادند تو بدل و جان آنرا حامل شده باش بر تو خطا هر گردد و از تو به تو ترا روے نماید لاهوت جبروت ملکوت همه با تست و در تست از تو چیزی بیرون نیست هرچه هست در خود طلب بیت

آنکه آمد به بزم مجلسیان دوست دوست گرچه غلط میدهد نیست غلط اوست اوست

عجب کاری است ترا از تو به تو پوشیده اند شب معراج رسول الله صلی الله علیه وسلم هر نبی را در آسمان میدید و آن مقر و مستقر اوست اما ورای سرادقات عزت و مجلس عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ نشستی دارد و از فیض او هست نفسنا فنفسنا جامی بر تر میشود مجلس شراب ما ساقی شراب ما قدح شراب ما و شراب ما نهیب در غیب است مردمان گویند که دنیا دار فانی است نظارهٔ باقی در سرای فانی میسر نشود آرے هم چنین است که ایشان میگویند اما این قدر به باید داشت قومی را دنیا آخرت میشود آخر دنیا میگردد ازل به ابد میرود و ابد به ازل می آید اول به آخر می انجامد و آخر به اول میشود و مرد از انچه اوست فانی میگردد فقها گویند در فتاوی میتوسند رویت الله فی المنام جائزة لکن السکوت فی هذا الباب احفظ یعنی ببینند گویند و یا بدین فتوی ندهند و یا کیفیت و سرا و را بیان نکنند شخصی را از مقام دنیا به آخرت در حالت منام رسانیدند و او را در خواب از وی بر دند پس آن تجلی جمال با وے نمود ارشد اما نتے که در و نهاده اند بجمال خود بظهور پیوست یا میان خواب و بیداری بود و یا در غرق

خواب۔ استاد ابوالقاسم قشیری در این آیت اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ تحقیق کردہ است سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن شرح الصدر المذکور فی القرآن ما ھو قال علیہ السلام نور یقذف فی القلب فسئل وما امارت ذالک یا رسول اللہ قال التجافی عن دار الغرور والانابت الی دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزولہ۔
قال التجافی عن دار الغرور پیش از آنکہ مرگ آید ساختگی مرگ کند مرد طالب پیش از آنکہ بمیرد از وجود بیرون آید و پیش از آنکہ مرگ طبعی آید بمرگ حقیقی بمیرد مرو مرد و امانتیکہ در روے مدفون است و نوریکہ در دل مخزون است بروے مکشوف و ظاہر گردد۔

بعد اتمام این حدیث بیان نوریکہ در دل مقذوف است کہ ما آنرا عبارت از امانت کردہ ایم بکنیم استاد این سخن فرمود النور الذی من قبلہ سبحانہ نور اللوائح بنجوم العالم ثم نور اللوائح بہ بیان الفھم ثم نور الطوالع بزوائد الیقین ثم نور اللوامع بہ بیان المکاشفات ثم نور المشاھدۃ بظھور الذات ثم انوار الصمدیتہ فعند ذالک لا قرب ولا بعد ولا فصل ولا وصل کلا بل ھو اللہ الواحد القھار۔

اے یار عزیز اے رفیق شفیق سخن مرتب گفتہ ام امانت اللہ بر تو ادا کردہ ام اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا۔ پیش تو کشادہ ام تو انسانی از اہل ایمانی زنہار تا توہم بگمان خویش از خویش محروم نمانی و امانتیکہ در تو نہادہ اندر ان خیانتی نکنی و این

سخن بر خود بسیار گوئی اَللّٰهُمَّ ارزقنا ارقا اَللّٰهُمَّ ارزقنا قلقا اَللّٰهُمَّ ارزقنا حرقا اَللّٰهُمَّ ارزقنا خرقا اَللّٰهُمَّ ارزقنا خنقا۔ بیت۔

رخت بردار ازین خرابه که هست ۔۔۔ بام سوراخ و ابر طوفان بار
چه بکجو بین بشوی مغرور ۔۔۔ هر دو عالم بدو مبادله کن
صورت خوب تو زنسخهٔ اوست ۔۔۔ باز خوان و به بین مقابله کن

اَللّٰهُمَّ وفقنا لما تحب و ترضیٰ۔

سر بست وھشتم

حکایت۔ نفس میگوید با دل اے دل نہ آنکہ تو متولد و منتزع از منی چہ شود اگر چہ تو مثل ذہنی خلاصہ جسمی نہ آنکہ متفرع از من شدہ من ترا ام اصل ام مرا سلیدہ اند ترا کشیدہ اند ترا باید ولد بار باشی وہموارہ پس رو من گردی و بزرگان چنین فرمودہ اند الولد یتبع الام و بہر چہ من ترا میخوانم ہمہ لذ و راحت و شہوت و عشرت است خود ازین جہان چہ یادگار بری اگر چند روزے ترا دادہ اند بارے بذوق و خوشی گذاران چرا پشت سمت روی من دادہ چرا ازمن برگشتہ بخط طرف من نمیکنی دو دل ماندہ چہ بر تقلب انقلاب قرار گرفتہ ہم ازین خود را قلب نام نہادہ باز گرد بدامن من متعلق شو بکلام من متثبت باش تا آنکہ دل از تزویج برود و دمدمہ او شوش و سوسہ باندہ و برنگ آمیزی او و نقش این دنیا میلے کند۔

را شود
را تزویج
را دمدمہ

روح میگوید منم ترا از سمم کہ مخ اوست کشیدہ ام و سمم را چنان در پیچیدہ کشیدہ ام کہ تو از و پیچیدہ طرفہ انکہ او با تو دعوی اصالت مادری میکند اگر نظرے بچشم رغبت سوے او میئی ہم چو او یکے از بندگان باشی ہوائے این جہان او لذت این عالم را و ترا نسبت بہ من است روشن و مرفہ و منور بفیض منی پر توے از عکس نور من بر تو تافتہ است دانش و علم و فہم تو ازان است و این تشریف کہ ان فی جسد ابن آدم لمضغۃ اذا صلحت صلح سایر الجسد و اذا فسدت فسد سایر الجسد الا وھی القلب از دولت مجاورت من است ترا بصیرت بناشد و روشنائی او نیابی تا در مشکات چراغ من نورے نہ بینی من از عالم علو آمدہ ام من قدوسی و سبوحی ام از ملکوت و جبروت و لاہوت نشانے برابر خود دارم من جمال اللہ و جلالہ بروزے یافتہ ام ترا روحانی و نورانی انگہ خوانند کہ بمن نسبت یابی

من ترا چون پدرم بحکم الله و تقدیره ازان بدکاره بحکم و فعل خویش من کشیده ام ترا
صاف و پاک کردم بیرون آوردم اگر بدو بازگردی باز همت ترا پر و بال نباشد در
فضاے لاهوت و در صحن جبروت پرانے نتوانی گرد و ازان عالم فیض نتوانی
گرفت سر قرین من است اگرچه از من قدمے پیشتر وارد صفائی بیشتر نماید ولیکن
ازیک خانه ایم در یک مقعد نشست داریم ازیک خم به یک قدح شرب می
نوشیم اگرچه سرجوش در سراو میگیرد تهٔ مانده باقی من می نوشیم ولیکن شراب یکے است
ازیک دن و ازیک موطن است. خفی با خفی نهان ترکه سرها و رازهاے او را
از من استتارے نیست اختفائیکه که او از ما دارد پرده تنکے لطیفے باریکے است
تمام او مشاهده ماست مارا با او عشق بازیها است و او را با ما دل نوازیها است
مارا از وے مطالبات بسیار است و دلال غیب اینجا پیغام گذار است. گاه گاهے
چنین هم باشد که ان حجب و استار از میان برگیرد دایهٔ حاجبه او که بر اسرار من
واو وقوفے دارد مادر التزام و اعتناق باشیم او بیاید چادرے زراند و دمرصع
و مکلل کرده بروے همه حروف دوستی نوشته رقوم. بیگانگی زدوده بپرماند ازو
مارا بدان بپوشد میان من واو کارها رود ازان کنایت عنایت جز این نتوان
کرد شعر فکان ماکان مما لست اذکره فظن خیرًا ولا تسأل عن الخبر
و لے نیک بختے باشد با بصیرتے تیز باشد که رهنما و پیشواے او عقل بود ازان
مادر بدکاره بیگانه بود کلًا و جملةً و او را خط بیزاری دهد ایجنان منور و مرفه
و روشن آباد ان گردد که هیچ بوئے نسبتے نتوان برد و هر عاقلے که بیند و عارفے که
شناسد گوید معاذ الله از چنونی این چنین کسے براید و اگر بر و نسبت کنند گویند
چه شود نه آنکه آدم من طین آلازب
و آن نفس که دعوی مادری میکرد چون نسبت پدری روح را اثبات دید
ضرورت سر در گریبان خجالت در کشید از دعوی مادری سکون گرفت با خود
تنها و حیران و بیکس و بیمایه بے متاع فسرده و امانده خجل گشته چه کند تنهائی را

بسر نتوان بر وضرورت اتباع و پس روی فرزند دلبند پسندیده برگزیده بدولت روشنائی و آشنائی رسیده پس وی پیش گرفته از حضرت بے نیازی این ندا ے سرفرازی بارے درمیان نهاد یٰاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ۔

با دل و روح و خفی یکے گشت اطمینان و قرار انجا یافته است و یکے از ایشان گشت فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ دل و روح و سر و خفی خواص اداند دخول او بصفت اتحاد با ایشان شد یکے از ایشان گشت اُدْخُلِیْ جَنَّتِیْ در جنت رضا قرار گرفت و در بوستان شهود آرام یافت و ثمار تجلیات را قوت خود ساخت اکنون اینجا سرافرازی نمود و خود نمائی کرد و گفت انا من اهوی ومن اهوی انا۔ نحن روحان حللنا بدنا۔ قلب قالب روح عروج معراج یافتند انجا رسیدند ما لاعین رات ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر اکنون چنین میگوید لی مع الله وقت لا یسعنی فیه ملك مقرب ولا نبی مرسل۔ باخود این دوبیت بسیار میگرداند بیت

دوست آمد گفت کرامی طلبی پس هرچه نه آن منم چرامی طلبی

درخود نگراز بیرون زخود آمده پس من توام و تو من کرامی طلبی

این همه خود نمائی و رنگ آمیزی است چنانکه طبیعت و شرط کار اوست او خود نماست او خود بین است هرچه کنی کنی انیت از و زایل شدنی نیست خود نمائش را نظاره شو۔ یٰلَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ بِمَا غَفَرَ لِیْ رَبِّیْ در قاب قوسین هم این خودستائی از و نرفته است هرچه شد بلائے انیت با او باقی ماند روح از دست

او فریاد برآورد یا رب بینی وبینك انی ینازعنی فارفع بجودك انی من البین۔ از ورائے سرادقات عزت این سرزنش دور باش بر وجود او رسید وجودك ذنب لا یقاس بها ذنب۔ فریاد کند فریاد ز دست خویش فریاد هرچه شدم شدم عبودیت از من نرفت بیگانگی نرفت تکلیفات باقی ماند و مخاوف و مهالک را برابر کرده داشتند در جنت القدس نیے و باسے از نار

نبود اما از تابش جلال خوفی باشد که همان مقربان دانند و هالکان شناسند و همان ما تیان فهم کنند بضرورت فریاد بر آورد اللّٰهم اجزنا من النار یا مجیر۔

سر بست و نهم

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم از جبرئیل علیہ السلام پرسید عمر تو چند سال است گفت ستارۂ ایست بعد هفتاد هزار سال بر می آید من او را هفتاد هزار بار زیارت کردہ ام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمود آن ستارہ نور من است بعد آن گفت اول ما خلق اللہ نوری۔

این ستارہ آمدن محمد است از قوت بفعل واز مکان بوجود از اجمال بتفصیل واز کتمان بعیان واز عیان بیان از بود بشهود واز نابود به بود. آنکه این سخن دانست و شنود همین سخن فرمود۔ بیت

زا حمد تا احد یسے نیست میمے بمیان حجاب معنی است

این میم صفرے است خالی در میانش نقطۂ نیست اگر بود وجود او نابود شمرند شائد این حرفیست از منتهائے مخارج بانضمام شفتین ظاهر بود موذی رادر ادائے ثقلے چنانچہ ص و حروف حلق اگر در میان آن صفر خطے کشی بر مثل دو کمان نماید فکان قاب قوسین از و حکایت کند واگر این خط گاہ منازل طرح شود اذا ادنی ازین نموداری باشد اما آن حلقہ ودائرہ میم و آن صفر خالی چنان نشود کہ من قبل بودہ البتہ اثرش باقی ماند بنیاد تکلیف همین نهاد احکام و ثبات یافت است آئین شریعت هم برین رسم آمدہ است انیست هم ازین جا سر بر کردہ است بهشت و دوزخ هم ازین بار نامۂ ظهورے و بروزے کردہ اند۔

کاہ و منازلہ

میگوید سه ہیمے بمیان حجاب معنی است + احدیت معنی الوہیت است
این ہیم حجاب آن معنی شدہ است نامی دیگر نہادہ اند احدرا احمد ساختہ اند
احمد گفت من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن رانی فقد راء اللہ
چنانچہ آن نور گفت اول ما خلق اللہ نوری - این ہم گفت اول
ما خلق اللہ العقل و این ہم فرمود - اول ما خلق اللہ الروح
این ہم گفت اول ما خلق اللہ القلم اول ما خلق اللہ اللوح
ذات واحد تنوع صفات دارد بجسب ان تنوع نامے دیگر نہادند نور
نی ہر مظہر را گویند بیان ظہور و اظہار در گفتار آمد مراد ازین عقل عقل کل
باشد کہ ہر جزی را متمیز بود از جزے دیگر وضع اشیاء مواضعہا باشد
بدین نظر اول ما خلق اللہ العقل گفت - آن شئے واحد حیات است ازو
صفا از وست می از وست این را روح اعظم خوانند و این روح پر تو آن
روح است کہ در ماتورہ آمدہ است یا روح الروح عیسیٰ کہ احیاے
اموات کروے ہمبدین بود او را کہ روح اللہ گویند ہم بدین صفت گویند۔
ہمین روح تمثل بہ صورت جبرئیل بود فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ازان
حکایت کرد۔ نفخیکہ در جیب شد ہمین روح بود کہ نفخ کرد فَأَنْفُخُ فِيهِ
فَيَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِ اللهِ ہمین روح بود کہ بقبض او طین مصور طائر
شدے۔

اول ما خلق اللہ القلم کاتب حروف تقدیر اوست بیدی
کہ اور اصبعے وعقدے وبسطے وانبوبہ نیست قلمیکہ او را تراشے وقطے وطولے
وعرضے وشگافے نہ تقدیر ازلی ونقوش امور خیر وشر ہمہ ازان قلم بود آن
ذات واحد کہ این صفت داشت اول ما خلق اللہ القلم گفت۔

اول ما خلق اللوح ظہور این نقوش وبدو این حروف بر تختہ وجود
ظہور می نمود بر آئینہ خط وکتابت ولوح وقلم را لوح باید وظہور ہر دو معاً معاً

است هیچ صفتی از صفتی مباین و مغائر نیست چنانچه دانسته صفاته لیست عین ذاته ولا غیر فکذلک کل صفت مع اخری لا عین ولا غیر محققان گفته اند همدین اعتبار این دُرِ لطیف راسفته اند قهره لطفه لطفه قهره جماله جلاله جلاله جماله اول ما خلق الله نوری ظهور اظهار این نور در سموات و ارض نظاره است گفت اللهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ ط اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ ط اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّھَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ لَّا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ یَّکَادُ زَیْتُھَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ ط نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ط یَھْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ط وَیَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ط وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ او چنانچه گفت وَمَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّکَلِّمَہُ اللّٰہُ اِلَّا وَحْیًا اَوْ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ فکذلک رویت ذات جز من وراء حجاب نباشد وحجب او را هیچ حجب لفصل تصور کن هر پرده را که برگرفتی و دانستی گر بذات رسیدم همچنین من الازل الی الابد هر پرده که ازو برگیری پرده دیگر باشد او را جز وراے این پرده نه بینی زیرا که شنیده که چندین هزار پرده نور و چندین هزار پرده نار و چندین هزار پرده جلال و چندین هزار پرده جمال و چندین هزار پرده ثلج فکذلک الی مالا یتناهی میرو هر نفسی و هر زمانے هر روز نزلے و هر شب جائے۔ بیت

هر آن عالم که وا پس مگذارے　　دو صد عالم دگر در پیش دارے

هم ازین ابو بکر صدیق اشارت داد عرفت ربی بربی لا ادری ما عرفت ملئت مالحنا او سکنت ماتت من الغم۔

حال سکین ہم چونے بدین ماند من الازل الی الابد میرود میبرد و می دود البتہ آن سررشتہ بانتہا نرسد۔ **بیت**

دارد دو سر این رشتہ یکے عجز و گر ناز — زین سو ہمہ عجز آمد و زان سو ہمہ ناز
تا ظن نبری کہ ہست این رشتہ دو تو — یکتو است ز اصل و فرع بنگر تو نکو

فَسُبۡحٰنَ الَّذِیۡ بِیَدِهٖ مَلَکُوۡتُ کُلِّ شَیۡءٍ وَّاِلَیۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ۔

سمر سی ام

سخنی ورا افراط وتفریط میرود ۔ فقیہ گوید السماع حرام فی الادیان کلھا وصوفی گوید مستحب لاھل الحقایق ہر دو سخن را بہ پلۂ عدل نہند بمیزان عقل سنجند چہ گویند فی الادیان کلھا ہم در دین احمد چندان اختلاف رفتہ است بے اندازہ وبے حد ۔ جعفرؓ طیار شنو وبدان موبح باشد جعفرؓ طیار کیست از صحابہ علی را برادر حقیقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را برادر عمکین واو را ذوالجناحین گویند طیار از ان نامند کہ با فرشتگان طیر داشت محمدؐ رسول اللہ فرمود ان کنت نذرت فافعلی گوید بر انصار می روید برائے عروسی سرودے برابر باید کہ ایشان را آن خوش آید اگر اخبار وآثار نویسم سخن دراز شود وسخن ما سمرے مختصر است۔

اہل سماع را در سماع چند چیز لابدی است نخست دلے طالب حق بحق الحقیقت واگر با این ریاضتے منتظم شود زہے کار وجمع النعم وحضور اقران و اخوان ہمہ مریدیکخانہ باشند یا یک خانوادہ اہل این قدر باید منکرے حاضر نباشد کہ قدم او شومتے دارد ہر آئینہ منکر سماع نباشد جز شومی وشوم قدمے ومقامے مروح وخالی واگر شب باشد روشنائی بسیار باید۔
ولے وار دے صادق وبے ہجوم ذوق نخیزند وآنچہ او خیزد باید سماع را فرو نگیرد غلبہ ذوق را با خود باقی دارد آن سبب مزید ذوق وگر باشد وہم فارغ بنغم نخیزد والبتہ نظر براستی وکثری موسیقار نکند وراستی و درستی ابیات نہ بیند دنبال ذوق وپس رو وقت باشد گفتہ اند در مردم پنج چیز است دل وعقل وحس وطبع وروح طبع متعلق در راستی وکثری موسیقار می شود وعقل رعایت حکمتے کہ در شعر است می اندیشہ ودل در

حمل مطلوب میشود وحس در راستی و کثرت نظم می بیند روح بنغمات سیر میکند
چون ہر پنج جمع شود آرامے و قرارے در سماع باشد کہ ہیچ یکے مر دیگرے
را خصمے نہ کند۔ و اینک مردم در سماع گرفتار اند سبب این است
اگر مردم در نماز است ذوق نفس است قلب د روح و طبع وحس مزاحم
اند و اگر در ذکر است آن حظ دل است باقی دیگر مزاحم اند
ہم از اینجا است در ہر کار تانی و تامل و ملامت آرد گر در سماع نیکو
سخنے است اما شنوندۂ سماع چہ خواہند ہر پنج چیز جمع شود تشویش شود کجا جمع
شوند علی ہذا ذوق نادر باشد اما اگر بوقت در ساود در سماع ذوق او
باشد و از سماع حظ وافر گیرد و اگر در سماع نگرد و اشارت بدین باشد کہ
در اطوار عالم می گردد و مقصود را ہر طرف میجوید تا از کدام رہ و از کدام
در در آید یا از پس حیرت و ہیمان، ہیچ تدبیرے ندارد حیران میگردد واگر
در سماع میجہد روح میخواہد در عالم علو رجوع کند نفس پابند اوست و او را
باز میگرداند بر زمین میدارد یا خود می جہد پا بر زمین می زند غیر اللہ
را کوبشے خوشے میدہد و نیست و نابودش میکند و اگر فریاد نالہ می آرد یا
از تنگدی است یا از پُری ذوق و بر آمدن فوران او یا از پس الم و
درد و آنکہ در سماع دستک میزند این است ہمہ وجودات را ہیچ می آرد
یا از پس شادی وحدانیت یا بر نایافت مطلوب است یا اشارت بجان
خود است و آنکہ میگرید از پس شادی است یا از پس اندوہ است یا
از دوری مقصود است و دیر یافت است یا میان خود و مقصود صورت
اتصال نمی یابد۔ و آنکہ سینہ کوبد و لطمہ بر رخسار زند میخواہد اندک درد بہ تن
رسد و درد دل اندکے کمتر گردد یا از پس اندوہ غمش دل چنان شاد شدہ
است میخواہد اندکے المے بہ تن رسد شادی او کم گردد نباید بیرون
افتد شطاحی کند و آنکہ یک پا پیش می نہد و پس می آید کار خود را بدین

ل ا
چو خواہد

می آرد اُقَدِ مُرَحبلا اُوَخرُ اُخری　　مصرع۔

رفتہ رہا مسکینی آمدہ رہ نمی دہی

یا اشارت بدین میکند ہمچنان کہ رفتم بازگردانید وصالے بہ آرامید وقرارے میسر نمیشود۔ وآنکہ او افتاد ضعف حال اوست اہل سماع ازو ماجرا طلبند۔ وآنکہ او جامہ را پارہ کرد از پارگی دل و درد نہ خود ظاہر شود یا خود چنان بذوق پر است تحلش نماندہ است وآنکہ بآرام وقرار میرود آہستہ تری یا آنچنان ذوق او راندودہ است وارد برو غالب نیامدہ است یا خود معنے است ہرچند آشا دست نمیشود آنکہ سر میکوبد مستے است روزگار خویش میدارد یا سر راستحق آن آستان نمی بیند۔ وآنکہ ہر دو دست بر سرمی بردگردانیدہ پیچیدہ بر سر فرود آرد اشارت براین کرد کہ ملکوت وجبروت ولاہوت را پیچیدہ در سینہ داشتم وآنکہ ھو میگوید جز ھو ھویت چیزے دیگر نمیگوید۔ وآنکہ ھَہ ھَہ ھِہ ھَہ ھَہ ھِہ ھَہ ھِہ ھَہ میگوید اصل نقطہ است نقطہ را گردانیدند فرود بالا کردند نقش خاست واگر واین را اگر اعراب دہند ازین سہ اعراب خالی نباشد۔ وآنکہ روندہ در سماع است۔ ہمہ را ان نقطہ است آن نقطہ را وحدت سر بر کردہ است اثنیت در استتار رفتہ دوئی رخت وجود گرد آوردہ است ہویت بر جا ایستادہ ماندہ است چہ یکے در یکے چیزے دیگر نیست الواحد لایصدلہ منہ الا الواحد یکے اعراب را انفصاح کن ضم را کسرساز در کسر فتح ابواب است جزم توحید وحدت دریک خانہ نشستہ اند وتفرقہ را درجمع وجمع الجمع گم کردہ اند وخود شبت فرمودہ اند الوحدت شرک والتوحید شرک فی شرک فکذلک التصوف زیرا چہ آن صیانت قلب است عن الغیر چند شرک است صیانت غیر عن الغیر یکے صیانت

(حاشیہ:) وآنکہ ھہ ھہ میگو... در کتاب ... ھہ ھہ ھہ ... نقطہ

دوم قلب سیوم عین چہارم غیر لا حول ولا قوۃ الا با اللہ ہمان سخن را باش الواحد لا یصدر منہ الا الواحد چو یکے در یکے دانی وآن یکے چو در یکے ضم کنی ہمان یکے باشد ۔ اے متعلم بے سوز اے دانشمند بے سازی اے عالمے بے درد اے زاہد نامرد زنہار تا در سماع قدم انگارنزنی کہ بیکاری تو از مین تو بریدہ شدہ است من نمونہ سماع نمودہ ام تو نگوی فلان چنین گفت واز فلان چنین شنودم اما محال سماع نہایتے ندارد کلی باتو گویم اگر در زلف وخد وخال واز کنار وبوسہ واتصال قوم بیتی شنوند نہ آنکہ حستے بجستے رود حاصل یکے این معلوم شد کہ کسے مقصودے رسیدہ است وشنوندہ یا رسیدہ است مقصودے کہ دارد یا رسیدہ است رابطہ رسیدگی وعدم آن روزگار حال او شدہ است و دیگر باشد کسے کہ در عالم تشکل وتمثل نظارہ کردہ ودران شب وروز غرقہ است امروز ازان جملہ حکایتے دارد نہ این چنین حسنے ومحوسے کہ تو دانستہ اما بدان ماند وآنکہ بالاختلافیکہ گفتیم اگر اثباتے وثبوتے بہ نویسیم سمر نماند کتابے دیگر شود۔ بیت

سماع عشق باختیار درنگنجد پیام وصل بگفتار درنگنجد

خوشترین حال سماع وسالم ترین احوال شنوندگان یطیب القلب مع اللہ شنوند حملے ومحلے درمیان نباشد دل با خدا خوش است وبا مقصود آرام وقرار گرفتہ است بدان شادی جستنی میکنند ہائے ہوئے میزنند و خوش میجہند وخوش میرقصند محققان قلندران وحیدیان راہم برین وضع باشد اما چندے لوندے تشکم پرستے کہ صورت ایشان کردہ اند ہمان وضع را بگاہدارند بیت

قبلہ یارم خرابات است احرامش قمار من ہمان مذہب گرفتم پارسای چون کنم
چون مرا او بے سنای دوست میدارد ہمی جز بلطف بادہ خوردن بے سنای چون کنم

مزاجیت در مخدر ہر چہ مطلوب دل باشد در وقت تخدر ہمان پیدا آید در دل قرار گیرد و مردمانے کہ ازین طایفہ کفے زنند وجرعۂ در کار دارند[۳۱ بندند]
مقصود ایشان جز این نبود سماع ستکاره است و مست کننده است و خرابات صوفیان است مگر کہ مردے کہ با وقر و وقار و با عز و قرار اند سماع شنوند از خود روند بجہند بر قصد باده شده بگر دند ہمانچہ عمل شراب است ہمان عمل سماع است گفتم سماع خرابات صوفیان است مردے با ہمہ عزت و تمکنت قدحے شراب نوشیده باده گردد ہذیان گوے شود کذلک السماع شخصی با وقر و وقار در مقام اصدار بر سجادۂ شیخوخت اطراف فراہم آورده دست و پا گرد آورده بزانوے ادب نشستہ است با این ہمہ عزتے و عبرتے کہ او دارد سماع شنید ہمہ را گم کرد دست و پای اندازد سجاده را فراموش کرده بیرون می اندازد و بصورت ہزو ہزل می نماید سماع را اندک کار ندانی انچہ در ذکر و مراقبہ و صلوٰۃ بود انتی واللتیا دست میدہد در سماع نقد وقت است این جا باش[۱] نیست بلاس[۲] نیست یاس نیست ہمہ وجدان در وجدان است جذبۃ من جذبات الرحمٰن توازی عمل الثقلین عبارت ازان است شمس الائمۂ کردوزی باشیخ مودود چشتی گفت کہ شیخ ما روایت فقہ با شما نمیگوئیم و مسئلہ شرع بحث نمی کنیم ہمہ از اصول شما میپرسیم راے شما بر سماع چیست سماع بہتر یا نماز شیخ فرمود بر اصطلاح سلوک گفت آرے گفت شما علماے دین اینکو تر دانید شخصے دوگانہ را گذارد با شرایطے و ارکانے آمده است و با اخلاص کہ شرط آن کار است قبول من اللہ باشد ان شاء قبل و ان شاء رد

---

[۱] باس یعنے ترس [۲] بلاس یعنے فشرمش

شمس الائمہ گفت آرے و ما را سماع جذبة من جذبات الرحمٰن است آن در خطر قبول است واین عین قبول تو مرد دانشمندی استاد و مجتہدی خود فرق کن دیگر در سماع شرطے نیست کہ مستمع بر آواز آن موسیقار رود حالت حالت اضطراب است کسے درین حالت بر وزن رود کسی رابے وزن باشد بیت

ما مور ضعیفیم سلیمان دگر است ما کافر عشقیم مسلمان دگر است
اینجا ہمہ زندہ و دل پارہ خرند بازار چہ قصب فروشان دگر است

سمر سی و یکم

قوله عز من قال قُل اِن کُنتُم تُحِبُّونَ اللهَ فَاتَّبِعُونِی یُحبِبکُمُ الله
هر محبیکه هست در دلش آرزوے برتر ازین نباشد که محبوب محبوب
گردد هم ازین جا است که عاشق در تحسین خویش کوشد خواهد چنانچه من عاشق
حسن و جمال او شده ام بدین تحسین و تزئین تجمل سوے من رغبتی نماید در کوے
او شود جامهٔ زیبا پوشیده سرے شسته و جعدے پس انداخته و سرمه در
چشم کشیده تنبول در دهن کرده و کمر بندے خویش در کمر بسته و دستارچه خوش آئین
نموده چوگانی سر اندازے بر دست سینه فرازیده رفتارے خوش کرده بر سر
کویش بر آید و اگر نغمه و آهنگے و سازے و سازوے هست خود بهتر برین
وضع بدین رفتار سینه فرازیده رفتارے کشیده و ازین همه شیوه ها مرادش جز
این نباشد گر در نظرش زیبا نمایم چنانچه من مبتلائے او شده ام او نیز سوے
من میلے کند تخلقوا باخلاق اللهِ و اتصفوا بصفاته همرین اشارت
لکن
می نماید لیس العلم فی السماء فینزل و لا فی تخوم[1] الارض ... و
العلم مجعول فی قلوبکم تادبوا بآداب الروحانیین یظهر لکم
عبارت هم ازین میکند میگوید جماے داری کمالے در تو هست با معشوق ترا
نسبتے تمامے هست هم از جنس و نواع اوے اگر بجمال خود برای خود بدان حسن نمک نمائی محبوب ان
محبوب باشی اگر حوا از آدم نرستی آدم را هیچ میلے بدو نبودی محرابها حنین الکل الی الجزء هم ازین
نشان میدهد درخت اجمال میوه تفصیل از اصل تا بفرع بر بر مینماید اِن کُنتُم تُحِبُّونَ الله اے کنتم
تریدون ان تکونوا محبوبین لله کما هو ارادت المحبین و منتهی

---

[1] تخوم جمع بفتح العین است چنانچه فلس و فلوس منتهی شیء را گویند یعنی علم در تعز مین نیست که بدون آید ش.

مطالبہم وغایت مقاصد ھم فَاتَّبِعُوْنِی فاسلکو سلکی وتخلقوا باخلاقی واتصفوا بصفاتی کالرحمت والکرامت والشفقت علی المجید والرذل وتنزلوا منزلتی فتکونوا محبوبہ ومطلوبہ خداخواہد بندہ بدورسد ومحبوب او باشد ہم برموجب آن تکلیفات فرمود۔ صوم تابدان تصفیہ شود وازبسیارحظوظ نفسانی باز ماند گوید صوموا الرویتہ روزہ دارید تا دیدار او بہ بینید وروئتش حاصل شود وافطروا الرویتہ چون دیدار او شد ہمہ چیز را افطار ہم بنا بر دیدار او باشد چون دیدار او شد ہمہ چیز را با وے دید وہمہ را باوے یافت اکل وشرب جمع الجمع آمد اگر در اکل است ہم با اوست باکل با آکل باماکول کذلک المشرب کذلک المجامع افطروا الرویتہ اینجا مستقیم شیند۔ صلواۃ فرمود وصلوٰۃ صلۃ بالرب۔ باشد وطریقہ حضور را ارشاد کرد واعبد ربک کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک وہمبرین گمان کہ او شاہد وحاضراست تلازم برین بود تا وہم غیبت ازمیان بخیزد حاضر بحضور خود پیش آید وشاہد بشہود خود روئے نماید در ہر قیامے وقعودے ورکوعے وسجودے وقومہ اورا باخود۔ فاعل خود در خود بیند ہیچ جزے از اجزاے تو نیست کہ او با ان نیست تقلبات اجزا تو ہم با اوست ہر جزو لایتجزاے تو بے او نیست این جسم مرکب از اجزائے لایتجزی است اجزائے ظاہر تست واجزاے باطن تست پس او درون وبرون تو باشد

در صلوٰۃ لطیفۂ دگر۔ جملہ جہات راشش دادہ است اختیار یکے جہت کردہ است وآن جہت اللہ اگرچہ اَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ است ولکن چو بیت اللہ نام نہادہر آئینہ ظہور وبروز تجلی جمال او ہمان جا باشد ہرکس درون خانہ باشد یا بربام یا گرد برگرد خانہ باشد ہر چند او

تعالیٰ بمکان نسبتے ندارد ولیکن فرمان او بجائے مکان باشد تو فرمان بجا آری
در فرمان او را بیابی سلطان العارفین فرمود خانہ را باخصم خانہ یکے دیدم حج
را قبول داستم ز کوٰۃ فرمود از دویست درم پنج درم بیرون آرند و فقرا
راہ او را صدقہ دہند خواست بذل را اعتبار شود دستیکہ لذت بذل گرفت
ہموارہ بذل مال معتاد او شود مال کہ مثال مردم است چون از ان ملال گیر داز
حظوظ نفس بکلی باز آید و فارغ و بے غم و بے ہم کردہ باشد و تا از ہمہ چیز بخیزد
و بہ تمام خویش متوجہ نشیند حق بحق و حقیقت بر و تجلی بکند عجب از کسے کہ زکواۃ را حیلہ
فرمود بنی الاسلام علےٰ خمس یک ستون خراب کرد زہے انصاف
ان مرد زہے فقیہ کہ او وارد تُرب حامل فقہ هوا فقہ منہ
ہمین باشد۔

حج را فرض کرد درج لابدی است از مالوفات و مستحسات بیکبار
روے گرداند اہل وولد و موطن خود و مسکن را وداع کند سفر بادیہ اختیار شد
مرد آوارہ ابتر گشت چنانچہ شرط طالبان و عاشقان است
چنانچہ صاحب طلبی فرمودہ است رباعی

دوست آوارگی ہمین طلبد رفتن حج بہانہ افتادہ است
چند گوئی کہ خانہ کجا است کار باخصم خانہ افتادہ است
ہر چند قریب تر مقصود کشد دیوانہ ہا یم گردد شعر
وابرح مایکون الشوق یوما اذا دنت الخیام من الخیام

لباس را بیرون کشد و لباس غیر مخیط بپوشد چنانچہ رسم دیوانگان است و
شرط طالبان است و از مرقد خوش و بوے لطیف و ناز کی طبیعت عذر
شود چنان داندکہ او مطلبد و میخواہد لبیک لبیک فریاد ی آرد چنانکہ
الٰہی الٰہی از غیب خواستہ است و ہر آئینہ و ہر سوے و ہر جانبے می جوید گاہے
بہ صفا و مروہ می آورد و صفا و مروہ را شعار و شعار خود میسازد و این را

مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ می نامد ہمہ گرد خویش نخستہ نمیخرد و صورت این رمی جمار میسازد تا آنکہ دلش گواہی می دہد و الہام از ان سو می شود کہ نشان معشوق آنجا یافتہ است ایستادہ روے بدو آوردہ تمام خود بدو سپردہ و کار مناسک و مناہج تمام شد تا آنکہ روز با نصرام رسید ہمہ عمر بدو تمام شد چون بیت المقصود رسید میداند کہ تجلی خصم خانہ اگرچہ او وراے وراآت ہم ازین خانہ است بضرورت کہ شاد گشت گرد او میگردد او خود را فداے او می سازد۔

درین گفتار ما چہ گمان بردی نہ آنکہ این فریضہ براے وجدان اوست : آنکہ این فریضہ درو را درمانست نہ آنکہ این فریضہ شفاے جان اوست : آنکہ این فریضہ وجدان در وجدان است الاغتنام الاغتنام ایہا الاخوان چون قدرشناس شد و غایت کار و منتہاے مرام دانست جہاد را فریضہ گرفت و بجان بازی در ان معرکہ ایستاد وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ میدانی این عندیت چہ غمزہ میزند و این عندیت چہ کرشمہ می نماید و این عندیت چہ روح و ریحان افزاید۔ علماے فقہا بدین اند کہ این تکلیفات ابتلا من اللہ است و مشقت است و امتثال آن هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ باشد محمد حسینی میگوید و ایمرا اللہ وبحق حقہ و باقدام سالکی طریقت ہیچ نعمتے من اللہ بالاتر از تکلیفات نباشد خواست کہ از و ہواے حیوانی دلذاید نفسانی کہ حجاب متوہمے میان بندہ و خدا وند است بدین تکلیفات بدر برد او را انچہ درساند و بیگانگی خوردہ دہد و وہم بیگانگی کہ درمیان بود بدر برد قطرہ بدریا پیوند جز بکل خود رسد فیض باصل خود پیوندد۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالہا این کار کرد و بجاے رسید کہ

عینہ بعینہ محبوب او گشت و آشنائی او پیوستہ آنچہ ہست و بود بود خود
رسید و وہم نابود از درمیان ربود۔

وکنا حیث ما کانوا وکانوا حیث ما کنا

بروقت او جمال شہود نمود خداوند او را ہمی فرمود بگو برا متان
خود قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔

بیت

اے یار عزیز من کجائی | با این ہمہ کبریا کرائی
آنجا کہ نہ کون و نے مکان است | و آنرا کہ شد از منی و مائی

سر سی و دوم

قوله عزمن قائل مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَأْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ۔

مفسران و علما گویند اے یطیعھم و یطیعونہٗ محبت بمعنی طاعت دار ند از لفظ یطیعھم اعراض کرد و یُحِبُّھُمْ گفت انچہ محب را با محبوب باشد و محبوب را با محب مطیع را با مطاع و مطاع را با مطیع بود آنچنا ان اطاعت کنند چنانچہ محب بر محبوب را و محبوب مر محب را خدا او ندرا یطیعہم گفتن چہ معنی دارد اے یبتد طاعتھم و بمضی علی مرادھم ویصیبھم اجمل و اکمل وازین جلہ این معنی معلوم شد معاملے کہ میان محب و محبوب باشد با دیگرے نبود خصوصیتے است اینجا کہ عموم تصور ندارد یُحِبُّھُمْ را مقدم داشت بر یُحِبُّوْنَہٗ لان محبتہ ایاھم کان قدیما والا فاین ھم و محبتھم ایاہ نخست او ایشان را دوست داشت آنگہ ایشان اورا دوست گرفتند۔ نخست عشق جمال لیلی بر چشم مجنوں عرض کرد مجنون دیوانہ و عاشق و مبتلا آمد ورنہ جہانے روئے لیلی دیدیکے مجنون نشد فعلی ہذا ارادتی خاصے بود در چشم مجنون۔ ارادتی را

محبت را از حباب گرفتہ اند حباب ظرفے را گویند کہ تمام او را سر لبہ آب پر کردہ باشد اگر قطرۂ دیگر افتد بریزد نماند عجب او بود کہ دلش را چنان بدوستی محبوب مالامال کردہ اند کہ شئے را مساغ و مدخلے نماندہ است مجنون را پرس جز خیال جمال لیلی وجز یاد بیدادی وداد او وجز جور و جفا و غم و شادی او در دلش ہیچ

چیزرا فرجۂ دخلے ہست نشنیدۂ کہ میگوید ۔ بیت

مجنون عشق را دگر امروز حالت است کاسلام دین لیلی دیگر ضلالت است

واتفاق عاقلان وخردمندان است کہ جنسیت شرط محبت است انسان را
بانسان جنسیت عامہ است اما جنسیت خاصہ مجنون جمال خود را در روئے لیلی
مطالعہ کرد علی وجہ احسن واجمل بضرورت در طلب و رغبت او افتاد دستار
را کسے از سر برباید تو ہر آئینہ پس او دوی تا دستار خود را بدست آری
مجنون پس لیلی نیرود پس دل خود میرود ۔

ہان وہان حادث را با قدیم چہ نسبت چگونہ جنسیت متصور افتد آرے
فیض قدیم با ہر شخصے است وفیض قدیم پرتوے از جمال ازلیت نشان خویش یابد ہر شخص عکس خود یابد
معیتے کہ با او نہادہ اند جمال آن معیت عین خود را در نظر او جلوہ کردہ است ضرورت آن شہباز پے عروس افراز
فراز شدہ است دیگر خیالے در دل انداختہ بے آنکہ نظارہ اش شدہ
باشد حقیقت وجود او در خیال دل او لمعہ زدہ است ہرچند جمال او بعینہ
درنظرش نیامدہ است اما جاذبۂ یگانگی طرف خود کشان کردہ است ۔

بیت

نیرفتم بلا شد بوے زلفش خراب اندر پے آن بوے رفتم

ہر کسے قرارگاہ خود داند وما وای خود شناسد طایر کہ بہواے خود
پرواز کند گردش او ہم بسوے آشیانش باشد ہر کسے را نقد او بدست او
دہند ہر یکے را بار او در بر او کنند ۔

الاُذُنُ تعشقُ قبل العین احیانا

این نیز بود شبے تاریکے محبے را محبوب نزدیکش غلطانید بغلط دست
او بر او فتادہ است از بس لذت و راحت کہ گداختہ دانست روز شد
ازین حادثۂ خواست قصہ روشن کند از ہر کسے استکشافی میکرد کہ بودش
شب نزدیک من اضطجاعے کردہ گفتند فلان دانست ہمان محبوب کود پس

آن دست را بر سینہ نہادہ بودی ولش از ان حظ بعینہ گرفتے وقتیکہ فرمان
یافت دست را ہم بر سینہ نہادہ پرداخت در یُحِبُّہُم دو ضمیر یکے متکن
دوم بارز اشارت برین کردکہ او تعالیٰ محبتی لطیفے خفیے داردکہ آن محبت
این را در قلق و اضطراب میدارد وہمارہ مشتاق و ملتاع میسازد وہیچ
تدبیرش نماندہ است جز آنکہ اورا او حاضر و ناظر تصور میکند و خود را در
محضرا و میدارد **مصرع**

ہر چیز کہ آید دانم کہ تو می آئی

خیالی و ترقب وہمی از میان برخیزد عین بعین مشاہدہ افتد۔
آرے غیبت او وہمی است و شہود وجود او حقیقی وہمی بوہم رود
و شاہد بشہود بعینہ در چشم طالب گرفتار پیدا آید۔ **بیت**

کافر نشوی عشق خریدار تو نیست مرتد نہ شوی قلندری کار تو نیست

آنکہ او را غائب دانست ہر آئینہ او را کافر نا مند زیرا چہ او
ساتر است چون این ساتر وجود خود را حجاب و ستر دانست و بجمال
خود را بدین خیال داد حجاب ستر ہم بخیال برخواست جمال حقیقت ظہورے
فرمودہ در چشم بینندہ جلائے کرد کہ بغیر واسطہ شاہد وقت او شد۔

بینی وبینک انی یزاحمنی

انی وہمی مزاحمت خود را بدر بر وحقیقت حق کجبہ آشکارا شد
لو کشف الغطاء ما ازددت یقینا از ین جہاں خبرے داد۔
یُحِبُّہُمْ گفتم دو ضمیر دار و یکے نہاں دوم آشکارا ہرگز این پیدا
بآن پنہان یکے شدنی نیست وہرگز آن بدین پیدا یکے بودنی نیست لَا
تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ وَھُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ وَھُوَ اللَّطِیْفُ
الْخَبِیْرُ ۝ جاء نصر اللہ بطل نصر عیسیٰ
یُحِبُّوْنَہٗ دو ضمیر دار دیکے بارز ظاہر دوم ضمیر اشارت بمستکن

نه آنکه البته دوی را اثبات کرد یگانگی بحق یگانگی بنود ونشود فکان قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی اَوْ اَدْنٰی چه بود یک قوس بود توبه بین در یک قوس چند رنگ آمیزی است زاغ کمان چاشنی می نماید که محب را در گوشهٔ زاو یه هجران البته مقر و ماوای است هر بوزنه بازی که کند و هر کشتی و کششے که دهد البته البته زه وار نزار وزار مانده ـ معشوقه تمام رد بکس نبوده است حجابه النور لو کشفه لاحرقت سبحات وجهه ما انتهی الیه بصره من خلقه ـ ابوالحسن نوری چه گفت اگر منم او نیست اگر اوست من نه ام میخواهد که من باشم او باشد چگونه میسر آید نقیضان لایجتمعان ولا یرتفعان همانکه جنید گفت الحادث اذا قرن بالقدیم لم یبق له اثر ای ثنای ازین پاکی و پا رسائی وازین خودکامی وخودنمائی خوش ثنائے میفرمائی ـ بیت

بے منت او تا ثنائی با من است

باثنائی زین قبل درمانده ام

سمر سی و سیوم

جوانی شطار در بازار عطار جعدش عنبرین خالش مشکین وندانش کافور لبانش شراب انگور عبیر دلپذیر بوے جان گزیر میفروخت و بدلستانی ولانزائی اندوخت بسے نظر بازان در حسن او حیران و بسے سرفرازان در تردد و ہیمان بیچار ه دل پاره از خود پرداخته از جان خاسته بشوخی و سرکشی حیران فریاد بر آورد تو کیستی و چیستی و کدامستی تو بخود دعوت میکنی یا از ورائے ورای که بسوے او اشارت می نمائی او به آهنگ هرچه حزین تر نغمه میکرد و تو ے بصورت غزلے مینمود و این چند بیت را ترانهٔ وقت و فرغانه حال خود میساخت۔

بیت

در حسن رخ خوبان پیدا همه او دیدم	در چشم نکورویان زیبا همه او دیدم
دیدم همه پیش و پس جز دوست ندیدم کس	من توبدم و او بس خود را همه او دیدم
دیدم همه بستان ها صحرا و بیابانها	بستان و گلستان ها صحرا همه او دیدم
هان اے دل دیوانه بخرام به میخانه	کاندر خم و پیمانه پیدا همه او دیدم
در میکده ساقی شو می درکش او باقی شو	جویای عراقی شو کور را همه او دیدم

گفتند صفوٰ بازگو ته میخوانی حرف مقلوب مینویسی کثر را راست بازمی اری یاراستی را بجثر میبری گفت إن لربكم في ايام دهركم نفحات الا فتعرضوا لها وهي قبل الغروب وقبل الطلوع ہوا معتدل شد راست بین گشت صدق دان شد جز دوست درمیان ندید۔

من بردم داو دگران جامه دران محو حاشا که توان گفت که جز او وگرے بود

درکار ما اندیشه مند باشں رخت وجود را بهر طرف می پاش بدان اے او باش او باش بصورت است او باش قلاش یعنی است قلاش شفقتی

نخو تر دیدی که از گلگشت بازار عطار کدام بوی شمیدی وچه از ٹو دیدی ولچه رنگ دیدی
وبحجار سیدی۔
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمودہ است آخر الزمان ہر خوابیکہ
بیند درست وراست افتد از ین آخر زمان یا فصل ربیع مراد باشد کہ ہوا معتدل
است یا آخر الزمان عمر وایام عمر افراط و تفریط ہر دو موجب حرمان وکتمان است
وصورت اعتدال موجب انکشاف وانجلا است نشاکہ حکماکہ اثبات کردہ
اند ہمین اعتبار است ہر نشئی موتے وحیاتے حیات است۔ ثبوتے وثباتے
است ابر باریدہ است ہوا را صاف وروشن کردہ است برق توحید لمعہ
نمودہ است مرد عارف بحق حقیقت رسیدہ است وجوان شطار را در کنار
کشیدہ است وفریاد بحق وداد برآوردہ است۔ شعر

انا من اھوی ومن اھوا نا نحن روحان حللنا بدنا
فاذا ابصرتنی ابصرتہ واذا ابصرتہ ابصرتنا

الغرض راست نیکو بدانی و در غور او نمائی است ور تعرا و دُر
نیشی است انشاء اللہ تعالی بدان فائز گردی و ظفر یابی۔ بیت

بوالعجب کاریست بس طرفہ رہے گاہ من او باشم واو من گہے

سر سی و چهارم

بامداد سے عیادت مریضی فتم از مرضش استکشافی کردم گفتمش اے مرض تو از دست مریض مینالی یا مریض از دست تو مرض گفت آن مریض کجا کہ من از دستش بنالم از زور او رنجور گردم برائے این را ایوب باید کہ او گوید إِنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ مرض مرا پاس کرد چنانکہ مرا از احساس برد تو بصورت وجمال ولطف تجلی کردی برحمة وشفقة علی من بذوق ولذة نظارہ جمال تو خوش وخرم گشتم تو مرا از لطف و کرم پرسیدی کہ ای ایوب بگوئہ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ تو از ہمہ راحمان رحیم تری واز کریمان کریم تری چہ خوش آید اگر این رنجوری بامن تا بدوری ماند و این تجلی لطف وجمال تو مستقیم و مستدیم باشد کسی را کہ بجلالت وعزت برآورند تو قش ہمان کنند شراب ہرچہ تیز تر و تلخ تر باشد موجب مستی و خوشی بیشتر بود مدمنان این کار جز این منت را بر خمار در کار ندانند کہ صاف دہ و تیز دہ سرجوشش دہ برین بیانے گفتم کلمہ رب و جملہ أَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ دلیل کرد برائے این را محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاید کہ او مینالدی زار زد و فریاد بر می آرد واکربا واکربا از شدت مرض وسختی رنج مینالد ترس ہیہ از نباید ابویحیی[1] اسیر من گردد و پنجہ اجل مرا در ربا یدار رنج این دنیا برہم وا زمشقت این جہان برہشوم درین محنت منحت و درین مشقت راحت ہرنفسے تجلی تا آنکہ تعلل را کار میداشت جبرئیل بیاید با دستورے بپیوندم او یار و بربینہ من است ہمنشینی کہنہ است از روز لم آگاہی دارد و بسیار با من ہمدمی کردہ است مگر بماند ل من و برای کشید ن این بلا دمحن اشارتے فرماید او بمن اشارتے نمود گفت ان ربک یشتاق الیک کل بجز خویش مایل تر شد محن الیہا حنین الکل الی الجز خبر داد تفصیل با جمال باز گشت و ر نظارہ بدوری دد رحجاب مستوری لذتے و راحتے دارد

[1] ابو یحیی کنیت عزرائیل است۔ ش

که رسیدگان دانند اکثر انبیاء اولو العزم چنانکه عیسی و خلیل و کلیم سلیمان
ایشان درین جهان بیشتر بوده‌اند چه معشوق بلباسے و بلبسے و با پیرایه بسی
بوراے حجب واستار مستوری نظاره می شد و اصلان و رسیدگان دانند
واین رمز را ایشان شناسند معشوقه را از دور دیدن و با ناز و کرشمه در کار
داشتن لذتے و ذوقے دارد که در برہنگی اعتناق و اتصال آن ذوق نیست
ہرچند مراد عاشق ہمین باشد اما غلبه شوق و ذوق در آنست خواجه من ہربار
که مرضش قوت نمودے مرا براے صحت خود خاطر داشتن فرمودے و ہمچنین خواجه
خواجه من شیخ الاسلام نظام الدین رحمة الله علیهم و ہمچنین شیخ فرید الدین
مسعود اجودهنی ہربار که خاطر ہر کسی خوش شدے گفتے خداے تعالی ترا در دے
دهد و در میسر نیست جز به بقاے این قالب و تعلق این روح با این قالب
بعد اضمحلال این بند و انحلال این قید در وی نماند به [illegible] شد و این که
گویند جمله مریدان در تمناے مقام پیران و پیران در تمناے مقام مریدان
ہمبرین اشارت است و آن نشانی خرقانی و هم بدین معنی خبر میدهد [illegible]
ابدی است بحتمل فردا این آرزو برند باز در دنیا رسیم گاه [illegible] دگاه [illegible]
باشیم گاه بوصل گاه بهجران مانیم از ہر جنس لذتے و ذوقے را در کنار گیریم
در فقدان وجدانی دگر است و در وجدان فقدانی دگر اگر آگہی دانی
واگر نہ چشی بشناسی ۔
باز گفتم اے مرض از الم منالی یا از [illegible] [illegible] گفت
آن آزاده که بند و حبس آن رسیده که [illegible] که از [illegible]
ناله کند چگونه باشد [illegible] [illegible] [illegible]
پیچیده و دستار را [illegible] آه و سینه کشیده لب [illegible]
جان ستان برآورده قصه سینه آن دل [illegible] کرده و [illegible]
تاخته خواهد سنان بر سینه اش گذر د گذار [illegible] آن که آن [illegible]

داده عاشق مبتلا گشته سینه را فراز داده با همه عیش ذوق لذت بر خود گرفته بصد ناله و آئین جان حزین و دل غمگین پرستش بهمه آرزو سپرد۔
ای یار من ای دوست من اگر وقتے نظاره ات شده باشد یا با صول عشقبازی دانسته باشی دانی چه گفتم وایم الله معشوق عاشق را بقهر خویش ملکد پایمال میکرد و ایذای با فراط میرسانید از و پرسیدم گفت والله لعزة ضربه وصولته که لذتے و راحتے داشت که همواره در تمنائے ادیم انشاء الله تعالیٰ بار دیگر نصیبه شود۔

سمر سی و پنجم

من القدوسیات[1] قدوس سبوح فرمود انا عند ظن عبدی بی علی العموم اہل خصوص محدث و مفسر معنیش چنین گویند ہر کہ با خداوند سبحانہ با خویش گمان لطف برد با وے بلطف پرداز د و ہر کہ با وے تعالیٰ گمان بقہر برد با وے صورت قہر باز د تا آنکہ گفتہ اند در آخر وقت باس و یاس نشاید بلکہ رجا غالب باید این درآن حدیث مشکل آید یکے خود را چند بر کالہ کرد خاکستر کردہ پراگندہ ساخت خداوند سبحانہ بقدرت خویش وی را جمع کردہ پرسیدش چرا چنین کردی گفت خوف تو مرا بدین بہانہ دبرین شیوہ آورد مگر از عذاب تو نجات یابم فضیلک الرب و رحمہ

اما محمد حسینی میگوید آن بزرگان چنین فرمودہ اند اگر گنہگارے در حق باری تعالیٰ گمان رحمۃ برد بر وے رحمت کند و اگر مطیعے ظن قہر برد بر وے صفت قہر افتد محمد حسینی گوید کہ نزدیک من معنی قدوسی بصورت تحقیق یافتہ است۔ انا عند ظن عبدی بی اے انا عند المطیعین بالرحمۃ و عند العاصیین بالقہر دیدہ باشی و تجربہ کردہ باشی د در نفس تو نیز احساسی شدہ باشد اگر یکے طاعتی بجا آرد نمازے گذارد تلاوتے کرد و تنائے خواند گمان برد کہ این وقت رحمت است ہر چہ خواہم بیابم کسی برآرد دعاے کند حاجت خواہد و شکرت بجا آرد واگر در نفس یکے جریمہ رفتہ ترسد گمان قہر برد بہ توبہ و استغفار گراید و اندکہ بدکردہ ام و باید بدی افتد خواہد آن جراحت و آن جرات را اندمالے و اعتذارے آید گفتہ اند اذا اساء فعل المرء ساءت ظنونہ در مجاز نظارہ شو یکے پیش محبوب مرغوب خویش حسن معاملتے کند انتظار شفقت و قبول میکند کنایتاً و صریحاً

[1] یعنی احادیث

بشرط ادب طلب قربت و امید وصلت برد والعکس علی العکس۔
وقدسی[1] دیگر برین اشارت می نماید انا جلیس من ذکرنی او با همہ است تعالی وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا۔ حکایت معیت با ہر نیکے و بدی است اما من ذکرنی تشریف تخصیص بر مطیع تجلی کند بصورت الطاف واشفاق صفت شفقت ورحمت باحسن الصور واجمال الجمال سازد بر مطیع تجلی فرماید و بہ اغلظ الاشکال واسمج المثال صورتے سازد و آن صورت قہر و نکال او باشد بر عاصی تجلی شود۔
چہ گوئی ترا محقق شد انا عند ظن عبدی بی عند المطیعین بالرحمت وعند العاصین بالقہر والغضب یکے وقت جان دادن ملک الموت را بصورتے لطیف مرضی بیند و دیگرے بصورتے عنیف وردی بیند این ہمان وصفت او بیند بدین دو نوع ظاہر میگردد تعالی کن انچہ توئی ہم از تو بتو ظاہر میشود رحیمی وکریمی رحمت وکرم نعمت تو با تو بصورت تو بیش آید ودوزخ از صفت قہر است قہری را بقہر دہند وبہشتی از نعمت رحمت ولطف است لطفی را بلطف دہند عدل وانصاف ہمین باشد لیس بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ عذر ہریکے خواستہ است وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ غفلت چہ نسبت دارد او ہمارہ با تو و تو ہمیشہ بفیض او غفلت کجا روے نماید و از کدام دریچہ سرکشد و آنکہ گوئیم[2] چو قہر بقہر رسد عذاب نباشد و آنکہ در کتاب اللہ عذاب را نشان داد گفت عَذَابٌ أَلِيمٌ ان عذاب مشتق من عذابتہ الماء باشد نیکو سخن است این اما آیات دیگر منافی و مناقض این باشد ہریکے را اگر بہ نویسم سمر از نسبت مختصر بیرون افتد قہرے را بقہر دہند آرے عذاب نباشد اگر بسیط بود این مرکب است یک جزو او ناری است دوم جزو او مای باقی باقیات را چہ گوی و عذاب عبارت از خلاف ملائم است واو را تعالی ایذا و ایلام او

[1] یعنی حدیث قدسی۔ ع
[2] گویند

مطلوب است البتہ البتہ آن کند کہ مولم ومتاذی باشد غلطی فاحش است
این جا ہوشدار گرد و دوزخیان بر آواز دوزخیان پرس قہری را القہر داؤ
اندہر آئینہ بے تاذی وبے تالم نباشد مثال خُنثل و مزبلہ این جا درست
نیاید زیرا چہ او مزبلہ است وعین مزبلہ ہمانجا رستہ وہمان غذا اسے
اوکردہ اند اما انسان از جبروت و لاہوت وملکوت صورتی در عالم
ناسوت وملک آمدہ پلاس پاشں از بر انداز خود را بین اگر یک صفت
قہر ورتومی افتد حالت چیست فافہموا واغتنموا ان الدنیا النموذج
العقبیٰ والسلام کشف ارواح کشف قبور مردمرشد محقق مبین حقایق
را البتہ باید۔

را ناس

سر سی و ششم

خال سیاه بوقت خیال خود را مرفه الحال دید برلالہ رخسار گفتار آمد که کمال و جمال تو از نقطهٔ سیاه من است تا از نمکدان وجود من نکتهٔ سودی بر روے تو نه نهند ترا حسنی شایسته و زیبے بایسته نباشد ترا صبیح و ملیح نگویند و دلها شوریدهٔ تو نگردد و جهانها در شور و سوز تو نباشد و تو چو طعامے بے نمک باشی و نغمهٔ بے کهک تحسین و تزئین تو در من است و اشارت بحسنه و تزبینه هم همین روے میکرد رخساره ازین گفتار شیفته و آشفته بر آمد گفت سیاهی را نگرید و سیاهی روی بهبینید چند خود ستای و خود نمائی کرده است روشن است بر آفاق و اطراف عالم صباحت روی من صباح راحتکی و تازگی دهد و جهان بدان منور و مرفه و آبادان شود هر چیز که هست بمن پیدا است و هر زیبای که هست پیش جمال من هویدا است همه را من آرائم و زیبائی پیرایهٔ آن من باشد و خوشی و خرمی و سازگاری از من زاید چشم جهان بین بنور من بیند و آفتاب جهان تاب بشعاع من بر آید اگر من نباشم همه بینایان کور باشند و هر چیز چنانکه هست جز بعکس پرتو جمال من ظاهر نگردد شنیدهٔ سنای بن آشنائی نموده است و مدح و ستایش من کرده۔ بیت

کو جمال طاعتی تا مر ترا رخصت بود بهر دفع چشم بد خالے ز عصیان داشتن

مادر مهربان بر عارض روے من نقطهٔ سیاه زند تا کمال جمال مرا نقصانے نشود از چشم بد مصئون ماند۔

عارف مطلع بر اسرار غیب و مهیمن بر الواح لاریب را حکمے می باید ساخت تا بین المتنازعین المتخاصمین سخنے بالصاف پرداز د و کلامی منصفانه آغاز کرد که

ف ۱ بحسنه و تزبینه

ف ۲ آغازد

الانصاف نصف الایمان وقضیۂ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا قضیۂ مستقیمے ہم ازان منوال اثبات یافت است قوله تعالی فَابْعَثُوا حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَا ہم ازین جملہ تفسیرے میکند مرد عارف از معین مخزن الہیّت واز معدن احدیت سخن گوید که ان الحق لینطق علی لسان عمرؓ ازین کلیت بیان شافی میکند که او ملہم من الرب تعالی است تحدیث او از لسان غیب و تبیان او از جہان غیب الغیب است ۔ لقد کان فی الامم محدثون فان یکن فی امتی فعمرؓ برین تحقیق سخنے دقیق و اشارے حقیق فرمود اگر ہر یکے را جدا گانہ تصور کنیم نشانۂ یگانہ در میانہ افتد فاعل منفعل فعل برائے وجود شئے را ضروری باشد مرد کامل واصل باہل فاضل شامل آن باشد که از نقد خزانہ لَا تَدْخُلُوا مِن بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ در ذیل جان او بربستہ باشد مراجعت با خرویات آشتی دہد و با شناسی و روشنائی پیدا آرد مَا مِن دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ۚ إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ در ضمنے وجود او موجود باشد چه بالغ رسیده بود که عروس احدیت بصورت فردیت مطالعه نکرده بود از جمال اجمال و تفصیل بر وے جلوه نکرده باشد مردے فحلے باید ہمه خون خوردن بر عروسے بکرے قادر تواند شد ۔ بیت

جمال حضرت قرآن نقاب انگاه بکشاید　　که دار الملک ایمان را مجرد یابد از غوغا　　رۃ عروس

خراباتی بهر نوش از صراحی در جام می میریخت صراحی با آہنگ خوش زنگ آوازے بر آورد مرد خرابات از ان نوشش ز ہوش رفت جوش ہوش بر آمده ترک و بذل جنید در دل گرفت ہیہات ہیہات از عزی ولات از شراب شراب طامات به اعلی علیین درجات گرفت یا مالك

مَالَكَ ان لایتوب استرجاعے کردہ بمرجع مقرازتزویر بصدق آمد کنج نشینی خودبینی درز او یہ صلاح و تقوی عمرے بسر بردہ و بپائے عقیدہ درست و بقدم طلب استوار ایستادہ و جز دراں مقر و مستقرہ مخلصے و منجاتے ندیدہ ناگہان از عالم فردانیت جمال صمدیت روئے تجلی نمود جوانے نغمہ سازے سرافرازے سینہ کشادہ میان بند کربستہ کلاہ کثر بسر نہادہ وستارے رنگین کارے گرد سر کردہ وجعدے بر گرد سر آوردہ بر سمندے نیازمندے بہمہ چالاکی و چابکی بصفت ترکے بصورت تا جکے بخندنی و نخرہ زدنی لبلا ہر آمد در باطن او ندا فرو خواندہ۔ بیت

از بعد مکن شکایت اے خستہ جگر　　کز غایت قرب می نہ بینی مارا
شب با تو غنودم و نمید انستم　　روزت بتو دم و نمید انستم
تو او نشوی گمر شود معلومات　　آن در کہ تو نبودۂ او بودی

سنائی نیز از صمدیت خدای این نشان میدہد۔ بلیت

تو او نشوی ولیکن ار جہد کنی　　جائی برسی کز تو توی برخیزد

با دم و لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ سطر باز گوزہ بنشستند بساباشد کہ حمل نظیر بر نظیر کند و بسیار بود کہ حمل نقیض بر نقیض آید بیچارہ ابلیس ازین تلبیس غافل بود آرے کوریست ندانست شعر جحودی منك تقدیسٌ و عقلی فیہ تہویس وَمَا فی آدم الاك ومن فی البین ابلیس۔ مرتضی گفتی۔ شعر

دواءك فیك و ما تشعر　　وداءك منك و تستنكر
وتزعم انك جزء صغیر　　وفیك انطوی العالم الاكبر
وانت الكتاب المبین الذی　　ففی كل معنی تشاء تظہرُ

محمد حسینی بحکم اشارہ نص اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤی اَهْلِهَا تبلیغے تمام کردہ واشوقاہ الی من یعرف ویساعدنی فی ما اول۔ بیت

در دیدہ ہمدم و ہمدرد بجویم　　با او غم دل روزے یکبار بگویم

سلہ خدنبہ بالضم آنچہ در آغوش بر داشتہ شود و خدنبہ بالفتح خابر در ن بنیہ یعنی طرف حجۂ دبقیم اول خم بزرگ درانہ کہ غلہ در آن کنند

سرِ سی و هفتم

قال علیہ السلام لن یلج ملکوت السموات من لم یولد
مرتین و در بعض کتب است کہ قال عیسی علیہ السلام
خواجہ من میفرمود و در ان مختصر سید نصیر[1] نیز بود۔ الولادت
ولادتان ولادت صورت یشتبہ لصوریت ما بینا ھد و
یعاین کل واحد من نفسہ والمعنویت تبدیل الخصال
الذمیمت بالنعوت الحمیدات کالغضب والشہوت والحسد
وغیرھا من الذمایم ذمیمہ برود حمیدہ جاے او قرار گیرد از رفتن این
مراد نیست کہ انتفاے او بکلی شود مطلوب این است از افراط و تفریط
بر نقطۂ اعتدال استقرار گیرد و انتفاے کلی ممکن نہ و مطلوب نہ انتفاے
کلی چرا ممکن نیست شنیدہ باشی لا تبدیل لخلق اللہ مثلاً شخص کریم الحسب
شریف النسب باشد بصحبت قصاب و طباخ باشد اخلاقے در وے
طاری شود آن طاری را دفع بکلی تو ان کرد بمجاہدہ و ریاضت و بصحبت
اشراف اما خلقی قابل دفع نبود مگر بریاضت باعتدال آید و دیگر مشغول
شود بدفع یک ذمیمہ خصایل باقیات در مزاحمت باشند و یکے را چو بشقت
ومحنت دفع کرد بدفع دیگرے مشغول شود آن نیز فرصت یابد مراجعت
کند علی ہذا ہمارہ در مصارعت باشد افتد و خیزد بر آید و فرو نشیند
زمان عمر عہد حیات ہمیدین انصرام پذیرد مرد روے جنت فراغت
نہ بیند ہموارہ در جہنم تعلق و تردد افتادہ ماند و در عذاب اختلاف
گرفتار باشد و نیز مطلوب ہم نیست و اگر غضب بکلی رود انطفا رو اعلام او بود
ہمت و حمیت از و بدر شود طلب معالی از سرش فرو افتد و اگر شہوت

[1] سید نصیر خلیفہ شیخ برہان الدین اند نہایت بزرگوار و صاحب کمال بودہ رش۔

بکلی معدوم گردد و منفی شود عشق و محبت از تختۂ دل او شستہ گردد واگر
این دو شهپر در طائر انسان نباشد ہیچ مقصدے و مطلبی که اعلی المراتب و رفیع
الدرجات باشد نرسد۔ عظیم محنت است در دلے که محبت نباشد و جسیم بلا است
در نفسی که ہمت و حمیت نباشد وہم چنین حسد مرجو و منبع حسدش از طلب
اعز الاشیا راوست دیگرے را فائز ظافر بدان می بیند و چشمش بدان می
ترقد که در من نیست در دیگرے ہست یا خود شرفے دارد و دیگرے شریک
خویش می بیند اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ
ذٰلِکَ خدا شرک روا ندارد که کسی در خدائی او شریک گردد اگرچه
از قبیل مثال عقل نیست اما صوری و وہمی را ہم روا نمیدارد و ہر جا که در
دلے حسد است ازین دو اعتبار است چه گروه اند حسد را آراسته
اند و غیرت نام کرده اند مرد فاریاب را درین سر جگر آب شد گفت

بیت

گر تو بخیری کاندرین مقام ترا چه ز دوستان حسود اند دوستان غیور

الغرض اگر ہیچ حرص و حسد نباشد حسد از فضل و شرف بصفت
تعطل و تعری بود باقی اوصاف ذمیمه یگان یگان بیان کنیم القصه بطولها
میشود۔ چو اوصاف ذمیمه بحمیده متبدل و متوسط می مانند صرف ہر یکے
بجله شود فے مقام الحلم حلم و فی مقام الغضب غضب وفے
مقام الشهوت شهوت اگر مرد غازی را در حالت قتال غضب
یارے ندہد از وے کارے نسزد و کذلک حلیم وقت تنگیش و تنفیص او
ہیجان غضب و غصه شود از بسیاری امور عقلی و فہمے محروم ماند حکماے یونان
انجنتے که فردا آمنا و صدقنا باشد انکار کنند و کذلک الجحیم میگویند همین
اوصاف ذمیمه و حمیده بہشت و دوزخ وصوفیان فرمایند خداے را
دو بہشت و دو دوزخ است بہشتے در دنیا و بہشتے در عقبیٰ دوزخ دنیا

ہمانچہ یونانیان بدان قابل اند و دہریان بدان عقیدہ بستہ اند و دوم
انچہ پیغامبر صلے اللہ علیہ وسلم وصحابۂ کرام وسلف صالح وعلماے باللہ
نشان گفتہ اند وحق بحقیقت ہمین است دنیا نمونۂ عقبیٰ است ہرکرا درین جا
بہشت دنیا دادند فردا بہشت عقبیٰ دہند کہ اَلدُّنْيَا اَعُوذَجُ العقبیٰ و
کَذٰلِکَ العکس و تکدّر و اظلام دل جزبہ تکدر و تظلم اوصاف ذمیمہ
نیست نفس لشہوت وحرص وغضب وحقد خویش غالب آید و دخانے کہ ازان
بخار خیزد بر روے دل افتد دل را تاریک ومغشوش گرداند و آنچہ اکثر
وقت ہمبدین تشتت و تفرق رود دلش مثل تابہ سیاہی و تیغالے گرد آلود گے
گردد آن دل کور باشد نہ او چیزے رابیند و نہ صاحبش و رعکس او چیزے
بیند چنانچہ کور مادرزاد روزے روشنائی ندیدہ است و چیزے را
بجاسۂ بصر نشناسد من از کور مادرزاد پرسیدم وقتے خواب می بینی وکسے را
می بینی او گفت آرے می بینم گفتم صور و اشکال گفت نہ چنانچہ شما این زمان
با من سخن میگوئید میدانم شما آید در خواب ہمبدین مثال است وَمَنْ کَانَ
فِیْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰی فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی ہم ازین خبر دادہ است
چون دل بدین صورت کدورت گرفت ہیچ چیزے از الہیات و باطنیات
کشف مردم نباشد و اورا بدان شعورے وحضورے نہ او را اعمی البصیرت
وکور دل گویند اما اگر تہذیب اخلاق پیشہ گرفت وکدورت بشری را
از آئینۂ دل بزدود وشفاف صاف عکس پذیرشد عکس جبروتی ولاہوتی
بروے پدید آید طالب تحقیق را نظارہ شود ہمہ چیز را بحق وحقیقت
بیند در حسِ ظاہر غلط را مساغ است چنانچہ درخت را بینی در آب
فرو بالا نماید وکشتی میان آب بہ بینی کہ بر آب میرود و این از غلط حس
ظاہر است اما حس باطن درآن البتہ غلطی نیست زیراچہ آن عکس مثبتی
ومحققی است ۔ این تہذیب اخلاق وتبدیل نعوت بجائے بردکہ تخلقو

باخلاق اللہ واتصفوا بصفاتہٖ ازان نشان دہد بلکہ کار بجائے کشد کہ
حق بحقیقت بروے تجلی کند بغیر دعوت نبی و بغیر استماع اخبار او موحد حقیقی
شود حجاب نماند میان آفتاب و دل صاف و شفاف او مقابلہ شود عکس
آفتاب درو ظاہر گردد آفتاب را چنانچہ آفتاب است لا یتغیر بذاتہٖ
ولا فی صفاتہٖ ولا فی اسمائہٖ بیند ہذا باب این ہمہ تہذیب و
تبدیل از روے عقل و حکمت و ہمت بودہ است چنانچہ حکیم سنائی گفتہ

بیت

گرت نزہت ہمین باید بصحرائے قناعت شو | کہ انجا باغ در باغ است و خون در خون وادر وا
در از زحمت ہمی ترسی ز نا اہلان نہ بر صحبت | کہ از دام زبون گیران بعزلت رستہ شد عنقا
مرا بارے بحمد اللہ ز راہ ہمت و حکمت | بوئے خطۂ وحدت برد عقل از خطہ اشیا

اما این کہ گفتیم بیانے ہمہ از حکمت و ہمت کردہ است اما اگر از طلب
رب در روے افتد و بدان مشغول ماند درون و برون او را فراگیرد نہ در وے
غضب ماند و نہ شہوت باشد و نہ حرص ماند و نہ حسد ہمہ آرزوے بجلی روے
بانہزام و انعدام آرند از زبان خواجہ بیتی شنیدہ ام بیت

عشق آمد و خانہ کرد خالی | بر داشتہ تیغ لا ابالی
خوش آن جائے کہ گردم گرد کویش | رخے پرخون گریبان پارہ پارہ
اے سنائی دم درین منزل قلندر وار زن | خاک در چشم ہمہ پاکان دعوی دار زن

این سخن از ین آمد عشق بروے زور آوردہ است و از زبان عشق
سنائی میگوید بیت

من رفتہ ام از خویش برون و درون نہ ام | از من مرا طلب تو کمن من کنون نہ ام

صفت اتحاد و حلول ہم ازینجا گمان بردہ اند۔ شعر

لا عضو لی الا و فیہ محبۃ | فکان اعضای خلقت قلوبا
چشمش میگوید جز دوست نمی بینم زبانش میگوید جز نام دوست بر زبان

نی زانم گوش میگوید جز حکایت دوست نمی شنوم دستش میگوید جز پائے دوست نمیگرم سرش میگوید جز بر خاک آستان او نمی افتم لحم ودم من پوست واستخوان من ہمہ دوست من است بیت

باد وست چون یکے شده ام صبیت وصل تو ہجر ہستم ہماں کہ بودم ازاں کم فسز ونی ام
چون لحم و دم شده است مرا عشق تو بدان من مغز واستخوان و دگر پوست وخون نه ام

ازمجنون پرسید پدلیلی آمدگفت انا لیلیٰ گاه گاہے وقت نماز دیگر سنگے زیر قصر لیلی بود لہت آن دیوانہ گرفتاری کہ عاشقان کوی معشوق کنند بدان شوق و ذوق آمدے سنگے کہ زیر قصر اوست ایستادے فظر بر قصر لیلیٰ کردیے کہ مسکن و موطن اوست تقیای لیلی اسبب غیرتے کہ در ایشان بود جز مہ ہیزم آورند بدان سوختند سنگ مثل تابہ ساختند دیوانہ از خود بیگانہ پروانہ دار بر سنگ برآمد نشست غلطید سوخت دودیے خاست آن دیوانہ را بدان پروانہ رقیبان لیلی راهم دامن گیر ایشان شد فریاد برآوردند کہ سوختی سوختی برخیز برخاست ایشان رامی پرسید چہ میگوئید از پشت من چہ میپرسید واز ظاہر جلد من چہ میگوئید کہ دلم سوختہ است شنیده باشی این بیت را بیت

حاصل عشق از سہ سخن بیش نیست سوختم و سوختم و سوختم۔

وبا تو سخن بصدق میگویم و درست و راست میگویم رہ سلوک را کسے بسلامت نبرد مگر آنکہ عشق محبت و ردش باشد وہیے صرف است و بخششے خاصہ است ہزار و ہزار سالک باشند وکار ایشان بدرجہ عرفان رسیده بود میان ایشان ہمہ باز محب شخصے دیگر است عاشق مردے دیگر است سوختہ رد رد مند فردے علیحده است دولت اصول کہ نقد وقت اوست آن بیچاره میسوزد او ہمچنین میگوید۔ بیت

عجبے نیست کہ سرگشتہ شود طالب دوست عجب این است کہ من واصل و سرگردانم

عاشق ہمہ وقت با معشوق باشد و در کنارش بود وہمہ حظها ولذتها رسیده وہر روز آتش عشق افروختہ تر درد وطلب از سرگذشتہ وہماره این مستمند دردمند بخویش وخویشاوند باشند آسودگی وقرار وآرام از وے بدر شده است معشوقہ باوے گوید من نان توام تو زان

زنہارے

حاصل عشق سہ سخن

وصول

منی میان من و تو بیگانگی نیست با تو یکے گشتہ ام تو چرا سرگشتہ راست میگوید ہمانکہ گفت بایزید اهل المحبت محجوبون بمحبتھم آن مسکین عاشق راست میگوید بحق میسوزد کہ حجابِ صفات افعال وحجابِ ذات صفات بود حجاب ذات ذات واددوا واحزنا واالما واحرقتا مصراع ۔

درمند ہم دردمندم دردمند

سرسی وهشتم

درکام صعوه قطره از جام قهوه چکید صعوه پرواز کرد هلاک پیل را
سبیل تدبیر دید هر چند تدبیر مسخره تقدیر است ولیکن گویند العبد یدبّر و
الحق یقدّر تا چون قلم تدبیر بصدق فراست وصولت کار رسید ان تدبیر
بروفق تقدیر باشد فرازپشه شد که او با آن صغیر جثه وضعف حلیه نمونه پیل صغر
باشد با او عهدے بعقد وثیقت کرد اگر تو کلکے بر پلک او زنی هرگز من ترا
قوت خود نسازم وغذاے خود نگیرم وعقد این پیوند را محکم تر بست وره امان
خود جست وران کار شروع کرد پس آن فراز ذباب شد که او با ذباب
صورت کلاب بازی دارد گفت که اگر آنجا که زخم پشه است خال بخیال
زنے با تو همان عقد عهد باشد که با پشه گره بسته ام گرم افتاد چشم جهان بین اورا
نابینا ساخت پیل راه روش نماند علفش هم از چوب وبرگ آن درخت که
صعوه انجا بیضه بازی کردے آشنائی دریا وعادتش برین است درچمن انجمن
بیضه نه نهد نهال ترک بر سرو ینتے یا بر قلۂ کوہے دارد وآنرا معما ساز دیکے
دو بارے فیض رساند وهم ازین جا است که نشیمنش در هیچ بیدا پیدا نیست و
درهمه کوه ستوه دارد با غوک دریا اشنای قدیم داشت که روزگار بجوار
اوگذرانیدے همبدان آشنائی در بر او شد گفت مروت ووفا این تقاضا
کند که یار درمانده از پا در آمده را دستگیری کنند من از دست پیل در
ویلم وهیچ تدبیر قال وقیلم نیست مگر آنکه کنار دریا آبی غرقابی است آوازے
برسازے برآری وپیل را طرف خویش دعوتے گماری هر آئینه تشنه است
آب ندارد لاجرم بحس گوش همان سو هوش برد پا در آب انداز د تا قطره
از ان نوشد در غرقاب بلا افتد بعینه من مصنون ماند او هر بار که اندام خویش

را بد رخت بیاید بیضہ من بر زمین می افتد اصل و نسل من منقطع میگرود و ترا
کلمتے مقطوع میگویم ہر بار کہ مارقصد کند کہ ترا لقمہ سازد من آہنگے برسازے
و بانگے خوش آوازے بر آرم ترا ازان انتباہ شود از ہلاکت محفوظ مانی
او نیز رہ امان خویش جست شبا نگا ہے او از کرد کنارۂ آب کہ در غرقاب مثل
چاہے بود پیل را دعوتے نمود او آنجا پانہاد سر بسر در غرقاب افتاد۔

اے سالک ہالک اے عارف غارف[1] اے صوفی باصفا بوجہ من
الوجوہ از سبوح فتوح خویش غرور را رہ مدہ کہ ابلیس تلبیس دارد ترا در قعر
تعبیر اندازد و ترا غرور بحضور خویش سازد و ازان شعور نہ اقل من کل قلیل
این باشد کہ بکار خود برخوردار نباشی و ازان خطے حاصر بکمال و تمام نتوانی
گرفت اگرچہ بازگشت را امان نامہ یافتہ و دوزخ حسی را پس انداختہ امابعقد
وقت مغشوش و موسوس و پریشان مانی ہرچند گویم ظلمت لیل رفت میع النہار
دخان حین الضحی از اغبرار و انکدار نہار خالی نباشد اگر در خانہ چراغے نہادہ
ملکہ مشعلہ و شمعے چہ خانہ بہ دخان مظلم و متکدر راست چراغ منطفی نماید و شمع و شعلہ
کشتہ گون آید ہاں ہان تا از شیطان در امن و آمان نہ باشی کہ او ترا
از ذوق بدر میدارد وقت ترا مشوش میگرداند و تو ازان غافل تجلی کہ ہمہ
جمال و ظہور بصورت خوشی وقت نماید عکس آنرا چند تفاوت باشد تجلی سیہ چہ دہ
لتہ تہ بستہ احولے کو زنے دندان شکستہ لب بریدہ بینی پستے مثل بہشتے نہ آنکہ
آن بہشتے نقدے داین دوزخے نقدے گفتہ اند ایمان مزیدے و نقصانے
دارد کمالے و جمالے بر آرد و این ہم گفتہ اند لا یزید ولا ینقص اما تو
اندیشہ کن بین الاعتبارین چہ فرق دست میدہد و چہ فہم روے می نماید آرے

بلیت راہ توحید را بعقل مجوے دیدہ روح را نجار مخار

[1] غارف یعنی بغرفت باز داشتن خود را از کارے۔ ش۔

میان صفا و کدورت و میان نور و ظلمت آنقدر تفاوت باشد که بُعد المشرقین تصور کنند بیت

تو از ہر درکہ باز آئی بدین خوبی و زیبائی
درے باشد کہ از رحمت بروے خلق بکشائی

بزیورہا بیارایند وقتے خوبرویان را
تو سیمین تن چنان خوبی کہ زیورہا بیارائی

اگر معشوق من بغیر زیور بغیر پردہ کشادہ تر بر در نشیند خود ورا ے ہمہ نعمتہا باشد زیور از تزویر خالی نیست کوشش خوب از لباس بیرون نیست اکنون ایمن مباش ہمارہ تو بہ اتباع رو و اتباع راہمین فرما تجلیات را بالتخلیہ و تجلیہ بیارا ے پند محمد حسینی درگوش کن و از عقل و ہوش خود بمان۔

مصراع

اگر یار بر آید ہمہ دولت لبر آید

سمر سی وپنجم

شیوخ رضی الله عنهم باکثبت والرسوخ علی الاجتماع والاتفاق گفته اند که اجل مطالب واجل مقاصد محبت ومعرفت خداوند است تعالیٰ وموانع ادراک این سعادت را چهار چیز شمرده اند دنیا وخلق ونفس وشیطان وطریقۂ دفع دنیا قناعت وطریقه دفع خلق عزلت وره دفع نفس خلاف وره دفع شیطان ساعۃً فساعۃً التجا الی الله تعالیٰ۔ نیکو سخنے است این اما این نفس درباب کسے است که از ره حکمت وسبیل ہمت خواہد سلوکے کند این چہار بند پاے او باشد وبدان طریق که فرموده اند کشادن آن بندہا بود۔ اما نکتۂ که در اصل خلقت او را محب ومحبوب آفریده است دنیا چه وزن دارد که پابند راه مطلوب شود او را که اشتغل بن حبنا ح بعوضتہ نماند رواند راچگونه از روش او باز دارد اول او دنیا عدم وآخر او عدم وجودے متخلل بین العدمین شد ہم بدان بازگشت که الوجود بین العدمین کالطیر المتخلل بین الزمیت این چنین را بیشه فایته وہمے خیالے بکدام صورت پابند شود۔ خلق ہمانست که این شخص یکے از ایشان است۔ تغیر وزوال از نفس خویش اصلاح درستے میکند چگونه باشد این چنین لاثباتے ولا اعتبارے طالب ومحب ومشتاق را مانع از راه قدیم ازلی داہد می آید۔ شیطان نقش بندی درنفس کند ورنگ آمیزی نماید وعنقریب آن نماند ونپاید ہر خطے که حسی بود وہم بیکبار رخت وجود خود را بربست چه صورت باشد بکدام معنی مانع وپابند محب شود۔ مجنون را از عشق لیلیٰ که باز آرد وچگونه باشد بغیر لیلیٰ پرداز دیگے را حسن وجمال تصور کن که او ہم سنگ لیلیٰ باشد محتمل که مجنون لحظۂ آن طرف کند وخود وجود میسر نیست اگر جمل است

یا سعدیٰ است زیرا چہ دلش لیلیٰ ربودہ است دو دوستی در یک دل نگنجد۔ بیت۔

چنان تنگ است راہِ عشق بازی　　کہ جز معشوق تنہا در نگنجد

و دیگرے میگوید　شعر

ولوا سعد السعدیٰ علی بنظرۃ　　فلا انعمت نعمی ولا اجملت الجمل

اول قدم کہ محب نہاد بر جان وجود خود نہاد گفتہ اند　　بیت

بذل مال و جاہ و ترک ننگ و نام　　در طریق عشق اول منزل است

در راہ سلوک و طلب حق را کسے بجبۂ نبرد جز محب و عاشق باقی تشتت و تفرق دارند جاہ ایشان را در غرقاب جاہ و ہم انداز د مال ایشان را ہموارہ در و بال ملال وار د نفس ایشان را در رنگ آمیزی و نقش بندی پر داز د کہ ہمہ وقت بحظے کہ در حال بوقت پشیمانی باز آر د و شیطان را ساغے نباشد بہ تبزئین برار د و تحسین آن آشنائیکہ ذکر افتاد و خداوند سبحانہ دور باش یاس بر سرش زدہ است و اورا از محبان و طالبان بدور افگندہ است اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ و او خائب و خاسر از ایشان بدور افتادہ است اورا رہ روی بدیشان نماندہ است۔ ابلیس جز تلبیس ندار د و محب عاشق غرق خیال معشوق و محبوب است فرجہ در آمد شیطان نماندہ است فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ در قبہ امان و عصمت قرار گرفتہ است عفار اللہ عنکم ایہا الشیوخ کلا ہکم خار جون دائرۃ اہل الطلب والادب۔ بیت

در دل چو شراب عشق او میریزی　　باید چو خمار گیر دت نگریزی

با وصل منت اگر نشستی باید　　با ہرچہ نشستہ ازان برخیزی

این نقد حال طلب است دنیا و نفس و شیطان در ہاویہ ضلال افتادند و ہمانجا بدستہ ہمت حمیت سرکوفتہ گشتہ اند بیچارہ منبی نکو میگوید

شعر

یا عادل العاشقین دع فیه　　اضلها الله کیف یرشدها

بیچاره که او در عشق و محبت افتاده همان گشت از همه چیز و یرا اضلال پیش آمد چگونه تواند دنیا و نفس و هوا که بره خویش کشد که او سوخته کافروخته دردمندے ستمندے است نگر که مسکین تنبی چه میگوید اضلها الله اضلال بمعنی احباب هم باشد اے احب یعنی آنرا که خداے بخود خواند و از همه راهها او را گم کرد از ان خود کرد تو چگونه توانی او را براه خود آوردن نقد وقت او این است شعر

ففی قلب المحب نار هوی　　احرُّ نارِ الجحیم ابردها

سر چہلم

وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝

واے بر بیگانگان واو وَمَکَرُوْا راجع بر ایشان است خَیْرُ الْمَاکِرِیْن اے ابعدھم مکرا واقونھم غلبۃً۔ مکر او این است چیزے نماید و آن بر خلاف مراد او باشد بر قوم شعیب علیہ السلام چند روز حبس باد شود تا آنکہ ہمہ تنگ آمدہ بجان شوند ابرے سفید سروے بروے آسمان عارض شود ایشان ہمہ بآرزو واشتیاق فرود اد آنید آتش بارد ہمہ بدان ہلاک شوند۔ ہمچنین مثال مکر بر فرعون شود و بر نمرود شود۔ چند

---

[1] ازین مکر ظہور مرا داست وانچہ لوازم اوست کہ بنسبت ایشان واکرنہ بنسبت او تعالی ظہورہ بطونہ وبطونہ ظہورہ است بحکم کان اللہ ولم یکن معہ شئی ویکون ولا یکون معہ شئ وھو الان کما کان لا یتغیر ولا یتبدل بذاتہ ولا فی صفاتہ ولا فی افعالہ بحدوث الاکوان خلعۂ کبریاے اوست این عوالم مختلفہ واوصاف متکثرہ واسماء متعددہ وافعال ومفعولات متلونہ ہمہ مکر است در مکر از ان خیر الماکرین شد پس مکر و رہزورہ از ذرات عالم ظاہر و باطن را فرو گرفتہ چنانکہ روغن در شیر آرے صفت خدا ازلی ابدی دائمی سرمدی است اگر خدائی او بحقیقہ دانستہ شود صفت کرہم بشرطیکہ دانستہ شود ...... بزرگان محقق تمثیل کردہ اند حق تعالی ہستی است نیست نما و عالم نیستی است ہست نما چنانکہ مو اد سراب بدین بیان مگر کہ گردیم ہیچ چیزے نباشد جز ذات تقدس کہ با او مکر نباشد پس میان مکر و صفت ظہور تلازم کلی باشد۔ ش۔ سکے اہل ظاہر را کہ خبر از حقیقت کار نہ نزول آیتہ مکروا در حق کفار گویند چنانکہ فرمودہ اے بیگانگان کہ واو وَمَکَرُوْا راجع بر ایشان ست نمیدانند کہ ما ہمہ دم کریم و جز مکر و خداع و ریا و نفاق کار ما نیست از انکہ ہر چہ امیکنیم خود را درمیان میاریم و بدان مرفہ و خوش میشویم کہ ما چنین کردیم و فلاں چنین کرد و در حقیقت فاعل دیگر است و حقیقت مکر چیست چیزے نمودن و دانستن کہ آن بر خلاف حقیقت است چنانکہ خدا با ایشان مکر کرد چیزے نمود کہ خلاف آن بود ایشان ہمران بستہ کردند۔ ش۔

سال کارہا برحسب مراد ایشان رود و آخر الامر پشہ در دماغ نمرود رود چہار صد سال سر بدیوار زند تا ہلاک شود ۔ قصہ فرعون ازین حکایت معروفتر است مکر بر علما کنند نسبت اعتبار است کہ ایشان نگاہ دارند این را کارے بپندار نزدیک بلاے دیگر خود دانند المجتہد یخطی و یصیب بدین نسبت و اعتبارات در و ما و فروج فتوی دہند و اگر چہ در خطا یک اجر و در صواب دو اجر فلیکن با وجود احتمال خطا فتوی دادن دلیری بزرگے است ۔ تحفۂ دیگر ہر یکے اعتبارے و نسبتے دیگر کند و فتوی برعکس آن دہد شخص دیگر ہمچنین و شخصے دیگر و دیگر این چنین ہم گویند الحق واحد و چنین ہم گویند الحق متعدد و چنین ہم فرمایند و آن افاضل علما اند کہ کل مجتہد مصیب کار بجائے کشید کہ در زکوۃ کہ نبی الاسلام علی خمس بر پنج ستون بناے دین است یکے را بحیلہ خراب کردند نکو کارے کردند زکواۃ براے تزکیہ مال را بود بحیلہ تزکیہ شد تفکر فی نفسك ایها الفقیہ کہ زکوۃ براے آن بود کہ مسلم از حد بخل و شح بیرون آید بحیلہ اشح گشت یا بہ اذل ترین مردمان شد زکوۃ براے دفع حوائج فقرا فرمود مولانا فقیہ بارک اللہ فیما عندك در زکوۃ حیلہ درستی کردہ اند و با این ہم جعلهم قردۃ وخنازیر ۔ در دین محمد علیہ السلام مسخ صورت نیست مسخ قلوب است و آن اشد و اغلط است ۔ آرے ایشان بہترین امم اند ہر کہ بہتر و فاضلتر باشد از عذاب بر و سخت تر باشد یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ مَنْ یَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ یُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ این دلیل در فضل ایشان است حر را صد تازیانہ و بندہ را پنجاہ فقس علی هذا ۔ دلہاے علما مسخ شدہ است بدین حیلے کہ ایشان پیش گرفتہ اند ہم ازان است کہ از کشتن خویش خبر ندارند نہ بینی کہ در استبرا حیلہ کردہ اند و استبرا براے محافظت ماء غیر بود و بدین آن غرض حاصل شد

وہم بعلم العلماء ورثة الانبیاء خود را نامند - در قوت[1] حدیثے آرد نبشتن آن حدیث مرا اینجا مصلحت نمی افتد تحفۂ دیگر این است البتہ بر آمدہ بجتہا کنند وہر یکے سخن خود را اثبات کند و گوید المجتہد یخطی ویصیب - اللّٰہم الھمنا رشدا والحقنا بالصالحین وتحفۂ دیگر سالہا حکمے کنند و آخر الامر از ان رجوع کنند - مشکل مسئلہ است ابتلا عظیم در دین محمدؐ خاصہ دینیست در دینے دیگر نبودہ است کہ مارا ایمان بناسخ ومنسوخ می باید آورد ہر در دین ما آیتے وحکمتے آید وہمان منسوخ شد در دین دیگر از نبی بہ نبی منسوخ بود اما در دین ما حکمے شد وہمان حکم منسوخ شد بحکمے دیگر قبلہ دو بار کردند واعتقاد ما بدانچہ پیغامبر فرمود بدان ثابت تر شد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ ھَدَانَا اللّٰہ عباد داند وبران قرار دارند کہ ورائے عبادت خدا کارے دیگر نیست والبتہ طلبے وازلے دیگر در میان نہ تا آنکہ بدین رسد در طاعت استحلائے یابند کہ در کارے دیگر ایشان را آن حلاوت نباشد محققان چنین فرمایند استحلاء الطاعت ثمرة الوحشة من اللّٰہ تعالیٰ اے عزیز عظیم مکریست این بیت

درجہان شاہدے وما فارغ	در قدح جرعۂ وما ہشیار

ہر متعلمے و دانشمندے کہ فتوح[2] لصلاح آورد از تن قدم پیشتر نہد و ... اعتقادش بدین جازم است وخلق را بدین دعوت کند و اگر ... ہر بحسب خطرۂ کہ مزاحم او شود مگر شنیدہ باشی مردے گفتہ اند بیت

مارا بجز این جہان جہانے دگر است	جز جنت و فردوس مکانے دگر است

---

[1] یعنی کتاب قوت القلوب - ج۔ [2] حاشیے پشن -

رندی و قلاشی است چو سرمایه عشق قرائی و زاہدی نشانے دگر است

با او بر آیند تعصب و تعصب و این پندے دہند گویند ما برائے خدا برامیگوئیم تا در ضلال نیفتید گمراہی را پیشۂ خود مسازید و چند او تا دیکہ پیش ازین بودہ اند ایشان ہم ہمچنین بودہ اند بلکہ واپس ماندہ ترو از خدا دور افتادہ تر قبول و فعل ایشان حجت آرد و ایشان لله فی الله را روایتہا نبشتہ اند آن روایتہا بر ایشان فرو خوانند و از ان خطرۂ طلب و وسوسۂ رغبت بکلی باز آرند بلکہ استغفار گویانند و خود از رہ ماندہ اند و رہ زن دیگران شدہ۔ آن روایتہا و حجتہائی آرم کہ این مختصر دراز شود — ہر جا کمالیست خالی از مزاحمت منقصی نیست بادشاہ کمال دنیا بتمام دارد ہر آئینہ خصمان و مزاحمان بسیار باشند بضرورت برائے محافظت آن پاسبانان و دربانان و چاؤشان نصب کردہ تا ہر نا اہلے بہ برش نتواند شد و کمال امور عقباوی بر طائفہ صوفیہ است چند بد گوئے منکرے برہان سازے حجت پردازے دنبال شان گماشتند تا ہر نا اہلے بر ایشان نتواند شد داین حظ نصیبہ نتوان گرفت این ہمہ مکر الله است با بندگان خویش و ایشان ازان غافل والله خیر الماکرین اخفاہم بکر باشد۔

و مکرے بر زہاد دنیا کنند و در دل ایشان اعتقاد این اندازند کہ ورائے این کارے دیگر نیست دنیا دشمن خدا است از جہت دوستی او دشمن او را ترک آوردیم و وزن دنیا عند الله کمتر از پر پشہ باشد و دنیا بحقیقت جز وہمے و خیالے نہ۔ شبلی علیہ الرحمۃ گوید زہد معنی ندارد و زیرا چہ دنیا ہیچ نہ و ہیچ را چہ ترک آرند و دیگر ہم گفتہ است ما ھو الا نفث النفس و بذل و مواسات چون دیدند ازین وہم و خیال کس نمی تواند خاست یکے خواست فعلی ہذا او را عبرت ما ی باشد این شرف شدہ نا بودہ مقبولی بود او بر عیب مطلع گشت این مکر در باب اوست کہ او این را کارے دانستہ

وخود را شرفے فضلے نہادہ ونفس را تطاولے وتفاخرے باخود باشد
وہم محققے از ترک دنیا آرد مردمان بدانش ستایند وداد وبذل
اورا اعتقاد کنند این نیز مکرے باشد درباب آن محقق خیر الماکرین قہرہ
لطفہ لطیفہ قہرہ مگر قہرے خفئے است ولطفے ظاہرے ومردم ظاہر پرست
درباب ایشان لطفے باشد تا کار رحمتی مکر رسد نہ بینی غنی شکر گوید وبا او مکرے
صریحے باختند فقیر صبرے وتصبرے کند وگوید۔ **شعر**

ولست بہ نظار الی جانب الغنی اذا کانت العلیاء فی جانب الفقیر

خود را کاروبارے نہد وخود را بہ پلہ گرانے سنجد این نیز مکر نیست کہ در
رہش نہادہ اند۔ ومقامات واحوال کہ صوفیان شمرند توبہ ورعے صبرے
زہدے تصبرے تسلیمے رضائے وایمرالله محمد حسینی راست میگوید آنقدر
مکر درین مقامات نہادند کہ این بزرگان را اطلاع بران نیست نورگی
از غایت ونہایت ووری راہ نشان خوش میدہد میگوید۔ **شعر**

لولا المکر ما طاب علیش الاولیاء

خود چہ گویم اوگفتہ است وَمَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّکَلِّمَہُ اللہُ اِلَّا وَحْیًا
اَوْ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ علی ہزار ویت ہم از وراے حجاب است یکے گوید
اورا دیدم بدان خوشان وخوزم وسرافرازان باشد وندانند کہ ہزار درہزار
حجاب درمیان رائی ومرئی است ابدال واوتاد طیرے وسیرے کہ
دارند در ہوا پرند در آب بگذرند وطی ارض از مغرب ومشرق وجنوب و
شمال تحت قدم ایشان باشد ودر سموات عروج کنند وتحت تخوم الارض
روند وجملہ ذویبات با ایشان سخن گویند وشاہ حال اولیا ایشان باشند
وقوام دنیا بدیشان بود وحاضر بوند وغایب شوند وبہر صورتیکہ خوش آید
پیدا آیند یکے میان ایشان بایستد وہزار مردم اورا حلقہ کردہ باشند
ہریکے بصورتے دیگر بینند وبا این ہمہ آنقدر مکر است با ایشان کہ جز او تعالے

ندانند وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ بہترین مکرہا این باشد مکر کنند و ممکور جز نعمتے
ہنیئی و دولتے سنئی ندانند موسیٰ کلیم را بکلام خوش کردند ابراہیم را بخلت
عیسیٰ را بقربت عیسیٰ میگوید فَاَنْفُخُ فِیْہِ فَیَکُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِ اللّٰہِ
ندیدند کہ خواستہ است تعالیٰ بردم نمونہ خلقت آدمؑ نماید بید قدرت صورتے
از گلے صلصال ساخت فَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ باعیسیٰ نماید کہ خلقت
آدم بدین صفت بود تجلی کند بہ تمثیلے و تشکلے بعزت احدیت و بجلالت صمدیت
او ازین مکر دیگر بیشتر میسر نباشد صوفئے[1] بعد انصرام زمان این طائفہ بسیاری
با سلطان العارفین بدان رہے کہ ملاقات معتاد است ملاقاتے کرد و گفت
یا ایہا السلطان تو گفتۂ کہ ہر کسے بچیزے سر فرود آوردہ ما ایم کہ ہیچ چیزے
سر فرود نیاوردہ ایم گفت آرے مرد پرسندہ گفتہ ہیچ مگو کہ تو نیز بچیزے
سر فرود آوردۂ ہمان شخص[2] با جنید ملاقات کرد گفت رئیس الطائفہ سید القوم
شما فرمودہ اید کہ ہزار در ہزار مرد را این دریا فرو بردیکے ما ایم کہ سر
بر آوردیم گفت آرے من گفتہ ام پرسندہ گفت ایہا الشیخ ہیچ مگو کاشکے ترا ہم
فرو بردے چنانچہ سر بر نمی آوردی۔ احمد غزالی برادر خورد بر محمد غزالی برادر
بزرگ آمد محمدؒ در تلاوت بود احمد آمد سلام گفت محمدؒ آیت تمام کرد اوراق
مصحف را برہم نہاد رد سلام کرد پس آن گفت فرزند احمد نہ آنچہ گفتمت
رعایت شرع باید کرد در وقت تلاوت چہ جائے سلام است گفت مخدوم
در تلاوت خبر بودند در بازار کفش بودہ اند یک خادم را برائے خرید
کفش فرستاد و دران حالت این خطرہ مزاحم وقت بود کہ کے آید

[1] قولہ ۔صوفی بعد انصرام زمان این طائفہ بسیاری" کنایت از نفس خود است کہ رسم بزرگان دین است چون خواہند
حکایت از نفس خود کنند بطریق غیبت ذکر کنند تا نفس را شرتے و کمینگاہے نباشد ش ۲ قولہ[2] ہمان شخص با جنید
ملاقات کرد یعنی بہ دل کہ معتاد است ۔ش ۔

چگونہ ستاند بدیا بہہ۔ ہمان پرسندہ کہ با بایزیدؒ وجنید ملاقات کردہ بود با احمدؒ
ملاقات کرد پرسید این حکایت صدق است وقتے چنین بودہ است کہ نشستہ
شدہ است گفت آرے گفت اگر محمدؐ دنبال خادم پریشان شدہ میگشت احمد
راچہ شدہ بود کہ دنبال محمدؐ پریشان شدہ میگشت۔ حکایت ہر سہ گفتم درا تمام این کلام
ہر سہ شرمندہ سر فرو وافگندہ ماندند خود را مبتلا مکر او یافتند۔

این ہمہ حکایت محققین عارفان واصلان بود کہ با تو گفتم از ان طالب
چہ میپرسی کہ ذکرے و مراقبہ کند و تقلیلے وطے درکار دارد بخاصیت آن نورے
ونارے بیند آفتابے و ماہتابے بیند خوابے بیند کہ بعینہ واقع باشد و خطرات
وساوس او ہمہ الہام شدہ بود و ہر نفس کہ راند ہمہ صدق وصواب باشد
آن مسکین در مکرے گرفتار است او را از ان سر بر آوردن مشکل بود خضرؑ کہ
با موسیؑ گفت إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا آنچہ خدنگ درمیان نہاد۔
هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ ۔ سبحان اللہ موسیٰ را چنان شکست کہ موسیؑ داند
وخضرؑ را چنان مکر غرور داد کہ او را از ان شعور نہ واین گویندہ ونویسندہ
کہ میگوید۔ داند ثم اللہ او را مکرے گرفتار کردہ است کہ ہود اند
وبس　　مصراع　　اینجا رسد ذوق ہر سودائی

تحفہ سخنے است این درویش از بزرگے پرسیدہ مکر با او چہ نسبت
دارد کہ گویند وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ اہل سخن ہمچنین
گویند استعارت تخیلے وتمثیلے است ومکرہ استعارۃ لاخذہ
العبد من حیث لایشعر واستدراجہ فعلی العاقل ان
یکون فی خوف من مکر اللہ کالمحارب الذی یخاف من
عدوہ الکمین ومحققان چنین فرمایند　شعر

لاستدراجہ

حبیبی مر التجنی ولکن　　کل ما یفعل الملیح ملیح

وافعال او معلل بہ علتے نیست یفعل ما یشاء تمت

ما شئت سئل بعض اهل الحقیقت کیف ینسب المکر الی اللہ فقال لا علت لصنعہٖ وانشد۔

شعر

ویقبح من سوال الفعل عندی وتفعله فیحسن منك ذاکا

فعلی ہذا قہار و مکار بمعنی واحد باشد۔ اللّٰہم لا فاعل غیرك ولا صانع غیرك فاعصمنا عن القهر و المکر برحمتك یا کریم یا وهاب۔

سر چہل ویکم

خوبروئے دراز موئے لطیف بوئے خوش خوئے شیوہ بازے
عشق سازے سیمین تنے سرمایۂ فتنے غمزہ زنے برروئے عاشق مبتلائے
بے سروپائے گمراہے دیوانۂ افسانۂ حیرانے بے خانمانے در نظر نظارہ
اش چشمکے زد او در تحیر و تحسر افتاد کہ این چشمک چہ معنی داشت مطلوبش
ہمین تحسین و زیادت جمال و اظہار کمال بود یا اشارت این نمود کہ
چشم من مبین و نظر بروئے من مکن کہ اغیار را اطلاع شود یا خود این
اشارہ فرمود مجمع خاطر باش من از آن تو و تو از آن من میان ما بیگانگی نیست یا
خود وعدہ وصالے درمیان نہاد یا تعزز و تحریم خود نمود یا خود گفت کجا
تو و کجا این سروکار ترا با ما چہ نسبت یا خود گفت خلاف شرط کار من
است وز نہار کردن از شفقت و رحمت من است یا خود بدین اشارت
پرداخت چنانکہ تو عاشق منی من عاشق تو ام یا گفت گذار از این خیالے
ترا کجا این مجال یا خود گفت حالتے کہ میان من و تو دینہ روز بود امروز
فردا تمام باشد یا گفت درون چشم من بجائے دیدہ منی یا خود گفت
کیستی و چیستی کجا در چشم من در آئی این ہمہ بوالعجبیہائے عشق است وَاللّٰہُ
عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ یا خود گفت است قصد دارم سرانجام بجویم یا خود گفت
باش تا خلوتے شود سر دہ ہر او خود باشم ھیھات ھیھات کَلَّا فَلَا یَامَنُ مَکْرَ
اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُوْنَ

شنیدہ باشی جوانے را در دارالفاسقین گذرے افتاد و آن مسکین صوفی
صافی صفوی صنعی متفرد بے متعبدے صالحے واہبے حضورے یا نورے و
حضورے بیکے از ان کارکنان بخود دعوتش کرد در آندم تمایلے نمود و اشارتے

حرکتے کرد دلہا را آنجا سکوتے و قرارے تمامے باشد اضطرا بے در دلش
افتاد شوقے سر بر کرد زمام تمالک از دست برفت عنان اختیار از قبضہ
گست چون بازے از پس حمام افتاد و چوں جبی در پے طعام سقوط کرد
از کنار و بوس و احساس مساسے کم نشد لباس حیا و پردۂ عفت بدرید
لاحول ولا قوۃ اِلّا باللّٰہ عقد شست خواست منعقد شود طپانچہ از
غیب برخاست بر رویش زد وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا آشکارا
شد کَوْ لَا اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ بینہا حاضر آمد ندا خاست روائے
احمق نادان سینتے وست رسے نداری پاورزئی در تو نیست کجا تو وکجا
سروکار ما ہم ازین حماقت و بلاہت است کہ از ما دور ماندہ ہنوز
فہم اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ در گوش جان تو فرو نخواندہ اند ہوش ہوس از سر
تو بدر نشدہ است کجا تو کجا جمال احدیت تراعمرے در سجن صمدیت بباید
گذرانید چہ دانم باین ہمہ بدین فہم رسی یا نہ اندیشہ کن با تو چہ باختند
و ما را چہ دانستی و از چہ گمرہ گشتی و اگر شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا نبودے
بارگی پیراہن وجود تو بر پارسائی تو گواہی ندادے آری وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ
بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاءُ۔　　وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ
لَّا تُبْصِرُوْنَ بیان این ہمہ کردہ کہ گفتیم واللہ اعلم

سمر چہل و دوّم

وقت بہار در بازارے میگشتم عورتے مستے در رستہ بازا نشست
برگ میفروخت شطارے چندے گرد برگرد او آن عورت سمن برے
ظریفے ترکے تاجکے چابکے شوخے غمزہ بازے عشوہ سازے عشق نمائے
یادپردازے شیوہ نا کے چاکے خندہ او اموات را زندہ کند قہقہہ آواز
اورا بندہ سازد ہمہ در پس او او باکسے نپرداز د لبانش از قاب
توسین حکایت کند چشمانش از وَ هُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَار نشان نماید
رخانش از وجہ قدوسی وسبوحی تابشے مینمودند پستانش از ربوبیت برآمدہ
نشانے میداوند جنبش از بدر لاہوت روے رزمے مینمود وآن چند شطار
کہ گرد برگرد آن پرکار بودند ہر یکے از دائرۂ انا من اھوی و من اھوی
انا بازنمی ماندند وآن برگ فروش باہر کسے رنگ آمیزی کردہ و این را
بجان سپاری سپرد مرا بسوے خود دعوت کردہ من چون روم کہ من شخصے مرشد
وداعی الی اللہ ام ساعتے در وقفہ و تاملے میرفت ساعتے با آوازے نرمے
لطیفے کہ دلہا را آن سو آہنگے درستی باشد این بیت قصیدہ برخواند مرد باعلی

آنم کہ ہمہ جہاں بفرمان من است سلطان منم وعشق تو سلطان من است
تو جان منی ہمہ جہان جان من است تو آن منی ہمہ جہان آن من است

زمام تمالک از دست شد عنان وجاہت و دینداری فرو افتاد بندشرع
از پاگسست خواستم ساعتے نمایم وبدولت قربت مستعد شوم ناگہان آن جان
وآن جانان وآن تحفہ رحمان خلاصہ انس وجان فرمودہ بایست اے سست
قدم ترا دستگہے ویاوری روش مردان نیست قف علی رسلک با این ہمہ در
اثنائے سوق شوق برمن غالب شد شوخی قدمے خواستم پیش نہاد خو وچہ بینم

نہ آن دکان ودران بازار نہ آن ایستادہ چند شطار ونہ آن نگار پرکار من بخود بیخبر ایستادہ ہرچہ برداشتہ بودم از دست افتادہ ہرچہ باخود راست گرفتہ بودم کثر گشتہ۔ درویشے بخویشے در دمندے بے نوشے پرنیشے بامن دوچار خورد گفت یک سخن ازین سہ گانہ با تو گویم این ہمہ صورت عشق ازل بود کہ ترا الصورت بیگانہ نمودہ این چنین آید رود نماید نپاید دتا تو باشی بار دیگر مشاہدۂ این صورت نکنی زیرا چہ عشق عشوہ باز است با ہیچ یکے بدو باز بر یک صورت نہ نماید وجودات حادثات این جہان را بدین قیاس بر عشق را وراے ورا تصور کن واین اشکال وصور را از اعراض او دان اگر مجنون از لیلیٰ انچہ یکبار دید ہربار ہمان مبند عشقش وامن دوام نگیرد مجنون ہمارہ بسر حبدش نیا ویزد تو اینجا بزسی این تو ہماتے وتحیلاتیست کہ واصلان حق دانند۔

انتم حقیقت کل موجود بدا وسواکم فی العالمین توہم

سرِ چہل و سوم

محب از محبوب ہوائے طلبد و محبوب با محب گوید کہ برضائے
تو خواہم رفت ترا مردمان چنین وچنین ملامت کنند از ایشان باک مدار
وجواب ایشان چنین وچنین باشد ہرچہ مطلوب و مراد محبوب باشد
محبوب باوے آن درمیان نہد کہ ہمہ عیوب ازوے بدر شود داغ
طعن از جان بکلی شوید مجنون با کاسۂ گدائے چند کاسہ خود را فرستادہ
لیلیٰ درکاسہ ہر یکے آشے کرد کاسہ مجنون را شکست مجنون شنود وچند دو
رقص کرد مطلوب او اکمال لذت او بود و تمیز او از مردم دیگر شخصے
را شنفتہ بر حال مجنون شد لیلیٰ را گفت چہ کم آیدت و ترا چہ نقصان
پذیرد اگر شفقتے بر حال بیچارہ کنی گاہ گاہے ہم از دور بنظرے آسودہ
اند و بجان خود قرار گیرد لیلیٰ گفت ازین طرف ضنتے نیست اما او تاب
دیدار من ندارد واحرقت سبحات وجھہ ہمین زخمے را نشان دادہ
اند شخص بر مجنون آمد و گفت کار ترا ساختہ کردہ ام تو بصحرا بایست او
از وراے حجاب بروزنے دیدار نے کند ہم درین حکایت گردے
از سراچہ لیلیٰ خاست مجنون نعرۂ زد و از ہوش رفت مرد پرسید چہ
افتاد گفت دانم لیلیٰ از مقام خود جنبید مرد گفت بیچارۂ تو بلائے
گرفتاری کہ تاب گرد رفتار او نداری دیدار او چگونہ توانی
دید نظارۂ جلال در تاب محب نیست تحفۂ دیگر جمال دراد
ولہٰ عین جلال است باز ماندن طالب از دیدار نہ آنکہ آن سو ضنتے
و تجلے ہست اما ربوبیت این تقاضا کردہ وَلَوْ بَسَطَ اللهُ
الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ

تمایشاء اگر بر خورداری کشتن مطلوب بود بارانے کہ بین الافراط والتفریط بود بر دنزول کند بسیار از تجلی جلال شد ہم در اول وہلہ نیست ونابود از جائے گشتند واز بسیاری مواہب و مطالب محروم ماندند و آنکہ گفتہ اند مرید بجائے رسد کہ احتیاج بہ پیر نماند آرے۔

بیت

چوں رسد عشق را ازین خانہ سرد شد گفت دگوئے ولالہ

سر چہل وچہارم

قوله عز من قائل فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي
ای عدلته حتی صار معتدلا قابلا للنفخ آنچه او حیات آست
عین حیاتست در مجوف قابل بشکل نافخ نفخه کرده هر آئینه اثر آن عین
حیات دروی درآمد متصف بصفت او شد هر آئینه مستحق سجود ملائک
گشت وجود را دو معنی است یکی اطلاق بر والی و اقدام کنند و
بر حادث زایل هم هم از آن اَجَلٌ مُّسَمًّى برای او تعین شد عاریت
بود إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا ضروری شد
ودیعت و عاریت قریب المأخذ اند العاریت تعار هم گفته اند
و موت عبارت جز از باز ستدن آن عاریت نیست که با او نهاده اند
ملحد زندیق چنین گوید جزء نافخ عند النفخ فی المنفوخ لابدیست
گوئیم هیهات لابدی نیست اما تاثیر ضروری است و سریان مگوید ما سریان
نمی گوئیم تعلق و تاثیر میگوئیم بمقید مطلق گفتن معنی ندارد اما تعلق فیض ره عقل
و ره دین راستقیم میبرد هم بیک فیض بیک تاثیر تعلق کل وجودات را بیک
وجود نسبت ده قهر را با لطف بدل کن و لطف را با قهر بیامیز شعر

ففی کل شی له آیة تدل علی انه واحد

وهم ازین جاست هیچ چیزی نیست که او را معبود نساخته اند
حتی الفروج والذکر والخنثی والروث هر جا کسی است عناصر
اربعه را پرستند آتش را پرستند هوا را پرستند سنگ و گل را پرستند
سید الاولیا امام العرفا هم ازین نشان دهد گوید شعر

واصدق کلمة قالها العرب الا کل شی ما خلا الله باطل

فیض او این عمل کرد کہ گمان ربوبیت شد بیت
نیر فتم بلا شد بوئے زلفت خراب اندر پئے آن بوئے رفتم
عارفان نکو دانند مجنون عاشق لیلیٰ نبود اما در چہرۂ لیلیٰ روے جمالے
دید ہر آئینہ مبتلا و عاشق گشت از انچہ آن جمالے است کہ با خیال وجمال مجنون
اتحادے دارد آن بزرگوار عین الاشیا رہم ازین گمان برد این بیت را او نظمے کند

بیت
بحق آن خدائے کان العالم ندیدم جز وجودش ہیچ دیگر
مکن طعنہ مرا از بت پرستی کہ فرقے نے میان بت و بتگر

بیت
خہ خہ ابراہیم بت شکن و آذر بت تراش
در جام جہان نمائی می بین سر دو جہان وے مکن فاش

دیگر ہم ازین میگوید۔ بیت
خواہی بوصال کوش خواہی بفراق من فارغ ازین ہر دو مرا عشق تو بس

من روحی دلیل کرد کہ فیض نافخ در منفوخ آمد تا تاثیر حیات کرد و اگر برائے
ابتدا و غایت گوئی ابتدائے آو از عین الحیات شد و انتہائے او باصل مسمی رفت
تبعیض ہم راست آمد کہ بعض حیات عین حیوٰۃ در منفوخ آمد۔ اِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ
فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ہمین حکایت گفت در سوانح خواجہ
احمد غزالی میگوید او عاشق خود است معشوق خود است عشق خود است صمصام
خود است الی آخر الکلام بدین بیت تمام میکند۔ بیت
صیاد ہمو صید ہمو دانہ ہمو ساقی و میخانہ ہمو حریف و پیمانہ ہمو
از عیسیٰ شنیدہ صورت طائرے از گل ساختے دنفخ کردے او طائر شدہ
در طیران شدے خداوند سبحانہ ہمان مثال را در دنیا اظہار کرد۔ فهم من فهم

سرِ چہل و پنجم

مرض عرض است و آن عرض بعضے را عین غرض است خصوص ختمی کہ او حمایت وارد اگر کافر را بگرمی خویشتن گیرد تخفیف عقوبات شود و اگر با فجار و فساق بازد تمحیص و تکفیر سیات او کند و اگر با مومنان صالح اندوزد تکثیر مثوبات او کند و اگر با اولیا درسازد ترقی درجات و قربات کند و اگر با انبیا ہم نشینی کند کشوفات و تجلیات ایشان را آنہی و اجلی نماید و اگر اتصال و اعتناق رسل و الوا العزم پردازد نشان بے خویشی و کمی با ایشان درمیان نہد گنج بے رنج نیابند آواز آہنگ برساز سیے زدن حلق قوت کردہ دست ندہد لطفہ قہرہ قہرہ لطفہ جلالہ جمالہ جمالہ جلالہ جمال لطف و قہر ہند رنج است در قہر جلال در جمال و لطف مندمج نشنیدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوزہ پر آب کردہ و ہر بار دست بر آب میزد و بر سینہ می مالید و میفرمود ان للموت سکرات چرا ن ماند شبلیؒ لب خود بمقراض می برید پرسیدند گفت بصورتے تجلی کردہ است کہ تاب آن ندارم محمدؐ را از غوث لغوث الغوث می برند از لذت اندمال جمال با جلال و لطف از قہر محروم میشود این نالہ بدین پیالہ می آشامد و این نوالہ در کام ارسیدہ و میگویند ہر چند کہ تلخ است فرود برا و اضطراب سکینہ کہ از النفرا و ہبا زدم میروم افسوس۔

نہ یک فسوس کہ ہر دم ہزار بار فسوس نہ یک دریغ کہ ہر دم ہزار بار دریغ

عتاب عبس و تولی منقطع میشود و طعن و لو شئنا لآتینا کل نفس ھدٰھا اندمال نمی پذیرد و تنقیص و تذلیل و لو شئنا لبعثنا

فِیْ کُلِّ قَرْیَۃٍ نَذِیْرًا استفراغ می باید وقتے عشقے باختہ تا بدانی ۔

بیت

ہجران خواہم ضما وصل نخواہم من تجربہ کردہ ام کہ ہجران خوشتر

نہ آنکہ عشقبازیہا تمام میشود وگفت وشنیدہا سر بسر تا آخر میرسد ناسخ منسوخ را ورق می پیچد در شکستن دندان ورخسارہ بدرمان میشود معشوقہ ہمہ کارہا باز می آید وعاشق را بکار میسازد نمیدانی در سوز ہجران چہ ذوق است ودر بجانے دوری چہ بود قلب است لاحول ولا قوت اِلّا باللہِ ضرورت شد بیت

اے دوست بیا ونقد جانم بستان مستم کن واز ہر دو جہانم بستان

این ندا برخوان لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ط لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ۝ من وتوچہ کنیم عاریت دادہ خودرا باز ایستید فرستادہ خود را باز بخود گردانید اکنون این بیچارہ را چہ چارہ جز این چہ گوید بیت

خواہی بوصال کوش خواہی بفراق من فارغم از ہر دو مراعشق تو بس

امایک امیدواری ہست ہرچند کہ تفصیل شود داغ تفصیلی ونام اختلاف باقی ماند بدین امید طالب گوید اَللّٰهُمَّ زِدْنِیْ حَرْقًا اَللّٰهُمَّ زِدْنِیْ ارقًا۔ اَللّٰهُمَّ زِدْنِیْ قَلَقًا اَللّٰهُمَّ زِدْنِیْ حَنَقًا[1]۔ اے دیوانہ درافسانہ مانکو نظر کن انشاء اللہ خدا ترا فہمے دہد

بیت

ہر گدائے مرد سلطان کے شود پشۂ آخر سلیمان کے شود

بوالعجب کاریست بس طرفہ رہی این چو عین آن بود آن کے شود

ہیہات فہیہات ایہا العرفا ایہا السادات ۔

[1] اے حنقاً بفتحتین بمعنی خشم وشدت خشم ۔ منتہی الارب

سمر چہل و ششم

قولہ تعالیٰ۔ سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا ۚ قُلْ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۞ سرانجام بعضے مردم جاہل بارادت. باری وبا فعال ومشیت او گویند چہ موجب وچہ سبب برائے چہ و بکدام عرض توجہ بقبلہ کہ داشتند ازان بگردند آن جاہلان نادان را اے محمدؐ تو این جواب بگو قُلْ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ مرخدا یراست مشرق ومغرب بنابرخدااست مشرق ومغرب ہرکرا خواہد بدین فہم رہے راستے نماید۔

مقصود توجہ اوست کلاً وجملاً تعین جہت امرے تعبدیست ہرجہتیکہ کردند دران مضایقے نباشد زیراچہ توجہ الی اللہ متعیم است اگر در شب مغیم ومظلم در زمین صحرا جہت کعبہ معلوم نشود بہر جہتیکہ تحری شود ہمان قبلہ باشد زیراچہ اصل مقصود بر بنیاد است عارض را لحقیقت عبرتے نیست اگر بضرورت ساقط شود لایبالی بہ لحصول اصل الغرض واگر سپس آن بچیزے متحقق شود کہ تحری برغیر جہت بود نماز بازنگردانند۔

ہمیدان موجبیکہ گفتم معرفت و توحید اطلاق اجمال تقاضا کرد وتعین تقیید وانحصار روے نمود ہم ازینجا است چہ در صحرا نماز گذارند سترہ درپیش دارند زیراچہ صحرا دلیل بر اطلاق کرد مثلا وتعین جہت دلیل بر تقیید براے نشان آن راسترہ کردند شیخ برکہ پیر قاضی عین القضات نماز دیگر رانیت میکرد و درنیت گفت کا فرشدم زنار بستم اللہ اکبر گر دران حالت در فضاے توحید گم بود و درعوقاب

دریاے وحدت غوطہ خوردہ براے اقامت شرع باز آمد و ازان جہان نشانے داد کا فر شدم زنار بستم اللہ اکبر۔ عارف در محراب غلطیدہ و پا بر سمت قبلہ کردہ ازان حالت پرسید ند گفت از جہتے بجہتے تفرقہ ندیدم آیت وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فرو خواندم ندانستم بکدام سمت پا دراز شد اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ از حالت اختیار اخبار کردہ است بیت

اگر در کعبہ بنشینی مجاور کعبہ من باشم — دگر در میکدہ آئی غلام میفروشانم
اگر صوفی شوی یارا لباس پشم در پوشم — اگر زنار بربندی من آن قیس رہبانم

ذکر شیخ رکنی گویم و آن جز اشارت بشش جہت نباشد پیش خواجہ خویش از واقعہ آن عالم بیانے میکردم و دران حالت خود را متوجہ شیخ دیدم و شیخ را بہ سمت غیاث پور ہمدران وقت پرسیدمش فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ۔ محیط ہمہ جہات شد چہ معنی باشد توجہ من لبوے خواجہ و توجہ خواجہ بسوے غیاث پور گفت سوال زیادتے است اندیشہ کن ہمہ جہت را یکرو باشد فعلے ہٰذا ہر چہ رو آرم بدو آوردہ باشم كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ حکایت ہم از استمرار فناے کل اشیا کرد و جز اثبات وجہ آن شئے نشد وجہ آن شئے ہمان است کہ او بدان قائم و موجود است آن باقی ثابت ازلی و این وہمی و خیالی وہمی بوہم رفت حق بحقیقت ثابت ماند او صورتے اشکالے را شعبدہ گری کرد چو آن شعودہ[1] ہم بہ بازی رفت شخص مشغول بر جا و قرار خویش ماند مردم باتجربہ را معلوم شد کہ این ہمہ نمایش بش نبودہ است کہ آن شخص فرد تنہائے است این ہمہ نمود از یکی و لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ بیان ما را باشباع باتمام رسانیدہ است وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى

---

[1] "شعودہ" با واو بروزن و معنی شعبدہ است کہ مو ربے بود باشد۔ برہان قاطع۔ ۱۲۔

ولکن بر ہمین تقوی است و متقی آنست کہ از خیلات و وہمیات وارستہ و بہ اعتقاد درست بر حقیقت قرار گرفت قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ مشرق را بر مغرب مقدم داشت زیرا چہ شرق وجلا بحقیقت است و استتار و اغبرار وہمی و خیالی مشرق مغرب اول برآید بعد از ان فرد درود من قبل آنکہ تولیت قبلہ شود مقدم با محمد گفتند سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ می بینیم ما تردد و انتظار تو کہ امر من اللہ آید رو بقبلۂ ابراہیم و اسمٰعیل آورم مقدم تعلیم شد ہمان بیان افتاد برائے رضائے تر اقبلۂ کہ مرضی تست خواہم کرد مردمان تحقیق چنین خواہند گفت جواب ایشان تو چنین گوئی لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ گفتار ملامت ایشان اظہار کردہ جواب تعلیم شد۔

سمر چہل و ھفتم

داؤد صلواۃ اللہ علیہم از حضرت تعالیٰ پرسید یا رب لماذا
اخلقت الخلق اے پروردگار من چہ حکمت بود وچہ سر بود وچہ مصلحت
بود کہ خلق را آفریدی جواب شنید کنت کنزاً مخفیا فاحببت ان
اعرف گنجے نہانی بودہ ام دوست داشتم کہ مرا بشناسند خود را
گنج خواند یعنی ذات ام بانوع صفات باختلاف اعتبارات ۔
جمال من دارم جلال من دارم قہر از من برآید لطف از طرف من
روے نماید قدرت مرا علم مرا سمع مرا بصر مرا ہم ہچنین نافع ام واقع ام شرور
شرور احزان و سرور الی باقی صفات لا یتناہی حصرہا بدین اعتبار گنج
نام نہاد این ہمہ در من بالقوت بود خواستم از حجرۂ قوت بصحراے فعل
آید ہچو خواستن مجبے محبوب خود را بنا بر یں مصلحت و بنا بر ین حکمت خلق را
آفریدم انواع ذوات را مخلوق کردم ہر ذاتے مظہر صفتے باشد شمس را
آفریدم قمر را آفریدم زہرہ و مشتری و عطارد و زحل و مریخ و کذلک
النباتیات ہر یکے را مظہر صفتے کردم کذلک الجبال والاشجار والدوابات
کالفرس والبقر و کالاسد والنمہ والحیہ والعقرب وعلی ہذا القیاس لکل الوجودات
چندین وجودات پیدا کردہ ام وہر یکے را مظہر صفتے ساختم این ہمہ
شد آنکس می بایست کہ مظاہر مرا بعین العیان بحق الظہور والبیان شناسا
باشد فجلست را فعا رکبتی واضعا الراس بخمص عینی
متفکرا و متفحصا ایۃ صورۃ وایۃ بینت تعرفنی بہذہ المظاہم
وتدرکنی بتلک المنافذ فبقیت علے ہذا کذا الوف سنۃ
فلم تخلص لی صورۃ ولم تبرز لی بنیۃ الاصورۃ الانسان بنیتہ فلہذہ المصلحت

وَلِهٰذِهِ الحکمت خمرت طینت آدم بیدیَّ اربعین صباحاً فیکون خلیفة فی ارضی وخلاصة فی سمائی ویجب ان تکون تلک الصورة مجموعة للمظاهر کلها ومجمعة اصناف الوجودات وانواع الکائنات بجملتها لیعرفنی فی نفسه ویدرکنی فی شخصه تا شخص شئی را در نفس خود احساس نکند ذائق نشود چنانچہ آن چیز است او را ہمچنان نشاشد لیس العیان کالبیان ولیس الفهم کالذوق بالاطمینان ہر آئینہ حکم این تقاضا کرد کہ ہمہ موجودات در بنیۂ انسان مرکب باشد او با ہمہ صفات خود بانسان یابد باشد و این ہمہ مظاہر بالفعل درو موجود باشد و ہر یکے بوقتہ بفعلہ وصفتہ ظاہر شوند دل را تتبیعے کنند این ہمہ موجوات درو موجود باشد واو تعالیٰ با آن دل و ہر یکے از عکس پرتو او فیضے و نصیبے شدہ چنانچہ حکما گویند الانسان عالم صغیر کما ان العالم انسان کبیر و آنچہ سفر کنند تا قطع متجاورات نظارہ شود و بدان ازدیاد ایمان آیات او بود محققان این سخن را جمع آرند و گویند سفر در حضر کن و خلوت در انجمن جو کائنات در عین وجود او باشند و رخود سفر کند ہمہ مشاہدہ شود و این کہ گویند ان فی جسد ابن آدم لمضغة اذا صلحت صلح بها سایر الجسد واذا فسدت فسد بها سایر الجسد الا وهی القلب عبارت ہم ازین است اطبا گویند القلب رئیس الاعضاء وملک البدن ہم ازین عنایت است اجماع یونانیان است معراج لقالب نیست معراج لقلب یعنے دل تفکر و بہ نظر صائب دانست حقیقت سموات وما وراء ها وحقیقت تخوم الارض وما فیها وتحتها معراج عبارت جز این نیست با ایشان کارے نداریم ایشان دانند و معتقدان ایشان اما

سخن در خلاصگی و لطافت فہم دل میرود آن ابالسہ و شیاطین نیز بلطافت
این مضغہ قابل اند و نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ورید
رگ گردن است و این تصل بدل است اقرب از ور ید یعنی بدل۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ کجا افتادم از بیان سابق و از کلام
واثق و از تحقیق فائق این محقق شد کہ اگر فلذا خلقت الخلق انسان مراد
دارند شاید ہے فلذ اخلقت الانسان و ازین انسان انسان کامل
مراد باشد زیرا چہ الانسان مطلق است والمطلق ینصرف الی
الکامل والخلق ہم مطلق است از وہم ہیں انسان کامل مراد باشد
وازینجا تحقیق شود اکمل الکمل وافضل الرسل محمد سید الکل
والاسل خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ والہ وسلم بالمهتد وارسل
ازین عبارت محقق شود فلذا خلقت محمد اخاتم الرسل برائے ختم
را برتو مثالے گویم کہ نیشکر ہست کہ او نئے و اندکے عرصہ ہیٹے وارد و قدرے
حلاوتے در وے گو وکان آنرا بکشند و سر سبید اور انجا یند فرو در برند
سبب اندک شیرینی کہ در وے ہست اور ا ترتیب کردند تا مرتبہ نیشکر رسید
اصل تمثیل درین است معلوم است کہ نیشکر تخمے ندارد و شیرہ نیشکر کشیدند جو
جوشانیدند شکر کردند اور ا صاف ترکردند گری کردند اور اجوشانیدند نبات کردند
و نبات را مراتب است تو اخاص کن از نباتے تا بہ نباتے چہارم
پنجم مرتبہ کار بجائے کشد کہ از ان مزید تر نباشد آن مثال محمد و ان
جملہ مخلوقات را بختند آدم و جملہ انبیا ساختند و ایشان ہمہ را بختند خلاصہ
ایشان راستدند محمدؐ را ساختند حدیث خُلقت انا و علیؑ من نور واحد
قبل ان یخلق اللہ آدم باربعۃ الاف سنۃ فلم نزل فی
شئ واحد حتی افترقنا فی صلب عبد المطلب دلیل برین
کرد کمالے کہ در آدم بود در محمدؐ است کذلک کمال نوحؑ و موسیٰؑ

سلا نیشکر یعنی گاد۔

کلیم اللہ وخلیل اللہ و روح اللہ در محمدیہ نقد موجود بود و خلقت عالم و آدم
خبر برائے محمد شد انا سید ولد آدم ہمبرین حکایت کرد لولاک
لما خلقت الافلاک ہمین اشارت بود واللہ لو کان موسیٰ
حیًا لما وسعہ الا اتباعی اتباع ناقص بکامل لابدی آمد الماحی
للملل والادیان ہمبرین بیان ارتباط یافت مظہر جملہ وجودات
علی ہذا محمد باشد گوید این محمد کیست و با محمد چیست و در محمد کدام کس است
من اطاعنی فقد اطاع اللہ بیانے ظاہرے کردہ است ومن
یطع الرسول فقد اطاع اللہ اشارتے صریحے کردہ است۔
این ہمہ کہ گفتیم بیان متکلم مجہول بود کنون بخواہم بیان متکلم معروف
کنیم ان اعرف خلق را آفریدم تا خود را شناسم علیم بود خواست چنین
شود۔ قبل وجود الاشیاء بہ اشیاء علیم بود خبیر گشت بہ اشیاء بعد وجود الاشیاء
خود را خود نتواند دید آئینہ باید ساخت تا عکس تو در ان آئینہ پدید
آید و تو شخص خود را مشاہدہ کن جمال نو در و نظارہ شود۔ بیت
یارب بتان وا و من از جان سکندر کو آئینہ ساخت کہ در وے نگری تو
لیلیٰ جمال خود را در آئینہ نظارہ کرد گفت اے مجنون دیوانہ
اکنون نظارہ کن او در ہمہ باشد با ہمہ باشد ہمہ از و باشد دید و باشنید
او خود را خود می بیند و بخود بازد و بغیر نپردازد۔ فاحببت ان اعرف
حاصل کلام چہ آمد اصل خلقت را اس حکمت ہمین محبت و معرفت آمد شنیدہ
گر عشق نبودے فلک نگردیدے دگر عشق نبودے دریا نشوریدے دگر
عشق نبودے باران نباریدے گر عشق نبودے سبزہ نروئیدے دگر
عشق نبودے حیوان نزائیدے گر عشق نبودے انسان بعہد بلاغت
نرسیدے گر عشق نبودے خدا را کسے نپرستیدے گر عشق نبودے جمال
اللہ کسے ندیدے من نبید انم ازین گفتار من تو چہ فہم میکنی ولایت

است ونبوت است ولایت تمام گفتم ولایت نبوت را هم همچنین باشد چنانچه صمصام مرنیام را ولایت را نبوت پوشیده است ونبوت را ولایت آشکارا کرده است از ولایت به نبوت رسید واز نبوت ولایت را احاطت کنند۔

محمد حسینی بس کن چند خود نمای وچند شیرین سخنی وچرب زبانی کنی اقطع لسانك وقصر بیانك۔

سر چہل و ہشتم

قوله تعالی وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظّٰلِمِينَ
هٰذِهِ الشَّجَرَةَ یا اشارت بجنس باشد یا اشارہ بشجر معین چنین
گویند سطرے بازگونہ خواند عکس مستوی کردند اے اِقْرَبَا هٰذِهِ
الشَّجَرَةَ با ابلیس چنانچہ این تلبیس رفت گفت اُسْجُدُوا گفت
وَلَا تَسْجُدُوا ظاہر و باطن جمع شود بیچارہ ابلیس درین تلبیس شیطان
گشت با آدم و حوا عکس مستوی رفتہ بود و با این مکین عکس نقیض شد
اگر سجدہ کند گویند دعوی دوستی میکردی چگونہ بدیگرے سر فرود آوردی
واگر نکند قضائے طعن بروے زنند کہ امر مرا بجا نیاوردی این را
گفتند ابی و استکبر اور اگفتند وَعَصٰی اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰی اگر وَحَرَّمْنَا
عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ براستی رفتے موسیٰ دار مرجع بہ اُم بودے کے تَقَرَّ
عَيْنُهَا درست گشت فرعون از فرعون بدر بود ورنہ ہامان درمیان
نیفتادے او میگوید لَعَلِّيْ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى و این میگوید۔
لَعَلِّيْ اَطَّلِعُ اِلٰى اِلٰهِ مُوْسٰى ملکوت جبروت لاہوت را بیک
ریسمان بر بندی غایت مانی الباب گوئی۔ مصراع

زین سو ہمہ عجز آمد زان سو ہمہ ناز

ناز بے نیاز باشد چون ہر دو سر حلقہ را یکجا کنی لَا يُدْرٰى این
طرفا ہا شود پس عابد وثن مستحق جہنم از چہ شود و آن بت شکن از بت
تراشش چرا بما ومن آید فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ و اگر این نبودے کار خانہ
ہمہ بیکار بودے اختلاف آمد شد و درون بیرون ہجوم سکون و آرام
وقرار ثبات یافتے ما اختلف الملوان وتعاقب العصران و

قرآن شریف کی آیت اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ ہدی ہے

تکرار الجدیدان ازین غوغا فارغ گشتی تہر برکہ لطف برکہ . . . .
فضل برکہ عدل برکہ میرزے تہہ بستہ دفضل آن برسر کردہ سدے پر گل
بدست گرفتہ و با کمر چسپانیدہ و بدست گرد آوردہ و بہ تحدیق عینین و تحریک
شفتین تنبول در دہن کردہ . دو دو دہ چشم کشیدہ خندہ کنان انگشتے بہ بینی نہادہ
کمر گردانیدہ سرین پیچیدہ بامن میگوید پیشین درین رہگذر من نفسے بطیب
عیش گذرانیم دانستم او ندارد مطلوب مگر فضیحتی من در رواج کار خود رواج
او را تاج و دواج در میرو افضاح من بہ افصاح و اشباع گفتم لا حول
ولا قوۃ الا باللہ من بدر دقرار گرفتہ ام و نعم دل سپردہ آمنا و صدقنا
قیامت نقد من است در رضوان و حور و چنان ہمہ در غیبۂ وجود دارم
ہم با آن ساختہ ام با غیر نپرداختہ ام آن ہمہ بازی این بود کہ بہ آدم
و حوا باختند و ذراری صلب و بطن بدین مصلحت پیدا کردند ورنہ چہ باشد
آدم با ابلیس یکجا آمدہ گوی تو امان زادہ اند بیت ۔

دل در تنگی پوشتہ نکو شد کہ نشد ، جز بر تو فروشد نکو شد کہ نشد
گفتی کہ بر نجم ار نکو شد کار ست دیدی کہ نکو نشد نکو شد کہ نشد

سر چہل و نہم

یکروز چنین اتفاق افتاد آبے طول و عرض او ما شاء اللہ تا چہ قدر باشد اما عمقش از کمر زیادہ نیست جمع میروند یکے دران میان من نیز (راہم) ہستم یک دخترے سالے پانزدہے اونیز میان آب میرود تحفہ این آست ماہمہ تا کمرگاہ برہنہ ایم دخترک را جمالے است کہ اگر از عکس پرتو او خلقت حورا باشد حورا جز دعوی خدای نکند رنگ رخسار و قد و بالاے او از امرد شاب و از احسن صورتے بہترے میفراید میان من و او یک فرسنگے باشد مرا بخود دعوت کرد چنانچہ شہپے را بروسے عروسی باحترام برند در آن آب بقیاس یک فرسنگ مرا با وے اتصال دادند شخصے از غیب الغیب شاہد شد جامہ بر ما انداخت چنانکہ کسے مرکسے را بپوشد دران حالت خود را ہمیدان جمال و ہمیدان حسن و ہمیدان لطف عین آن دختر دیدم او عاشق من شد من عاشق او ہم دران میان از من و از ان دختر بہتر عیسی سر بر کرد فریاد بر آورد و انا ابن اللہ میان ما ہر دو دعوی افتاد من میگویم عیسی پسر من است او میگوید پسر من عیسی فریاد میکند و میجہد و از ما ہر دو تبری مینماید میگوید نہ از ان توام نہ از ان او من از آن خودم و خود بخود ام آن دخترک بعد ازانکہ میگوید عیسی از آن من است من خود را عین او می یابم و آن آب سر بسر کہ با تو گفتہ بودم ہمہ منم واللہ اعلم بالحقائق

سمر پنجاهم

صوفی کنارهٔ دریا نشسته از خدائے تعالیٰ التماس طول عمر میکرد
حیوانے از دریا برون آمد یک لقمہ کرد غوطہ خورد صد سال درمیان
آب دریا داشت بعد از صد سال درکنارہ آمد قے کرد از شکم بیرون
انداخت آن حیوان صوفی را گفت مبارکت باد آنچہ از خدا طلبیدی
یافتی گفت این نخواستہ بودم کہ در ظلمات و شورستان باشم و از معاش
دنیا نصیبہ نگیرم گفت اے مرد نادان از تجربہ میگویم صد سال در تاریکی
و تنگی و شوری بسر بردی یک ساعتے کہ بحنت دنیا روے آوردی بمقابلہ
این آن محنت نبود۔

سمر پنجاہ ویکم

خداوند سبحانہ وتعالیٰ با داؤد علیہ السلام گفت یا داؤد کذب من ادعی محبتی فاذا جنہ اللیل نام عنی الیس کل حبیب یحب خلوۃ حبیبہٖ اے داؤد دروغ گفت کسی کہ دعوی دوستی من میکند وچون شب شود نجسید نہ آنکہ ہر دوستے کہ ہست خواہد با دوست خود نفسے بخلوت باشد از آنچہ عاشق مہجور باشد مضطرب در خلق در حنق وارق بود خواب را از سکون وقرار وآرام گیرند واین خلاف حال عاشق مبتلا باشد مگر آنکہ معشوق را در بر یابد او نیز چنان بلذت وذوق مشغول باشد کہ گرد خواب نگردد حال او این بود کہ خواب گرد او نمیگردد واین رسیدہ را اشتغال بلذت وہوائے خویش است کہ پروائے خواب ندارد۔

اقسام خواب نبشتہ اند النوم للہ النوم فی اللہ النوم باللہ النوم مع اللہ النوم علی اللہ النوم عن اللہ۔

النوم للہ طالبے را باشد کہ اوقات خود را تقسیم کند قدرے بخسپد تا بوقتے دیگر بغیر محنت بغیر مزاحمت بکار بار مشغول تواند شد۔

النوم فی اللہ اور اگویند کہ باختیار خود نخسپد نوم را استقبال نکند وبہ نیت انتباہ تغمیض نکند تا آنکہ خواب او را رباید بہر وضعیکہ بغلطاند بغلطد۔

ودیگر النوم باللہ او را گویند چشم می بندد واستقبال خواب میکند وخواب را آرزو میبرد وخیال محبوب را در سینہ درست بیدارد تا خوابش میرباید مگر در خواب خیال جمال محبوب مشاہدہ افتد شنیدہ است

رویت اللہ فی المنام جائزة این تدبیرات درعین اضطراب وقلق است جنونے را خواب چہ گذر را محتمل۔

النوم علی اللہ اگر علی اللہ را بمعنی مع مگوی خواب آید و لش آرامیدہ است و بادے سکون و قرار گرفتہ است علم الیقین وعین الیقین وحق الیقین نقد درگرہ بستہ وآسودگی وخنکی ضبہٴ وجود او را مالا مال ساختہ است مرد مسافر در منزل مقصد رسیدہ است نعلین طلب از پا بیرون کشیدہ است عصاے طلب درگوشہ تکیہ کردہ است خرقہ وجود را بافشاندہ است وبگوشہٴ آویختہ است ماندگی وکوفتگی سالہا ازبرش فروافتادہ است وپے کسیکہ چندین دویدہ است وپوئیدہ است باخود درکنارہٴ آمدہ است وبدین صفت عمرے برآمدہ است این بیت مناسب حال او شدہ۔

بیت

من مست مے عشقم ہوشیار نخواہم شد خفتہ بر شونم بیدار نخواہم شد

وبدان ماندکہ مصطفےٰ با مرتضےٰ گفت و ن الانسان اکثر شئی جدلا۔ بنی اللہ خواہد ہمہ احوال عبودیت درمجرای خویش رود و مرتضےٰ سید العرفا از حق الحقیقت نشان میدہد خدا صورتیکہ مصطفےٰ او مرتضےٰ را درین کشید دہ و قلب و آرام دل در بنیہٴ ایشان چکاند جز برعایت ظاہر و استعانت شرع بازگشت نباشد۔

اما النوم عن اللہ من اسمج اقسامہ واقبح انواعہ این نشام قومے است کہ ایشان را اولئک کالانعام بل ہم اضل خوانند... اللہم کسے ہم باشد کہ وہم وجود را و خیال انیت را نقش خویش از دل بدر بردہ بود پاے راحت وفراغت بر بستر یافت مراد خود دراز کردہ باشد و دست از تصرفات وہیمات وتخیلات وجہانی کوتاہ کردہ بصیرت دل او از تنام عینای ولا ینام قلبی اشارتے فرماید این

چنین کسیرا گوئی نام عن اللہ شاید از و غافل نیست اما چنان بدو مستغرق است
از بود و نابود او چنانستے کہ فارغ است نمکے را در آب انداختہ اند
تمام گداختہ و آب گشتہ جز آنکہ شوری با او ماندہ است اگر گوید نمک
کہ ازین آب فارغم بر نہج صواب سخن نمودہ باشد

سایلے از شبلی پرسید ای الصبر اشد شبلی فرمود الصبر للہ
سائل گفت لا باز شبلی گفت الصبر فی اللہ باز سائل نفی کرد باز گفت
الصبر علی اللہ سایل باز ہمان نفی را عادت کرد فغضب الشبلی وقال
ویحک فایش فقال السائل الصبر عن اللہ فزعق الشبلی وکاد ان
یتلف روحہ۔ صبر عن اللہ بزرگے معنی فرمودہ است بر یکے
تجلی وکشف جمال شود و او خود را بشرط محبیکہ عزت معشوق در دلش قرار
گرفتہ است خواہ چشم بصیرت را از وے بردوزد و خود را مستحق و لایق
نداند گوید مرا این و بصیرت مرا این و نظارہ مرا این و جمال آنحضرت را
اندیشہ کن چہ لائق و استحقاق باشد خجلاً و ذوبا نا عین بصیرت را تغمیض کند
خود را بہ ستم از ان دیدار باز دارد چہ ستم و کیستم و کدام کسم این حدیث
با خود گوید این الماء ورب الارباب و این الماء و الطین من
حدیث رب العالمین نیکو سخنی است بر سند و سدادت اما چون انفلاح
بصیرت شود سدرا امکان نماند تجلیات را اختیارات نہ او تجلی میکند
این را قابل سد بصیرت ... این کلام بزرگوار در فہم این طائفہ
دشوار باشد اما قسمے قسمتے کہ در صبر عن اللہ گفتیم حرف آن کلام ہمبران
نمط درین مرام شود اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ہر شرط شہود خود
استقامت یابد۔ دیگر صبر عن اللہ تجلی بر صورت مکروہے شود و
او را بطرف خویش دعوت کند مثلاً در خمرے یا در شاہ بازی و این مرد
متبع سنی رعایت اتباع و حفظ سنت شرع را برپاے دارد آن طرف

را تجلیات بہ اختیار او تجلی کند

اقدامے نکند خود را از ان باز دارد دایم اللہ این سخت ترین صبرہاست واللہ اعلم۔

سمر پنجاہ و دوم

مسترشدے رشیدے طالبے سدیدے جوانے بیباکے چالاکے بخدمت ابوتراب نخشی بود ابوتراب از راہ اشفاق و الطاف فرمودے بدین استعداد و یکہ توئی باید کہ در نظر بایزید باشی فلما کثر کلامه یومًا من الایام قال الشاب چہ خواہم دید بایزید را این جا نشستہ خدائے بایزید را می بینم ابوتراب گفت یکبار کہ بایزید را بینی بہ از انکہ ہفتاد بار خدائے را بینی جوان بر سطح شطح برآمد بہ استعجاب و استنکار گفت کیف یکون ابوتراب فرمود ہرچہ بینی اندازہ خود بینی و ہرچہ در بایزید بینی اندازۂ بایزید باشد طالب را اشتیاق غالب شد ابوتراب بخدمت بایزید برد بایزید در وثاق نبود بر لب آبے شدہ بود استقبال کردند برہ گذر ایستادند بایزید چرمے فرود و چرمے بر دوش بستہ آب بر کتف نہادہ می آمد پیش شدند جوان را در نظر او داشت یک نظریکہ بایزید طرف او کرد جوان مسکین خرّ میتًا بایزید بوقت خویش گذشت ابوتراب با اصحاب در غسل و نماز و در دفن و کفن او مشغول شد بخدمت بایزید آمد عرض پیوست ایها الشیخ قتلتهٗ بنظرة دیدنی و کشتنی بایزید فرمود او مستعد بود سن بوقت بودہ ام ہمہ یک بار شراب نفظ سر جوشے و پر جوشے در کام او ریختم بیچارہ تاب نیاورد۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔

درین حکایت چند اشکال باشد چه معنی دارد که گوید اینجا نشسته خدای بایزید را می بینم وچه معنی دارد که ابو تراب گوید که یکبار بینی بایزید را به از آنکه هفتاد بار خدای را بینی وچه صورت دارد این معنی هرچه در خودبینی براندازه خود بینی وهرچه در بایزید بینی براندازهٔ او بینی وکدام فهم رود که او مستعد قابل بود من بوقت خود بوده ام هم بیکبار شراب پر ریختم او طاقت آن نداشت۔

فردا آمنا وصدقنا در مقام رضوان جمال رب رحمٰن بینند بیندگان در مکان باشد و مرئی بلامکان هرچه با خودبینی اندازهٔ خودبینی و در بایزید اندازه او هر یکی را فردا آمنا وصدقنا رویت باندازهٔ او باشد کسی همچو مه بیند و کسی همچو ستاره ومثال زهره ومشتری و دیگر ستارگان خورد وخورد و کسی مثال برقی و کسی همچو شرری از ناری فعلی هذا کسی را دیدار او مثال شرری از ناری باشد فجاةً و بغتةً شمس انوری بران تابی وتابشی که اوست بتابد نه آنکه یکبار دیدن اوهمه از هفتاد بار دیگری باشد ہلاکت او را همبرین قضیه ربط بده بایزید دلی دارد که در آئینهٔ اش او تعالی با همه صفاتش تجلی کرده صفاتش دانسته جمال وجلال لطف وقهر این دیدار در تجلی که باشد مگر کسی که پختهٔ این راه بود واندک اندک باران ببار روزمین را مستعد کند آنچه نباتی از در وید مستمر افتد اما اگر بارانی پر زور ری چنانچه ایام نوح شد نه آنچه جهازرا فرو بالا ند۔ بایزید سبحانی ما اعظم شانی گفت خود در امثال ذره در شعاع آفتاب گم گشته یافت به نیابت او بزبان خود سخنی راند گفت سبحانی ما اعظم شانی قوله سبحانی دلیل کرد با وجود بایزید اشارتی شانی بوجود خود کرد و بر بود او نشانی داد و اگر از طیفور ریزه ذرہ حضور بر آن صفت بر آمده باشد جز سبحان الله والحمد لله نگوید قدوسیان جمله را همبرین قیاس بر وکلمات دیگران را همبرین وزن

نه گفتار جز از کردار نیست کردار و بدار گفتار رهمه را بر تخته نفی فی نفی وطمس فی طمس ودرس فی رمس و آیت لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ط لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ برخوان کلام او ازلے ابدی است سکوت بر وے روا نیست ازلی گفت لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ط لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ازل و ابد یکے رشتہ تصور کن که هر دو سر آن رشته بهم درپیچیده باشی یک حلقه بود دو م را بهم برین التیام نهد این دم شکسته ام و املا میکنم من وا ملاے من درین حلقه گم اند و او به لغت ازل و ابد میخو اند لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ط لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ۔

سر پنجاہ و سوم

قیل فی الخبر علماء امتی کانبیا بنی اسرائیل پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمود علمار است من ہمچو پیغامبران بنی اسرائیل اند یعنی چنانچہ ایشان را نصیحت و وعظے بود علماے امت من ہمچون ایشان اند ایشان ہم نصیحت و وعظے دارند ہم از سبب این بود کفار و مشرکان ایشان را کشتند و بر دار کردند و پرکالہ پرکالہ کردند رسول اللہ گفت انا نبی السیف والکتاب تیغ و کتاب جز چند پیغامبر را بیش نبود داؤدؑ و سلیمانؑ و موسیٰؑ و محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔

باید دانست تحقیق ازین علمار باللہ مراد اند علمار باللہ کیانرا گویند علمار باللہ چند معنی باشد یکے آنکہ معنی آیتے ارادۂ کلمۂ و حرفے و حکایتے و خبرے از آئندہ و گذشتہ از خداوند سبحانہٗ تعالیٰ بغیر واسطہ بشنود خداے تعالیٰ با ایشان گوید بغیر واسطہ ازین کلام ازین آیت و حروف مراد من این است و از گذشتہ و آئندہ چنین بود و شود۔ و یا آنکہ او تعالیٰ تجلی کند بتمثل و تشکل بینندہ از ان تمثل و تشکل فہم معنی کند فہمیکہ ہرگز دران خطا نباشد مثلاً تشکلے بصفت غضب و قہر کرد تجلی را ازان معلوم شود کہ او سبحانہ برمن یا بر دیگرے غضب کردنیست و صورت قہر نمود نسبت و دیگر فرشتہ کہ غیر جبرئیل است بیاید و از خداوند تعالیٰ حکمے و خبرے و معنی رساند وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا و علمار باللہ یعنی علم بذات و صفات او باشد این با صلہ باشد علمہ بہ ای علمہ و آنکہ تمثل معنی فہم کند یا فرشتہ سخن برساند این فہم کلام وراے حجاب است و آنکہ بغیر واسطہ

ز علم بہ علمہ

سخن با بنده گوید آن سخن را بنده از دل خود بشنود و آن چنان بود که دل از خدا
شنیده باشد بدان رہے که دل را با ویست　　ویا آنکه گوش ظاهر سخنے بشنود
از غیب و آن قایل خداوند سبحانهٗ بوده باشد　　و این علم که بذات و صفات
او شود ذات او تجلی کند بصفاتے که با ویست تجلی را بدان اطلاع شود　علم
بالله این را نامند یا آنکه در دل الهام شود چنانکه مردم را در دلها وسوسه
ہست ہم ہمچنان دل وسوسه کند آن وسوسه بر اہل تحقیق الهام باشد

علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل یعنی آنچه انبیاے بنی اسرائیل
را معجزه بود علماے امت مراد اولیاے پس روان مرا کرامت باشد　کرامت
خارق عادت مستمره است اگر بر دست نبی ظاهر شود معجزه نامند و اگر بر دست
ولی باشد کرامت خوانند لیکن نبی را وقت تحدی اظهار معجزه فرض باشد و ولی
را وقت ادعا ستر کرامت واجب بود　انبیاے بنی اسرائیل احیا را اماتت کرده
اند علما را امت محمد را صلی الله علیه وآله وسلم نیز یحیي و یمیت باشد بدین معنی گویند۔
یحی بالعلم و یمیت عن الجهل و احیاے اماتت صورے نیز باشد چنانچه
عیسیٰ را بود حکایت از ین کردن حمیت دین وغیرت شریعت اجازت مندیهد
خواجه من فرمود بدبختی بر نیک بختان خصم شد بر بادشاه آن وقت افترا
ساوی ایشان کرد ضابطه آن زمانه حکم بجا کرد ایشان گفتند ما را لتفرقه
میکنی یک التماس داریم بجا آر ما جداگانه ہر ولایتے رویم ما را سماعے شنو آن
پس آن دواعی باشد صوفیان اولیاے خدا در رقص بودند پسر بادشاه
به نظاره اکثر اندام خود از غرفه کشیده میدید پا ہا از عقب بر آمد قطره قطره
شد صوفیان آن اسجا محا نه نشستند و در میان آوردند و گرد بر گرد او عضو ریکدیگر
رقصے زدند پسر بادشاه حیاً و نشیطاً برخاست این احیا بصورت و معنی باشد
یا نه اگر از ین جنس حکایت بگویم مجلدات شود ہنوز با نتہا نرسیده باشد ـ
یارے پیش خواجه من ایستاده بود خبر بدو رسانیدند که دختر آن یار بر برد

خواجہ فرمود درخانہ رو عجب نباشد کہ ویرا خدائے تعالیٰ جان نو دہد درخانہ آمد دختر را با حیات و صحت یافت علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل وما من نبی الا ولہ نظیر فی امتی ہم برین بنائے کہ گفتم موید باشد۔ درمیان اولیائے خدائے عزوجل ہمچو عیسیٰ باشد ہمچو موسیٰ باشد یکے را جامہ بر رو انداختند و مردم نوحہ میکردند درویشے درآمد گفت این را چرا جامہ انداختہ اند کہ این زندہ است دست گرفتہ ایستادہ کرد و ملک الموت را گفت تو بازگرد اجل او پیشتر است۔

و آنکہ حدیثے دیگر نقل کنند کہ علما را امتی افضل من انبیاء بنی اسرائیل بدو معنی باشد یکے بحکم تبعیت محمدؐ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم محمدؐ راہنمائی کردند بگر و ہیکہ در تبع او بودند ہرچہ محمدؐ را نصیب شد متابعان نیز از ان برخوردند۔ محمد علیہ السلام بخصائص مخصوص است کہ جز ورا نباشد پس آن تابعان نیز افضل از ان انبیا باشند بدین معنی و آنکہ موسیٰ گوید اَللّٰھُمَّ اجعلنی من امت محمد علیہ السلام ہم بدین معنی باشد و آنکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمود ما صب اللہ فی صدری الا وصببتہ فی صدر ابی بکرؓ ہم بدین اشارت است۔ و انکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بامدادے گذار و ہمہ را گفت روے من ببینید ہمہ دیدند مگر علی رضی اللہ عنہ روز دیگر علیؓ ہمین گفت ہمہ روے او دیدند جز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بصبحیۃ ہمین معنی دارد۔ و اعتبار دیگر ازین انبیا میان بنی اسرائیل مرا باشند کہ از جہت رسل انبائے میکردند بر ایشان وحی و رسالت نبود مومنان مخلص بودند از جہت انبیا چیزے انبیائے میکردند ہر کہ اولیائے امت محمدؐ را اقرار کرد و ایمان آورد او ہمہ انبیا ایمان آورد والعکس علی عکس ہذا والسلام

سمر پنجاہ و چہارم

وقتے از کنبایت در شہر گجرات میرفتم آن سال اندکے امساک باران
بود از سبب کم آبی و بے گیاہی مواشی بسیار سقط شد دیدم بزیر درختے
مردارے افتادہ است زاغان و مردار خواران بدان افتادہ سیکنند
ومیخورند زاغے بر شاخے نشستہ میگفت اللھم وا سع المغفرت
وسّعت علینا رزقا بفضلك یا رحیم یا وھاب یا کریم یا
یا توّاب عظیم شکرے شنفتم[1] این کلمہ در نفس من آمد بعجب و تعجب ماندم
کہ اہل وہمہ رامصیبت زدہ ایشان را جز استرجاع و تصبرہ ورد ے
نماندہ وزاغان را از فراخی نعمت شکرت و محمدت زیادت شد با خود گفتم
یک غنی را امیر اند مہمانے چند فقیرے تازہ شود حضار کہ حضرۃ گورش سیکنند
گرسنگی کوزش کردہ تا بزمین خسپانیدہ نیم دانگے مزد وریش دادہ پکار
نانے خرید خورد چشمش کشود و حمد و ثنائے خداے عزوجل بجا آورد ۔
قہر لطفہ لطفہ قہرہ جمالہ جلالہ جلالہ جمالہ مراد
محققان ازین گفتار تجرید توحید و تفرید وحدت باشد ایشان گویند کونہ
وجود ہ وجود بر ماہیت زیادہ نیست و اگر بدین اعتبار گویم ہمان قہر
درباب یکے شد اہل و ولد او اقارب و عشائر او مصیبت زدہ شد
وہمان قہر سبب تازگی دیگرے بدین اعتبار قہرہ لطفہ لطفہ قہرہ
شود جلالہ جمالہ جلالہ جمال اول و لہ جلال و جلال
باعتبار جمال وہمان تابش آفتاب میوہ را پختہ کند و دیگر پراگندہ سازد
موسی گفت رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْكَ نہ چنین بود جاء موسی بلاموسی
ولم یکن شئ بموسیٰ من موسیٰ اگر چنین بودے موسیٰ ارنی

[1] یعنی بشنیدن۔ ش

سمر پنجاه و پنجم

منصور یکے از ابدال است و او از میان ایشان آزاد است یعنی تکلیفاتیکہ بر ایشان است از وے برگرفته اند عمر او و اللہ اعلم تا چه قدر باشد او گوید حسینؓ علیؓ رضی اللہ عنہما را اتابکی کرده ام حسین را زاد ند و در کنار من داوند روزے چنین میگفت عارفے در خمارہ می آید می نوشد و مستانه بیرون شود در خانه عورات است آن کاره در آید بدان کار مباشر شود و ہیچ از معرفت و تجلیات و کشوفات او نقصانے نه پذیرد او مردے آتش مزاج بر وے او گفتار چون و چرا میسر نه شنونده را جز سکوت با او چاره نه۔

این سخن را محملے است محملے بد بدے اعتدائے صحیحے یکے چنین بین است که از قبیل وما قتلوه وما صلبوه ولکن شبه لهم باشد یکے میان ایشان در منجانه شیند که شاهد و ساقی و حریف و مطرب با وے باشد می میان چند نفر بود او آشامد و کارہاے که در ان مجلس باشد کند و در حقیقت امر نه او ونه مے نه حریف نه چیزے دیگر نمودارے بیش نبود۔ یکے از ین طائفه بایستد ہزار در ہزار مرد اور او در حلقه کرده باشد ہر یکے اور ابصورتے دیگر بیند و ہر یکے اور ا به نشانے و ہیأتے دیگر گوید این چنین کسے ہر چه کند کند اعتما در انشاید۔

محملے دیگر مے را عسل سازد و عورت آن کاره را از عالم غیب بصورت او متمثل آرد چنانچه

ے

مے عسل گردد بدستش میکده مسجد شود

این نیز واقع است از خواجه من مولانا فخر الملت والدین بجنوری

حکایتے میگفت سوگندان غلاظ و شداد و مولانا شهاب الدین کنتوری را سوگندان میداد اگر من نوع دیگر میگویم گواهی بدهی شبے مولانا محمود یعنی خواجه من نقدے بدست داد وگفت برو از خمار خانه شرابے پر کن سبوچه بیار آوردم مرا فرمودند قدحے پر کن مرا بده سپس آن گفت یکے تو بخور سوگندان غلاظ شداد گفت شهدے بود خالص وخوشبو که در هیچ مشک وعود وعنبر وگلاب نیافته۔

واگر فرض کنیم چنین بود که مے را بعینه خورده است واین کار را بر عورات بیگانه لفعله وجه کرده است وعرفان وتجلی اش کم نگشته است چنانچه گویند وگفته اند معصیت در مقام ولایت دلیل بر مراجعت کند ودر مقام محبت دلیل بر منقصت کند ودر مقام معرفت دلیل بر کمال کند۔ محمد حسینی بحق حقیقت بعلم یقین وفهم روزبن میگوید که دوزخی اند آنکه اتباع رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم نرفته اند هرچند نفس ایشان تقاضا کرده است از گفتار وکردار کم نکرده اند ایشان را در دوزخ اندازند با ایشان گویند آسے هر چه کردم من کردم هر چه کنم من کنم اینک منم مد کشف وظهور تجلی ام چنانچه در دنیا بودم مرا بداینده بینید بشناسید بسوزید۔

اے عزیز این سخن بر تو مشکل شود امروز عارفان را سر در وے میباشد شکم در وے میباشد وجهے دیگر وعرفان وتجلی همه باقی بر این همه درد ان عارف پیے در دمیسوزد وبا وجاع گرفتار شد اینے وچنین میکند آبے وگرفتگی دارد البته میخواهد رنج لصحبت مبدل گردد وکذالک فردا آسنا وصدقنا۔ روح ابوعلی سینا بردند فرمان شد از زره محمدؐ آمده است یا خود میخواهد بما پیوندد گفت خود بخود آمده است فرمان شد که بعد بعثت محمدؐ بر ما راه نیست جز ره محمد باز گردانید ودر هاویه بنکال وعذاب بدارید وعرفان او باقی است

نبیذ چند مرا دہ برائے مستی را | کہ سیر گشتم ازین زیر کی و ہشیاری
نہ ہمری تو مرا راہ خویش گیر و برو | ترا سعادت بار امرا نگوں ساری

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّ قَآئِمًا یَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَیَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا یَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اشارت بخلوت خانہ ایست کہ جز محب و محبوب را گنجایش نیست سَاجِدًا وَّ قَآئِمًا در افتادگی است کہ میان عاشق و معشوق میرود و کنایتے از حالتے است کہ عارفان کار شناشند و واصلان یار دانند ۔ یَحْذَرُ الْاٰخِرَةَ چو ہر یکے ترس است کہ نباید آخر کار ازین خلوت خانہ بروز و براز شویم و از بر بدر الیستم۔ وَیَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ و ہر یکے امید دارد کہ این حالت بر صفت استدام ہمبرین باشد و ہمبرین بود ازینجا نالہ کند ۔

بیت

زو عشقت راست می بازم و لے ترسم ازانکہ | کعبتین چشم غلطا نے مرا بازی دہد

قل. بگو اے محمد کہ واقف اسرار ہے و عارف حالت خلوتے و توی کہ پیشوائے مقربان منی و رہنمائے توحید و وحدتی ہرگز برابر نشوند انانکہ براسرائے ورائے الورا واقف اند نہ آن مردم کہ در اسفل السافلین گرفتار اند ۔

این عبارات و این مناجات و ازین خرابات کسے پند نگیرد مگر خداوندانیکہ از سکر بصحو آمدہ اند و در عین حالت صحو بالذت سکر اند ۔ شنیدہ کہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دایم الحزن والبکاء آہ چگونہ در بکا و نالہ نباشد ہر چند محبوبش ۔ در بر است اما در خلوت معاملتے است کہ در جلوت نیست الیس کل حبیب یرید ان یخلو بحبیبہ رمزے ازین است و آنکہ گویند خلوت جلوت یکے باشد و لیکن فضلے است نا محمود چنانکہ اہل کرامت

را کرامت فضلاست نا محمود اگر سہم الغیب افتد آن فضلے است محمود واگر بعی افتد نا محمود چند در چند است بیچارہ ابوسعید در شمار برگ درختان ماندہ است۔

آرے آرے محمد حسینی ہرچہ گفتی برسد او وسند بود امامحب اگر رضائے محبوب در دوری بیند آن دور بودن بہ از حضور باشد۔ خدا پرستی کار دیگر است ورضا جوئی کار دیگر۔ ہان وہان نقد انبیا را بر پلہ اولیا سنجی ایشان خویش را بر رضائے او درداده اند ایشان گویند۔ بیت

ارید وصاله و یرید هجری فاترک ما ارید لما یرید

بیت

اگر مراد تو اے دوست نامرادی ماست مراد خویش دگر از تو من نخواہم خواست

اتفاق اہل عشق است در خوشتر از دربان است وسوز بہتر از روح وریحان است گفتار ایشان است۔ بیت

ہجران خواہم ضا وصل نخواہم من تجربہ کردہ ام کہ ہجران خوشتر

ہان وہان محقق شد کہ درجہ انبیا نہ بدان بلندی است کہ باصرہ بصیرت اولیا ہرچند تیز زبیند احساس بتواند کرد و آنکہ گوید رَبِّ اجْعَلْنِی مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ و دیگرے گوید تَوَفَّنِی مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِی بِالصّٰلِحِیْنَ این ہم حکایت از جمع الجمع وجمع نسبت بہ جمع الجمع شرک جلی است و آنکہ حجت آرند یغبط الانبیاء آرے بیچارہ اہل درد را این صورت کالحب علی المقلی۔ وایشان ہمیدین آسودہ اند دانستہ سمندر در آتش کدہ ابراہیم چہ میبازد دانستہ ماہی در قعر دریا باکہ میبازد اللہم الھمنا رشدا۔

سمر پنجاہ وھشتم

شبے با ماہ روے ہلال ابروے چہ خورشیدے گلعذارے لالہ رخسارے مہ افروزے خفتہ بودم قدش بلند ہمچو سروے جعدش دراز ہمچو سیاہ مارے کمرش باریک ہمچو میانہ موے سرینش ہمچو سنگ کوہے باشکوہے وستوہے یارے وفا دارے معشوقہ جفا جوئے با بوسہ وکنارے ہمہ شب بسر شد وقت آمدن صورت وصال و اتصال مقنعہ حجاب از صورت بیگانگی برگیرد۔ الحیاء من الایمان را سنگین ساز دیکے دریکے گرد وحدہ جمال خود تمام پیوند و نجاگاہ وبغتۃ آن خروس سحرے گردنش بریدہ بہ آوازے ہرچہ سیخ تر و مل تر بر آورد و آن موذن صباحی بہ آوازے بے سازے بجذام و برص گرفتار شدہ ندائے حی علے الفلاح دردادو دوی ظاہر گشت بیگانگی آشکارا شد تفرقہ درمیان افتاد اقامت شریعت کہ بعثت علی السحہ السملۃ البیضاء بیدار کرد برقیام داشت چہ ہم ازین درد نالید شیخ برکہ پیر عین القضات وقت و نماز دیگرے بصدق نیت برائے تحریمہ دستان برداشت وبحق گفت کافر شدم زنار بستم اللہ اکبر ہمانچہ اورا وقت عصر ہمان روز مارا وقت فجر پیش آمد باد لے غمگین ونفسے حزین بزیارت شیخ مشی قدمے شد جمعے از کنیزانے سبوے آب برگرفتہ دو چار خورد ندیکے از میان ایشان ہمان شبانہ نمود ہمان افسانہ برخواند طرفہ من گوشہ چشم نگر ید خندنی زدکہ احیاے موتی وحشر اجساد بدان باشد داین سخن گفت بہندوی ترجمہ اش اینست آنچہ اورا بخیال واقعہ دربرکشیدی ہان وہان نظارہ شوکہ آشکارا بروز روشن ترا غمزہ زد و از ناز و کرشمہ اشارتے فرمود تا

این جان مبتلا واین دل پر درد بر بلا واین نفس پر اندوه دعناکو تر احساس کند از خود بخود دنمود بیود تمامی مرا بر بود جمع کنیزان نیز با خود میگفتند که این نامش دلبری است میان ما ناگهان بروزے برازے کرد ما گفتمش تو از ان کیستی و از کجای این سخن بسیار با وگفتم او ساکت بود پس آن گفت قصه کوته کنید که من از آن سید محمد گیسو دراز ام اکنون نمیدانم او از میان ما چه شد او که بود و چه بود دیو بود پری بود حورا بود. الله اعلم تا چه بلا بود جان من فریاد برآورد نه که بلائے جان مسکین محمد حسینی مبتلا بود آه آه -

بیت

هزار محنت و درد و بلا و نامش عشق   هزار رنجش و جور و جفا و نامش یار

می نالد می زارد . اللّٰهمّ ارزقنا رشداً و ارزق اتباع نبیک وحبیبک بفضلک یا کریم یا وهاب یا رحیم یا تواب . والسلام

ہم سواد الوجہ گویند پس فقیر مجمع مناقب و مناصب بود۔ کاد الفقران یکون کفرا کفرستر را گویند زراع را کافر خوانند لانہ یستر الحب کار فقر بجائے کشد و فقیر بمحلے رسد کہ ستر او را ضروری است ولا یقطع تقطیعًا و یقتل تقتیلاً ابو ہریرہ میگوید حفظت من رسول اللہ صلی اللہ وسلم وعائین من العلم دعاء فقد بثثتہ ووعاء لو بثثتہ لقطع منی ھذا البلعوم و بلعوم حلقوم را گویند کاد الفقر ان یکون کفرا الدخول فی الکفر الحقیقی والخروج عن الاسلام المجازی وان لا تلتفت الا بما کان وراء الشخوص الثلاثۃ۔ این کفرے است کہ مومنان محققان دانند و ایشان را درین محل مدخلے بودہ باشد کاد الفقر ان یکون کفرا ازان کفراین دو بیت حکایت کنند۔ بیت

تا مدرسہ و منارہ ویران نشود — احوال قلندری بسامان نشود
تا ایمان کفر کفر ایمان نشود — یک بندۂ حق بحق مسلمان نشود

کاد الفقر ان یکون کفرا۔ ای یار عزیز وائے رفیق شفیق وائے دوست محرم میان عاشق و معشوق و محب و محبوب حالتے باشد کہ معشوق محبوب جویان وصال بود محب و عاشق ناز و کرشمہ کند و غنج و دلال نماید و اعراض و اغماض فرماید۔ اکنون انے برادر من وائے صدیق ہمقدم من چہ گوئی این اعراض و اغماض کفر باشد یا نہ۔ ہجران خواہیم اے احمق نہ آنچہ ارادت ہجران کفرے غلیظے است و خواستے ناہموارے اما عاشقان دانند ازین حالت ایشان خبر دہند و ایشان شناسند این رباعی سنائی از رہ خودرائی میگوید

بیت

برکنگرۂ عرشش چہ خورشید چہ ماہ — رخسارۂ عاشقان چہ روشن چہ سیاہ
در دین قلندری چہ ایمان چہ کفر — در راہ یگانگی چہ طاعت چہ گناہ

واثم اللہ کفرے محضے است اما محققانرا ذوقے کامل و راحتے وافر

با خطے است و فرید عطار ہم بوئے ازین تنسمے کردہ و در مشام او قرار
گرفتہ آنچہ میگوید
بلیت
کفر کافر را و دین دیندار را ذرہ دردت دل عطار را
اذا تم الفقر فھو اللہ این ترکیب بدان نسبت دارد کہ تو گوئی
اذا تم البحر فھو مکۃ یعنی چون دریا عبرہ کردی بساحل رسیدی در مکہ
آمدی چو داد فقر بکمال دادی و بہ انتہار او رسیدی پس بدال خدا رسیدی
و دیگر فقر عبارت از لاشئ و لا سبب بود و خداوند سبحانہ بہ
شئ متعلق و بہ سببے متوجہ نہ حاصل کلام این باشد الفقر ھذا موصوف
باوصاف اللہ
و دیگر ما را دو سخن است فنا و بقا اذا تم الفقر ای کمال
الفقر بحقیقتہ فھو البقاء بنفسہ و ذاتہ الفناء والبقاء حالتان قبل
کما فنی بقی و کما بقی فنی پس چون فنا بکمال شد بقا بہ صحت آمد مجلسی
بود خواجۂ من در بیان این سخن اذا تم الفقر فھو اللہ بودہ است
دران مجلس سالار معین و نصیر علوی و زین صوفی و محمود بقایا و رجب
الماس حاضر بودند و بندۂ خواجہ محمد حسینی ہم در ربع ایشان نشستہ خواجۂ
من بر آمدہ سخن میگفت فھو اللہ اینجا گفت استغنی عن اللہ کار بجائے
کشید اگر خواہد آسمان را بر زمین زند و زمین را بصفت تُبَدَّلُ الْأَرْضُ
غَيْرَ الْأَرْضِ سازد قیامت در وقت اقامت کند استغنی عن اللہ
فقیہ این سخن را کفر نویسد آرے گفتار محققان و عارفان دیگر است
و دانش حال فقیہان دیگر ایشان را ازین چہ خبر کہ فقیر عینہ بعینہ شدہ
است فقیہ در مقام بر مثال کلب نبتجہ[1] باشد اذا تم الفقر فھو اللہ
این سخن را ازین بیت شرحے میدہد
بلیت

[1] یعنی سگ بانگ کنندہ شں۔

کارے بارے ہر نفسے ہیاتے نمودارے عجب تخمے است تخم انسان بدان
اندر زمینے بکارے سیب وانار بارو ہر و زمینے دیگر وہا تورہ وزتو نیا برآید
يُسْقَىٰ بِمَاءٍ وَاحِدٍ ۖ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الْأُكُلِ ۚ یکے
تخم ہزار نوع بر آمد بار دیگر مزہ دیگر ہمین انسان مومن باشد کافر بود گدا
باشد سلطان باشد کناس باشد میدانی چہ میگویم لَيْسَ فِي الدَّارِ غَيْرُ اللّٰه
آفتاب را اگر ذرہ ذرہ کنی ہر ذرہ دعوی خورشیدی کند شنیدی فرعون
لعین بدبخت چہ گفت اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى اے بدبخت دو بین مگو اَنَا
رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى بگو ھو الْعَلِيُّ الْاَعْلٰى موذنے بر منارہ بر آمد گفت
اللّٰه اکبر اللّٰه اَكْبَر حسین منصور گفت كَذَبْتَ یا ملعون۔
درین مقال بسیار سخن تجاوز از مقال و مقر خود کردہ است اما ترا میگویم
زنہار ہزار زنہار این سخنان را بدیشان بسیار اگر نیک بختی در لیل و نہار
از خدائے تعالی میخواہ ترا خداوند تعالی مگر ازین حدیث فہمے بخشد

ازمقدار خود کردہ است

بیت

ہر گدائے مرد سلطان کے شود پشۂ آخر سلیمان کے شود
بوالعجب کاریست بس طرفہ ہچ این چو عین آن بود آن کے شود

سمر ششم

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للملک لمۃ
وللشیطان لمۃ صوفیان چہار خطرہ گویند خطرہ رحمان خطرہ ملک خطرہ شیطان خطرہ نفس
چو خطرہ رحمان نزدیک ایشان جز بخیر نباشد وکذلک خطرۃ الملک پس ہردو را
بیک نام گفت وللملک لمۃ شیطان اضلال کند ونفس پس رو این ہم ہمان کار است بدین سبب نفس را با شیطان
الحاق کرد پس بحقیقت خطرہ ہمان دو باشد چنانچہ پیغامبر فرمود و دیگر میان لمہ وخطرہ عمومے وخصوصے
ہست لمہ اتصالے ومساسے تقاضا کند وخطرہ عام تر ازین۔ خطرہ ہمین وسوسہ
است کلما یتخاطر فی النفس فھو خطرۃ وما خطرہ چہارم گوییم خطرۃ
الرحمٰن ابتلاء منہ تکُوْنُ خیراً اَوْ شَرًّا وخطرۃ الملکِ عبادت وطاعت
وخطرۃ الشیطان اضلال وابعاد وخطرۃ النفس طلب حظ ولذۃ
خطرۃ الرحمٰن ابتلاءً من اللہ سبحانہ وتعالیٰ۔ بندہ را طالب ومبتلا و
عاشق خویش گرداند وخطرۃ الملک عبادت وطاعت باشد کہ موصل بحق شود
وموجب طلب باشد وخطرہ شیطان گفتیم اضلال است ہرگز نخواہد کہ کسے بدو
تعالیٰ رہ برد بسیار تدبیرہا است او را کہ بندہ را از طلب خدا باز دارد
تزویج لذتے کند طلب ہوائے شریک کند بسیار ہوا است عدآن در انحصا
نیاید لطیف ترین خطرات وآخرہا این است کہ گوید این رہ رہے مخوف
است بسیاران اینجا قدم نہادہ اند واز پا در افتادہ اند و بسر بندہ
بہ الحاد وزندقہ گرفتار گشتہ رہ حدیث وفقہ رہے ہموارے کار سے
بر جادہ مردم را بدان نجاتے وتمشیت روزگار اسلم الطرق واحفظ الامور
است واین طریق است کہ استاد ویار ومادر وپدر درین معین وبدین
داعی وہمہ درین گفتار ودیگر توکۂ وچہ وکیستی وچیستی ترا با این خطرہ چہ کار

وچہ نسبت - این العبدُ المهین المخلوق من الماء والطین و این حدیث رب العالمین -

بیت

زہے طعن جا وید خورشید را کہ گوید معشوق نیلوفر است

باز گر وکہ بسیاران درین بادیہ سفر کردہ اند و ہلاک گشتہ اند تا آنکہ پیر و استاد و معلم فرمایند با بابرائے خدائے راسخنے میگویم رہے بگیر کہ از سر کار وا زدین برنیفتی طالب بیچارہ البتہ از تردد ے و تاملے خالی نباشد ہمہ را در رہے و کارے می بیند و خود را از ایشان ممتاز

بیت

راہزنانند دل زنند راہ بہ نزدیکی منزل زنند

اول ازین گفتار و سخنان بے ہنجار خود را باز آورد ثانی حال پشیمانی بعبارتے و تملا و تے یکسے و کارے مشغول شد دلراہمہ ا ن گرفتار می بیند و ہم زنجیر آن خطرۂ اسیری یا بد بر و ز بد خویش مے گرید و آہے سردے بر سینۂ گرمے میزند بہ نالہ و انین با و ازچنین این بیت را با خود سگردانند و دیدگانش چو ابر بہاری باران دُرربار راند ومیگوید بیت

دل را زعشق چند ملامت کنم کہ ہیچ این بت پرست کہنہ مسلمان نمی شود

اے عزیز این بیت خانۂ ذوق است ہر دو مصرع او کشادہ سرّے نمودہ اند کہ گہے این رباعی ہم دستگیر او میباشد رباعی

از درد منال چون دوائے تو منم بیگانہ مشو کہ آشنائے تو منم
گر بر سر کوئے عشق پاکشتہ شوی شکرانہ بدہ کہ خون بہائے تو منم

اینجا دلے و دلربائے میباید اگر مرشدے دستگیرے کند پائے مردے درحق او نماید او را قدمے ثابت و طلبے راسخ شود آنچنان گردد کہ البتہ گفت آشنایان و ناماں و رہ زنان بپائے پس نیاید -

ویک مزاحمتے دیگر است و مردم معقول با او گویند محدث را با قدیم چہ نسبت برائے محبت راجنسیت می باید و با او چہ جنسیت پس ہمہ

گفتار این طایفه ظنون وخیالات باشد مرد عاقل کارش بنیت غافل نباشد و آنرا که جهتے نبود تو از کدام جهت آنرا دریابی خیالے را مجال نه عیون در ظنون نه۔ مرشد تعلیمش کند مرغ طالب پرنده است و رائے شش جهت پرد در فضائے عشق تعین جهتے وجود ندارد وگفته اند بیت

عقل گوید شش جهت حد است بیرون راه نیست عشق گوید هست راهے رفته ام من بارها

شعر

العقل یقول لا یخاطر والعشق یقول لا یبالی

العقل عقیلة الرجال والعشق محلل العقال

یخاطر
ن تبالی

بے شد گفته اند فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ طالب ظالم نفس خویش است العارف عالم وعادل والطالب ظالم وجاهل۔ خاطر نفسانی جز این نمی خواهد حظوظ فانی ولذائذ شهوانی همواره محظوظ و متلذذ باشد او کے خواهد که او را روزگارے پیش آید که او ازین همه وا ماند محروم و مغلوب گردد واز دائره دع و ذر گریزان است در حلقه طمس فی طمس ورمس فی رمس جگونه سر درآرد که بندیخانه روزگار اوست از وجستن وازبند اورستن دشوار باشد این شکلے است تا آنکه اہل ارشاد چنین فرمود خلاص از نفس جز به التجا الی الله ساعةً فساعةً نباشد۔

والتمیز بین الخطرات عسیر۔ تمیز دو کس را باشد تمیز مر حاکم ربانی را ولا تمیز یا جاہل حیوانے را یا غریق معارف حقانی را چنانچه قاضی عین القضاة از پیر خویش شیخ برکه حکایت کرد که او گفته است سالها میان لمات وخطرات تفرقه کرده ام امروز بجندگاه است که کارم بجمع آمده است ملکنه جمع الجمع تفرقه رخت خود را بر بسته وطبل رحیل زده۔

محمد حسینی عمرے بقال و قیل بود اکنون نظاره میان آن جهل آمده که تفرقه وجمع را بکلی گم کرده اند لیس عند الله صباح ولا مساء تاریکی بر روشنی

پیدا شدہ است و تحقیق سخنے است حقیق کلامے است این را عارفان دانند
و گم شدہ گان شناسند۔ شبلی گوید التصوف شرل وکذالک المراقبہ
والمحاضرۃ والمسامرۃ این ہم از و منقول است التوحید شرل فلیتصو
وجود غیر الواحد فلیتوحد عین اشراک باللہ باشد و این گمان ترو
ترا تفرقہ کردن حاجت نیست آرے آرے حاجت نیست مرد فانی
ومطموس را۔

دیگر طالب بحق طلب قرار گرفتہ است شیطان را با و مدخلے نماندہ
است نفس ہواے نمی بیند جز طاعت و عبادت از و چیزے دیگر نمی آید
ابتلا من اللہ برد غالب شدہ است او نیز ازین تمیز فارغ و بے غم باشد
ازین جا گوید۔

بیت

زمین و آسمان ہر دو شریف اند ۔۔۔ قلندر را درین ہر دو مکان نیست
نظر در دیدہا ناقص فتادہ است ۔۔۔ وگر نہ یار من از کس نہان نیست

اطفاء المصباح فقد طلع الصباح۔

سمر شست ویکم

مقنعہ از روے عروسے برمیگیرم و ستر نہانی آشکارا می نمایم بجست که فحول روزگار را نجونا به دست تداولست هر گوہرین ظفریافتہ است البتہ پردہ عبارت را درمیان فروہشتہ و از منتہائے کار او خبر ندادہ کارے بہ نہانی گذشتہ است من ذاق عرف ومن لم یذق لم یعرف ہان وہان بگوش دل وجان بسر فہم وبدرقہ علم نیکوتر بشنو وبہتر بدان عالم تمثل بعیدالغور است وقعیرالقعر است بیشتر روندگان و اکثر سالکان که خود را از اضلال شمردہ اند مزلۃ الاقدام ست و لتعلم فلتعلم ثم اعلم تمثل بہر صورتے وہیئتے که شود ہرچہ از متمثل بہ متوقع باشد از د آید و او آن کند ازین سخن زیادت گفتن اجازت نمی یابم اگر ترا فہمے کشودہ است در غور این دریا غواصی کن بہ اندازۂ قدر خود جواہر و زواہر را بیرون کش که من اشارتے لعبارتے کردہ ام که قریب الفہم وسہل الانتقیاد است ہان وہان فافہم واغتنم۔

سمر شست و دوم

قوله عزمن قائل لَا تَدْخُلُوْا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ط ترجمہ کلام دو احتمال دارد مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ یعنی شما ہردو نفر بیک دردر نیائید ہر یکے در درے دیگر درآید یعقوب علیہ السلام پسران را فرمودہ ہردہ در یک درور نیائید ہر یکے در درے دیگر درآید خوفا لاصابت العاین زیرا چہ پسران یعقوب علیہ السلام ہر یکے جائے دحینے داشتند ہر یکے را قدے وبالائے ممتاز بود بنیسگان سارہ اند البتہ از سارہ حصہ حسن وجائے گرفتہ اند یوسف از سارہ جائے بکلی یافتہ بود گفتہ اند کان یوسف اشبہ بسارہ وسارہ کانت اشبہ بحوا۔ دیگر فرمود لا تدخلو من بَابٍ وَّاحِدٍ برائے رعایت مصلحت را زیرا چہ در شہر بیگانہ می آیند و مردمان با قد بالا و با جمال اند شاید خداوند شہر را غیرتے ورشکے آید و دیگر ہر یکے در درے آید یحتمل با یوسف ملاقات شود فَتَحَسَّسُوْا مِنْ یُّوْسُفَ وَاَخِیْہِ دلیل برین کند۔

ظاہر تفسیر این بود کہ گفتیم اما در اشارت چند سخن گفتہ شود و باللہ التوفیق طالب را باید و بر و تبعیت واجب آید تا آنجا کہ ابواب برکات البتہ قدمے نہد و در آید در درے بگوید نماز بگذارد و روزہ وارد و تلاوت و ادعیہ بخواند تا آنجا کہ حقوق است بجا آرد حقوق والدین و استاد و عیادت مریض کند و با اخوان و اقران بہ تواضع و تخاشع باشد و ہر یکے را از خود بہتر و بیشتر داند در نشست و برخاست و بہ رفتن صدر نہ طلبد و پیش شدہ نزود البتہ دلجوئی ہر یکے کند و از ہر یکے برائے وصول مقصود خود استمداد دے نماید و اگرچہ گربہ و سگ باشد و تواند گرسنہ را طعام دہد و برہنہ را جامہ و تشنہ

را آب دہد و ہیچ وقتے را ضائع نگذارد در ہر بابے سرمیزند تا از کدام در فتح الباب باشد وکذلک زیارت مشائخ احیا و اموات اگر پیرش زندہ است از ظاہر و باطن او استمداد طلبد وہمچنین بقاع متبرکہ چنانچہ مکہ و مدینہ و بیت المقدس آنکہ این درہا کوفت و در ہر درے آمدہ امید کہ خداوند سبحانہ وتعالیٰ نظر رحمت بر وے کند کیمیا بر وے گمارد از مرشدان طریقت او را رہ نماید کہ بغرض اصلی و مقصد کلی رسد و این طریق جز بذکر و مراقبہ نیست اذکار و مراقبات بسیارند اما میان ایشان ذکرے و مراقبہ است کہ اقرب الطرق الی اللہ باشد وتعلم وتعلیم نیز یکے از ابواب بر و طرق حسنات است ومن الاشارات شخص متجلی و عارف را واجب باشد از ہر رہے واز ہر درے او را تجلی بحسب آن باشد و مناسب آن نماید این جملہ ابوا سر کہ گفتیم مرد عارف متجلی در ہر درے و ہر رہے و ہر کارے در آید و ہر رہے و ہر کارے او را تجلی وکشفے باشد نماز می گذارد و در نماز الصلوٰۃ معراج المومنین نقد وقت او باشد بحسب آن تجلی وکشفے حاصل روزگار او باشد روزہ میدارد الصوم لی وانا اجزی بہ جمع آوردہ در خنبۂ خویش می بیند للصائم فرحتان فرحۃ عند الافطار و فرحۃ عند لقا الجبار قرین وقت او باشد تلاوت میکند لقد تجلی اللہ فی کلامہٖ فی کل حرف وکلمۃ آشکارا مشاہدہ می کند وطے حروف در ذیل دستار خویش بعقد وثیقے بستہ می باید والباقیات الصالحات التجلیات والکشوفات اگر ہریکے را می نویسم سمر بطوال مفصل میکشد۔

مارا چہار مقام است ملک وملکوت و جبروت ولاہوت در ہر یکے در آید و بر سرار مطلع شود و بحسب آن صورتے را مشاہدہ کند لَا تَدْخُلُوْا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَۃٍ در مناجات شود نظار الطائف واشتاق کند در خرابات آید مطالعہ صور و اشکال دپریشانی

حالت آن کار را ور اہیان و حیران میدارد ہان وہان مثالے از دی بشنو
تجلی جمال مرد صالح و منقطع و منزوی کہ ہمہ روز در مناجات است این را
مناجاتے گویند بدین ماند کہ صورت صالحی مشاہدہ شود سجادہ بر دوش سبحہ
بر دست طاقیہ چہار ترکی بر سر و نورے و صفائے در محیاے روے او کہ
ہمان متجلی داند و ہمان عارف شناسد و نصحے و پندے گوید و بہ ثبات قدمی
و استقامت کار اشارتے فرماید یا عورتے باشد پارسائے مخدرۂ مستورۂ
در تتق عزت محتجب و تجنب استار و صلاح متستر کارش نیست جز سجودے
و تسبیح گرد آوردنی و مصلا نشستنی فجاۃً بغتۃً نقاب حیا از روے بردارد
مرد متجلی را در نظارہ اش جز آہ آہ نباشد در این چنین محلے شاید این
مسکین گرفتار بدین گفتار گراید

بیت

ہیچت سر آن باشد کز منصب زیبائی | یک لحظہ بدلداری با ما بمیان آئی
نے نے نشود حاصل پیوند تو ام زیرا | تو شہرہ مستوری من فاش برسوائی

و آن مرد خرا باتی چو قدمے بخرابات نہد تجلیش را چہ مثال گویند
جوانے باشد سرو قدے بود شمع رخسارے باشد چشمکے زند کہ کائنات
کونین را فرود بالا نہد غمزۂ زند جگر ہا دوزد تیز آن غمزہ را جز دل و سینہ
سپر نباشد جعدش کمند صید دلہا بود دنبالہ جعدش بر سر سرینش رسیدہ
گوئی مارے از کوہے سر کشیدہ و سینہ کشادہ از جنت الماوی نشان میدہد کمر
از ربط ابدال باریک تر دستہائے تر تماشیش جہا نیرا گرد خود آوردہ و رقص
او جہانے را فرود و بالا زدہ سیم ساقیست از زر خالص روشن تر و زیبا
تر و نعلین در پا دارد و جز منزلہ اقدام انبیا و اولیا نباشد چو گانے بدستش
گرفتہ کہ سرہاے سران و سروران گوے میسازد یا خود عورتے بود شیوہ
ناکے بیباکے لباسش جز از قاب قوسین نشان ندہد خندہ اش جز موجب
حشر اجساد نباشد و حشر اجساد را در ذیل آن نہد و دندانش جز از عین

الله ضوئے دیگر نماید جز از عین الیقین حکایت نخندد ابرو گوید چشم شنود تماشے کند ملکوت و جبروت لاہوت در عرصۂ ناسوت ظہور دہد و ہر یکے با دیگرے ہم زند و بنازے و بکرشمۂ برآید کہ عارفان روزگار رسیدگان کار را از انبیاء و اولیا از ہنجار کار بے ہنجارے وقت فرا دہد و دلپستانش یکے از قبۃ النور اشارت کند و یکے از فلک البروج خبر دہد اگر این خرابا تی درمے نظارہ کند گوید

بیت

در میکدۂ ساقی شو جویائے عراقی شو　　مے در کش و باقی شو کو را ہمہ او دیدیم

بیت

یک لحظہ صفائے می نگہ کن　　بین عکس جمال روئے یارے
بر لوح وجودنیت نقشے　　جز نسخہ صورتے نگارے

تا اینجا آیت مناسبت لَا تَدْخُلُوْا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا[۱] مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ط فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ط اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ○ مرد پختہ کہ خام سوختہ نباشد و از ہر درے و از ہر رہے نشانے یافتہ نظارہ کردہ آن بود کہ او قرین محمد علیہ السلام بود و ہمنشین او باشد و ابلیس لعین را دربانی فرماید وگاہ گاہے شغل تبادت بد و ارزانی کند و تاج لعنت بر سر او نہد و دو زخ زخارف این جہانی و آن جہانی در بر او کشد

ہان و ہان اکنون این بیت را در وقت خود ساز و　　بیت
تو از ہر درکہ باز آئی بدین خوبی و زیبائی　　درے باشد کہ از رحمت بروے خلق بکشائی

[۱] جو ہرے است بیش بہا۔ ش۔

سمر شست وسوم

اے اہل دل اے نظر باز محمد حسینی گیسو دراز بحق خداے خالق ناز و بے نیاز
بقول الحق الحق و صدق الصدق بحق الحق کہ نظر با ما رد ملاح و بر خد و رخسار
خالی از شہوت خفیہ نباشد بسیارے درین دریا غواصی کردم و بہ امعان نظر بحق
دیدن دیدم کہ جز شہوت خفیہ نیست این الدین عاشق ترسا بچہ شود چہ غرض
کہ او را در نکاح آرد از پے این زنار پوشد از دین بگردد و بدین شاں مثال
بسیار مقال است نہ بدین حجت و نہ بدین استدلال اثبات کردم قال علیہ
السلام ایاکم والمرد ان فان فیھم لون کلون اللہ در ایشان
فریبے است کہ آن فریب نسبت بخدائی دارد یعنے صفتی است اگر خدا خواہد کسیرا
بشرے مبتلا کند آن صفت در ایشان است وکلمہ تحذیر دلیل بر آنست
و حدیث دیگر ایاکم و ابناء الملوک فان فیھم شھوت کشھوت
النساء یعنی چنانکہ نسا را ابتلا بر خوب خوردن و خوب پوشیدن و خود را
آراستن بہ پیرایہ و جمال نمودن ابنا رملوک را ہمین شہوت است اگر کسے در صحبت
ایشان افتد ہم بدین بلا مبتلا گردد دیگر ایشان ہمہ شہوت اند زیرا چہ فیھم گفتہ
است شہوت را مظروف ایشان کردہ است ہر دو حدیث را از زبان
مصطفی شنیدہ ام کہ بر تو روایت میکنم صحت این را من ضامن ام اے
پیر بچہ باز اگر تو رہنمائے قوم شدی رہنمائی بزار رہنما از ین گفتار از ین کردار
رہنما شدہ دلے بر ایشان می بری کہ وران رہ بے آبی و جبال واعماق است
رہبر شدی رہ بر شدی مردمان را بہ اباحت والحاد گرفتار کردی در لطائف
قشیری استاد ابو القاسم مینویسد کہ قوم لوط بر سہ قسم اند قسمے نظر باز ند و لوطے
دیگر بمصافحہ و معانقہ بسندہ کردہ اند و قومے دیگر را شرم می آید کہ حکایت

از ایشان کنند۔

و دیگر سخن گویم با تو لب یکے را می بینی در غایت تنگی و صفا و لطافت تو او را میگون خوانی غنگرستان گوئی بنات دو بارہ خوانی آنکہ شدت اشتیاق و ذوق نظارہ اینہا تا کجا باشد و ہمچنین کمر و سینہ و سرین و پستان در غزلیات و اشعار نظارہ شو حکایت از چہ میکند اجابتش کنی یا نہ اگر نہ کنی صادق نباشی و اگر بکنی پس بدان کہ کہ باشی و چہ باشی و اگر تو دعوی نظر جمال مطلق کنی این قدر تو ندانستہ کہ مطلق را وجود در ضمن مقید نیست و اگر گوئی نظارہ صنع میکنم خہ خہ مہ و ستارہ بستہ نہ اند و آن کوکب و قمر و شمس آنند کہ ابراہیم ایشان را رب دانستہ هٰذَا رَبِّیْ گفت سارہ انسان است جمال خالق تر داشت او را هٰذَا رَبِّیْ نگفت برائے صنع را موضع منتہا چہ اختیار است ابتلائے داؤد و جز ابتلائے مردود نبود ابتلائے زینب بنت جحش در وَ تَرَ وَّجْنٰکَهَا چہ اشارت فرمودند آنکہ شہوت خالص محض بود من عشق وعف وکتم فَمَاتَ مَاتَ شَهِیدًا ہم از شہوت خفیہ نشان می دہد میگویید بہ بلائے مبتلا شدہ است کہ وران بلا خود را عفت کرد تا آنکہ از شہوت و ہوس مرد مات شہیدا۔ اگر کسے در جہاد اصغر مرد شہید باشد در جہاد اکبر بطریق اولی

و یکے سخن دیگر میگویم ابو الحسن نوری از زیارت بیت اللہ باز گشت چند گہے در کوفہ بود پس در مسجد ملازمت داشت کودکے امرد قرآن بشرط او را خواندے بر شیخ ملازمت کردے چون شیخ باز اتفاق لبغداد کرد آن جوان مبتلائے صحبت شیخ شدہ ہر چند شیخ باز داشت او نماند البتہ بمصاحبت در بغداد او آمد اول نقیہ کہ با جنید سید الطایفہ رئیس القوم بود فرمود کہ اے ابو الحسن تا توئی در راہ ارادت چہ بہ از تو ندیدیم جز آنکہ این جوان را برابر آوردی۔ دا ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ باقی عشرہ مبشرہ و صحابہ کرام و تابعین و تبع تابعین و دیگر مشائخ طبقات رضوان اللہ تعالیٰ علیہم ازین حکایت چنان

بیزار اند چنانکه خدا از شریک۔

و این قدر بہ تحقیق از من بدانی از شہود شاہ غیب محروم شد زیرا چہ عوض گرفت می دانی دنیا نمونہ آخرت است تو ہم بچیزے المو ذجے اسیر ماندی بیشتر ترا رو نیست۔ مثال نمونہ دنیا این است کہ شخصے نقشے کند برائے بر آورد خانہ عمارتے یا رباطے را اکنون بدان این نقش با این عمارت و یا رباط چہ نسبت دارد بیچارۂ تو زبے حرمان فافھموا واغتنموا ان انت الانسان لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ از این احسن تقویم صوری مراد نیست معنوی مراد است زیرا چہ معرفت او پیدا است و بدلالت عقل و بہ نظارہ عکس جز انسان را نیست او در خود بیند در آئینہ دل خود عکس جمال لاہوت و جبروت را نظارہ شود اما از صورت او حکایت کنم اگر انسان خود را در تصفیہ و تزکیہ ندارد و ہر ساعتے در تزئین و آرایش خود نباشد دہن را مضمضہ نکند و خلال نکند و بلغم از بینی بیرون نیندازد و دبخار چشم نشوید و غبارے و اغبارے برو افتد دور نہ کند و بغل و دو موضع دیگر ہر ساعتی و رشستن ایشان نباشد چہ میگوئی از جملہ حیوانات بدتر باشد یا نہ روے اسپ را کسے می شوید و دہن او مضمضہ می کند و لیدہ می خورد ہیچ بد بوے آید و دہن آدمی گندہ شود ستور در خر میرد بوے آید و بوئے گندہ کہ از آدمی مردہ آید از ہیچ چیزے نیاید و آنکہ خود را مائل تر و راغب تر یابی جانب انسان این جنسیت است حاصل سخن ما بدین آمد شرف انسان بہ معنی اوست نہ بصورت

شعر

انتم حقیقت کل موجود بدا وسواکم فی العالمین توھم

اشارت بمعنی است نہ بصورت و آنکہ گوید خلق اللہ آدم علی صورتہ آن قدرتے دارد و آن علمے و دانشے و حکمتے کہ خداوند تعالیٰ دارد فیضے از ان نصیبۂ انسان است و آنکہ قائل تمثیل اند بایشان گویم ہمہ

جہان تمثل اوست مار و کژدم و اسپ و ستور و انسان و حیوان دیگر ہمہ تمثل اوست
بعض تمثل قہرے و بعض تمثل لطفی و تمثل از صفات اوست حکایت از ذات ندارد
گفتم کہ نمونہٗ است ہر کہ بدین نمونہ ماند از عین محروم بود بہشت پر از حور
و غلمان است و این ہمہ برائے انسان راست جزائے اعمال اوست۔
باز نظارہ شو رویت و تجلی جز در روضۂ رضوان نباشد اما عارفان اند
کہ روضۂ رضوان حور و غلمان و رویت نقد وقت اوست۔ اے عزیز
اے فرزند شفیق مارا کار با و راہ او را است ما غرق آن دریائیم آنجا کہ
نہ صورت است نہ اشکال است اگر گفتار مارا فہم کردہ باشی زہے مرد
کہ تو ئی واللہ اعلم۔

سر شست و چهارم

مہ جبینے زہرہ سرائے خورشید رخے روشن تابے از برج فلک تعززو
تعالی خود تنزل فرمود ہرچند کہ من عمرے بتشنگی و زاری در عجز و خواری
بودہ ام آرزوہا داشتم بود ہم طرف من لحظ شود آن شخص عزیز الوجود
را و آن ذات علیم الشہود را با خود در بساط و بستر خود مفرش و مضطجع دیدم
رخ طرف من کرد مرا در صفہ و طاق و دران سطح پر شطح در بر کشید و اشارہ
بہ بوسہ فرمود خود را چنان سبک و تنگ داد کہ مرا اجازت نمود لبانش
گوئے جلاب نبات و دو بارہ بر بستہ است یا خود لبستہ دہان کشادہ است
دو سہ بوسہ بیکے میسر شد کا زچہ مجال کہ او بگداز آید اشتیاق قدم پیشتر کرد
چالاک دستی نمود دست بر پردہ سرالاسرار زد او خود بلطف و راحت و رحمت
بکرم و رافت بدست غیب کہ او را نہ انامل است نہ انبوبہ نہ کف و نہ
پے و نہ قبض است و نہ بسط کشود چو از ان طرف بسط و انبساط دیدم
دست شوخ دیدہ شد درون سرالاسرار رفت وایم اللہ ہر چند کہ جست
ہر چہ جست خالی یافت تحفہ دیگر او عاش آن کل موجود من
وجودی آدم و ابلیس تحویسی جو شوخ دیدہ کہ در چشم دیدار من بر آمدہ بود
من نیز ہمچو او تعری از لباس حیا کردم البتہ البتہ دست تصرف را قدرتے
نبود و قوت بشری را اثرے نہ فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا نہ از و
بار متوہم نہ از مریم متحقق مولودے زاد یکے ازین خبر داد و ولدت
امی ابا ھا دومی زبان کشاد رایت ربی فی صورۃ امی دیگرے
نظارہ شو آن قلندر را از دائرہ احمد وحید ربیرون نہاد و آنگہ زبان کشاد
این سخن درمیان آورد۔

مصراع

پیکرے زادم از مادر از انم گبر میخوانند

گفتار عطار چه نویسم که خانه کنده خود است هرچند روح مطهر مقدس او با من این سخن می گوید

بیت

هرچه امروز بریزم شکنم تاوان نیست — هرچه امروز بگویم بکنم معذورم

اما این اعتذار در حضرت علی کرا اعتبار ندارد محمد حسینی از امثال این هزیانے نیز از حالت زار نزار خویش چند بیتے گفته۔

در دیدهٔ انسان ما صورت نه بیند و دیگرے — جز عکس عین شخص ما در نور ما نور بیبین

این نیز از مقالات اوست

ابیات

خورشید هر روز زینه را هر روز دیگر مطلعے — آن ماهتاب هر شب در هر مہے بدرے بہ بین

معشوقہ پارینہ را امسال دیدم تازہ تر — در شکل کبرای سن است مقصود هر صغری بہ بین

اے دوست این مغز را از پوست بیرون بکش زندقہ و اباحت و الحاد را بحرف راست در سطرے درست بے کثر نشستن نشاید رومی از حالت دوحی این خبر می دہد و درست می میگوید۔

بیت

بنازید بنازید که خوبان جهانید — بدانید بدانید که در عین عیانید

سمر شست وپنجم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نبوت است ولایت است حکمت ست آثار آ
باراست نظر اینجا عام است نبوت عبارت ازان ست که انسان از خداوند سجانه وتعالی
علمی وعملی تعلیم یابد وحقیقتے ومعرفتے را تعریف شود با این ہمہ تبلیغ آن بر بندگان بحسب
استعداد یکه ایشان است وآن تعلیمیکه اوراشود یا بشافہہ باشد خداوند تعالی
بغیر واسطہ وترجمانے خود او را گوید یا سفیرے درمیان باشد از خدا بیاید سخن
برساند در تواریخ است وکان آدم یکلمہ اللہ شفاھا اِلَّا وَحْیًا
اَوْ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ آنرا مشافہ نام کرده ایم آن درصد ہزار استار
وحجب است وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْیًا اَوْ مِنْ وَّرَاءِ
حِجَابٍ اَوْ یُرْسِلَ رَسُوْلًا اما سخن در امور نسبی است رسالت نبوت
ہم برائے دعوت راست مقصود از دعوت این است بدان چه او رسیده است
مردم را از ان اخبار کند واسباب وصول را تعلیم کند فمن منکر ومن مقر
باشد وآنکه مقر بود مباشرت اسباب ضروری او باشد پس آن فضل اللہ
وعنایت باشد که او به مقصود رسد۔

ومراد از ولایت اطلاع بر حقایق ومعارف خداوند سجانہ متعالی
باشد واین نیز موہب من اللہ بود واطلاع منه بغیر واسطہ باشد مرشد مرچه
از رسول اللہ اطلاع یافته است ور خواص اسباب ہمان تعلیم مرید کند
او ہم بعنایت پیرو به برکت اتباع نبیؐ در رعایت اسباب امید به آن
مقصود رسید۔

وحکمت اشارت بدان کند حاصلے که نبی وولی را است سر آنرا او
بیرون آرد۔ وموجب آن را بیان کند وآنرا الحکم تعدیہ بجاے دیگر رساند

مثلاً نبی برائے وصول بہ مقصود بہ صلوٰۃ و بہ صوم دعوت کرد و گفت کہ این اعمال
بخدا رساند و حکیم بیان آن سر کند گوید کہ چہ سبب است کہ صلوٰۃ بخدا رساند
کذالک الولی المرشد اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ
الْحَسَنَۃِ وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا حکمت
عبارت از صواب کلمہ باشد حکمت عبارت از جمع علم و عمل باشد حکمت بیان
ارتباط سفلی بعلوی باشد حکمت عبارت از مبدا و معاد بود حکمت اثبات
حشر ارواح با اجساد کند حکمت اشارت بہ ترکیب انسان باشد کہ ملکوت و
جبروت و لاہوت با او جمع است و با این ہمہ از بہیمی و سبعی و شیطانی و حیوانات
دیگر و ہر یکے را چنان بیان کند کہ یکے با دیگرے مزج و خلط نباشد و حکمت
نگاہداشتن آن مرکب بود از ہلاکت ظاہر و حکمت رعایت وحفظ اوقات کند و
حکمت ولی را تعلیم کند کہ وضع الشئ موضعہ باید کرد و انبیا را بدین شان
دہد کہ فَقُوْلَا لَہٗ قَوْلًا لَّیِّنًا و بجائے بہ غلظت ہمیانچہ گفت وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ
و ہم باید دانست ولی و نبی از جن عاری نہ اند اما بعثت ایشان برائے
بیان این را نیست گفتہ اند نبی عالم بجز اصوع اشیاء است و ولی عارف بحقائق
اشیاء است و حکیم مطلع بہ طبائع اشیاء است و انبیاے اولوالعزم را ہر سہ
بجمع است صرف ہر یکے بہ محلہ میشود نبوت تخلی است اما تجلی با تخلی است و
ولایت تجلی است بعد تخلی یا پس از تجلی وحکمت مراد از تخلی است نبوت عبارت
از جمع الجمع است و ولایت از جمع و حکمت از تفرقہ حکایت کند اگر کسی بجمع الجمع
قسمتے از نبوت یافتہ باشد تفرقہ کہ حکیم دارد آن تفرقہ غواصی است و حقیقت
ولایت و نبوت۔ و آنچہ گفتہ اند ولایت بہتر از نبوت است آنرا ہم بیان کردہ
ام من قبل۔ نبوت بہ ضیاے شمس ماند و ولایت بہ نور قمر حکمت بہ حکمتے کہ میان ایشان
فیض ہر یکے بدیگرے حکیم چنین گوید۔ بیت

زین سو ہمہ عجز آمد و زان سو ہمہ ناز   در رد و سر این رشتہ یکے عجز و گر ناز

(حاشیہ: آن تجلی / آن تخلی)

رشته همه یکے است ہر دو سر رشته را گرد آری ہمہ بہ یک صفت گردیده در آیند و دریک مرکز باشد۔ لاہوت مخ مخ وجودات است که از آن پیشتر صفائی تصور نتوان گرد۔ وملکوت روشنی ہم از لاہوت گرفت وجبروت عبارت از آنچه ہر سہ جمع شود۔ ناسوت وملک بر مثال عصارہ که از سمسم باشد بدانی که عصارہ از دہنیت سمسم خالی نیست۔ این ہمہ که گفتیم قوله عزمن قال قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِیْ ہمین بیان میکند ومرتضیٰ سرور اولیا ورہنمائے حکما وعلما چنین میفرماید

دوائك فیك وما تشعر ودائك منك وتستنكر

وکتاب اللہ اشارت میکند قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ط اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى اے عزیز بہ ہرچه رو آری بدو آورده باشی وہر که اخوانی او را خوانده باشی این دعا را از ما یادگیر واین مدار ابدل یاد دار یاخالق الکل یارب الکل یاکل یاکل الکل

رباعی

گرسر ازل طعمه ابدال شود این جمله قیل وقال پامال شود
ہم مفتی شرع را جگر خون گردد ہم خواجه عقل از آن لال شود

آرے من عرف اللہ کل لسانه۔

سمر شست و ششم

حلقہ ابدال در اثنائے طواف بودند یکے از ایشان گم گشتہ احجانے را
درذکر احساس کردند تفحص پیوست معلوم شد کہ یکے غایت شد و ردائے
او را میان خود قسمت کردند تا از طواف فارغ شدند و رجست جوئے آن
یکے اقدام کردند می بینند جدا درخانہ دو چشم بر دریچہ غرفہ نہادہ نشستہ است
پرسید ندائے فلان ترا چہ زد شیطان رہ تو زد یا رحمن ترا ازین کار برست
گفت سرے است نہانی کارے است این جہانی مرا بدان اسیر کردہ اند گفتند البتہ
باید گفت ورو را درمانے باید جست رنج را شفائے باید طلبید از اخوان
دخلان پنہان داشتن شرط کار نباشد و جز پیش طبیب حاذق و حکیم واثق
قصہ باز خواندن تا در صورت درمان نماید چارۂ کار روا نست زبان
گفتار کشود گفت بکار یک فریضہ دارم بدان تن دادہ دل دادہ بشغل خویش
میرفتم درین غرفہ نظارہ شد ازین دریچہ بہر بیرون کشیدہ یکے ماہ دو ہفتہ
باعذارے چون گل نو شگفتہ دو ابرو چون ہلال نہفتہ بے چون مے سرجوش
گل و مل بر آمدو آشفتہ دیدم مرغ روحم گوئی فتوح خویش در بر یافتہ گرد
ہوائے خویش پرواز کرد جنبۂ ہوائے خود ہمراہان پرواز می چیند مسکین دل
من پر و بال گستہ تن بیچارہ از پا در آمدہ برجا نشست گفتند بلہ ہر چہ
شد شد اکنون برخیز بدین بازیچہ میامیز گفت سبحان اللہ یارا روش کجا دل
را قدرت کو روح را زور طیران کجا تا ازین مقام خیزم و بہ مرام خود
پردازم یاران بازگشتند ہر یکے چون ابر گریان و چون سحاب نعرہ زنان
وچون برق درخشان آسیب زنان ۔ نورالدین یارے زادکہ او قطب
ابدال است و شیخ او تاد است و سعدالدین قفل سخن و منصور آزاد کہ بلبل

ن را احجانے

خود بردو کرد

آن چمن است در حضرت شدند التماس پیوستند یکے را از میان ما این کار روا این
چنین روزگار پیش آمده در باب او چه فرمان است او به لغزید از دائرہ این کار
خارج شد از مرگز برون افتاد ندائے رحمت و دعوت رافت از عالم غیب
بر آمد که اسفندیار سوختۂ طلب حضرت ماست خواسته ایم تا از جمال کل جمیل من
جمال الله ان الله جمیل یحب الجمال شظیه و شمہ قسمتے نصیب حال
او کنیم استکشاف از حال او کنید که منتہا و متمنائے تو چیست پیغام ولداری و فرید
آشنائی و دلسپاری بدو رسانیدند آن گرفتار گفت یک کنار دلالہ شوق در میانه
شد گفت دستان بکشائے و سینه را کشادہ کن و انتظار کنار در دل و سینه بدار
عاشق چنانکه رسم کار اوست بہر چه اشارت کردند امتثال نمود دستان بر داشت
بایستاد سینه را بکشاد الله یجمع بیننا و بینکم فتح الباب بکشاد یکے
ملائے ہر جا که بید لے است مبتلا و ہر جا که جائے است در نوازش و از
انبار کرشمه به آہستگی دستان دادہ سینه فراز یدہ آمد عاشق را در بر گرفت
با خود در بر کشید و به لغت تعز و تعالی فرمود انی انا الله و گم گشت دل عاشق
را نیز گم کرد ہر دو یکے شدند نه او ماند نه این اما در وے در عاشق سر بر کرد که
در ماندش را صورتے نیست رنجے پدید شد که محنت او را راہ کارئے

بیت

جامے خورد م صفا ندارد یارے کردم وفا ندارد
ریشے رستہ است بہ نگردد دردے دارم دوا ندارد

شخص پریشان گشت بسیارے از و نشان جست چنین گفتند بر فلان شیخ
مرشد بر و این درد را دوا بر وی است و این زہر را تریاک او دارد این قصه
بیعمم فاش شد دوئی دیگر ہم از میان ایشان بر و رغبت کردند که او را طبیبے
حاذق می گویند و حکیمے واثق میخوانند ما نیز خود را ندیل خرقۂ او بر بندیم و بطرف
ژندۂ او پیوندے کنیم فخرالدین آہنگر و چھچو خیاط با اسفندیار پارہ دوز

اتفاقے بہ وفاق کردند بر شیخ نورالدین پاے زاد آمدند شیخ چہ میفرماید می خواہیم متشبث[1] بخرقہ فلان شیخ گردیم وخود را بدو در دوزیم نورالدین پاے زاد گفت ما شانے بہ بینیم کہ او لائق آن ہست کہ برمنگان وابدال یکے از مریدان او گروند میان ما نشانیست اگر آن پیدا آید شمارا گویم یکے از متعلقان او گردید ذکرے ومراقبہ کہ مخصوص بدان طائفہ است مستغرق ومشغول آن شدند ہو دجے از وراے سموات کہ نور آن ہودج آفتاب ذرہ ازان نصیبہ یافتہ وماہتاب پیش او چون کعک پنیر نماید بلک تابہ سیاہ نزول کرد وصورتے از قضاے قدوس وسبوح رب الملائکہ والروح فیض گرفتہ دران ہودج نشستہ فرمودہ و از ہر جز آن ہودج این ندا میخاست اِنّی اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا ہمبرین وضع شیخ مرشد را دیدند ندا آمد پروانہ لاہوت باخود آوردہ چراغے ازان صبح افروختہ وشمع ازان طرف سوختہ دران ہودج فرود آمد مربع نشست ثُمَّ اسْتَویٰ عَلَی الْعَرْشِ را نمونہ نمودہ آن چار فرشتہ کہ ہودج برگرفتہ اند ہریک سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ فرود میخوانند حامل ارواح کہ او را سلطان دایم نام گویند چادرے آورد کبود تار آن چادر ہمین ندا میداد لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ برین مردو انداخت اللہ اعلم درمیان دو چہ گذشت مرو کار بود وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَہٗٓ اِلَّا اللّٰہُ - وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا ندانیم آن صورت قدسی کہ تمثال ژالہ از آب بستہ شدہ بود وآن شیخ مرشد ہیچ اجذ مرسل وحدت بردھا نی قلبی چہ اسرار نمود وچہ پرداخت قطب ابدال گفت آرے یک نشان ہمین است نشان دوم ببینم آن درویش بے خویش برمرکب میش سوار ومجمع ارواح اولیا وانبیا باہمہ ہیچ ہیچ کہ دارند گرد برگرد او یکے در پیش ندا میکند وَتَمَّتْ کَلِمَتُ رَبِّکَ صِدْقًا وَّعَدْلًا قطب اشارت کرد یافتیم آن نشان[2] بروید سر بر آستانش نہید و یکے

[1] متشبث از تشبث یعنی در آویختن بہ چیزے دچنگ در زدن ۱۰۲۰

[2] دو نشان

از گدایان در آن شاه گردید عرضه داشتند چنین دردے در سینہ است جویان درمان او اسیم مسکین این شیخ نعرہ زد آہے بر آورد کہ از سردی آہ آہ جہانیان سوختہ گردندو از گرمی او کونین فرود بالا شوند گفت این نہ دردے است کہ درمانش را امیدے باشد این سوزے است کہ در وسکوتے توان دیدمن از شما گرفتار ترم و اسیر تر عجب حالتے تجلی دوبارہ نہ ومرہ بار کہ شد تا این ساعت با آن شخص ماند کہ او را گرفتار و مبتلا و اسیر خود گرداند وچنان رفت کہ باز نہ نمود و نہ نماید بدانی آن درختے است ہر برگ او ہر شاخ او گل ومیوہ چز درد بر درد و غم بر غم نیست بہ تمامہ بمن پیوستند ہر آئینہ ہرچہ من دارم نصیبۂ حال شما کنم اکنون ہان وہان در چشم من در آئید و در نگرید بیت

محمد راز حال او چہ پرسی گرفتار است و گرفتار است گرفتار

سر شست وهفتم

مارا یارے بود براہمچو خودے عاشق شد عمرے درعشقش برآمد ہر روز آن شوروآن رعب بر مزید تا آنکہ روز شب یکجا دریک بستر وہمہ مرادہا کشادہ اما عشق ہر روز بر مزید پرسیدمش چہ باشد این ترا بر شخص واحد رغبتے افتاد آنہم بدام مراد تو آمد چندین گرفتارے چیست تقاضائے قیاس این بود بہ یک دولیقہ تیزی سورت عشق راتسکین بودے لبو گندان غلاظ اشداد گفت ہر بار کہ دیدمش ومی بینم حسن ونمکے دیگر است وجمالے وکمالے دیگر یک سال است کہ چشم بر وداشتہ نظر دارم ہرچند بینمش می بینم درونازے وجمالے وتجر میابم ترا ازین قصہ عجب نمی آید وازین حدیث شگرفے نمیشود شخص واحد زمان زمان حسینی وجمالے وتجر وشیوہ وشکلے دیگر الیس فیہ سر غامض وعلم غموض فتعلم

والسلام

سمر شست وهشتم

عشق شعوذه گری میکند بازیچه میکند گاه بصورت آدم بر آید گاه جمال حوا نماید معلوم نه شد در بدو فطرت تا چه مزاج بود تا بکدام وجود شهود کرد - اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوْرًا - اما ساکنا و اما جهورا اما عالما و اما جهولا اما حاملا و اما محمولا - كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ازین جمله نشانی نمود - تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ ط بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ٥ بر یک اصل وجود کسے را جود نه و بر ظهور شهود در دو نه البقاء فی الفناء و الفناء فی البقاء گوی هیچ طرف دیگرے است حضور به غیبت رفت غیبت به حضور آمد مجنون دامن لیلے چنان مستحکم گرفته است البته گسستن را صورت نمی نماید مگر آن که ذیل لیلے پاره شود یا دست مجنون بریده گردد - عشق در رهگذر پیاده ستاده بود میخواست در میدان شارستان حقیقت جولان گری کند جان آدم را دید در ان بادیه یاده گردی می کن لگامش می بایست نهاد و پالانش می بایست کرد عنان گرفته به ره انقیاد و اطاعت می بایست آورد تا شایسته سواری آن شاه گردد تا روزگار چابک دست چند تازیانه پرستش فرود آورد تا آفت روزگار هر جنس به نوع بخشد گاہے درست به گاہے مراد جولانگری کندے خورده است مشتاق شده است هذیان گوی پیشه گرفته است در وا خماران مستی می بایست کشید و سه پیاله دیگر هم باید چشانید چنانچه شنیده -

شعر

داء الخمار بالخمر یدفع   ولذ الحدید بالحدید یقلع

او رہم بدو می بایست گذاشت تا خود را خود بیند و خود را خود ستاید[1] شناسد وبیرونی[2] را چون کیکے که در جامہ افتادہ باشد بافشاند۔ مَا مِنْ دَآبَّۃٍ اِلَّاھُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ٥ عجب رابطہ کہ میان آید با خودت اتحاد نمودہ است با این ہمہ خودنمائی باقی است۔ اَلْاِثْنِیَّۃُ بَلَاءٌ لَا یَنْدَفِعُ[3] والاثنینیۃ مرض لا یشفی میدانی چہ گفتم[4] یا انشاء اللہ خواہی دانست واللہ اعلم

[1] خود را خود شناسد۔ [2] خردی۔ [3] لا تندفع۔ [4] بگفتم۔

سمر شصت و نهم

عشق بر مثال شخص سیمیا ساز شده کیمیاگری بکرد و مس وجودات کائنات را عین زر ساخته هرچند که زر را زر و نبود و لیکن از هر یکی ادعای انیت سر بر زد تا آنکه یکی گوید یا کلی و جزوی و یا لحمی و یا عظمی و شحمی و دمی و علمی و فهمی خواست تعززی و تعظیمی نماید و به عزت و جلالت بروزی و بروزی بر آید سرو قدی قبای بالا ورد او در بر کشید کلاه بر یکی بر سر داشت تختی از زر ساخته مربع بر آن تخت نشستی کرد ثم استوی علی العرش را صورتی نمود آن وجودات کائنات را هر یکی را به اراده آت خویش اسمی و لقبی نهاد چشمی را مجال نه که طرف او تیز تواند دید تیز فهمان کند گشته اند پا وران از دست شده اند و هیبت و جلالت او آنچنان بر دلها افتاده است هر یکی خود را مستحق قتال و قطع می بیند او خود دست این کار میکند و بدین روزگار میگذراند یکی را چنین به هند و دیگر را چنین کند و سیومی را چنین فرمایند و این همه بدا مضامی پیوند د. یکی میان ایشان برین شعوذه گری او اطلاع یافته است ناگهان بر دیگری اشارتی به عبارتی کرد قصه فاش شد هر یکی بغضب و تعصب بر آمده به قتل و به ضرب او به اهانت او به طرد او دست شروع کردند او را چاره نماند جز آنکه با جان به حقیقت باز دیا به توبه و استغفار پرداز د خود یکی از ین علمای متدین و از ین مشایخ دیندار توبه و استغفار او قبول نباشد از آنکه اجزای به هوای کرده است دشوخی و بدخوی نموده این کار را به [illegible] و ظلمت لسبر د خواست استتار اختفائی نماید فی لیلة مظلمة دهواء مدلهمة ژنده در بر کرد و پرکاله جامه کهنه بر سر پیچیده نعلین شکسته لسته در پائی خود کرده و چوبی بدست

کوچا بر در خانہا تحدی میکند شیئاً للہ ندا ساختہ درے را فرو گذاشتہ نیکند بہر درے حبیبے و خلیلے شریفے و ذلیلے مگر دو جائے باشد لطیفے کنند پر کالہ دُ کالنسہ او نہند جائے بود از عذر گذرانند و اگر او از برون در قدمے در دہلیز نہد شاید قفائے خوردہ شتنامے شنود و صدمہ زنند اینجا فکرے گمار باشد کسکہ بداند این آن مالک الرقاب و ضابط ممالک است اینجا الکبریاء ردائی و العظمت ازاری را در طرفین اعتباری درستی کن حجابہ النور لو کشفہ لاحرقت سبحات وجہہ ما انتہی الیہ بصرہ در فہم فکر خویش آر شنیدہ باشی کذا الوف حجاب من النور کذا الوف حجاب من الظلمت وَلَوْ جَعَلْنَاہُ مَلَكًا لَّجَعَلْنَاہُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِم مَّا يَلْبِسُونَ ہیچ زبان کشود و این منظوم فرمود بیت

آنکہ برآمد بہ بزم مجلسیان دوست دوست گرچہ غلط میدہد نیست غلط اوست اوست

عارفا جوانمرد از بان درکش من عرف اللہ کل لسانہ یک موہین است طیفور از غلبہ نور حضور چنین گفت الٰہا آنچہ تو ئی اگر بگویم ترا کسے بپرسد نداشنید انچہ منم اگر تو بگوئی سنگ سار کنند حقیقت بہ تمامہ در بیان آمدہ است بہ فہم خویش فکرے کن ۔ والسلام ۔

سمر هفتادم

دخترے باخطرے مہ پارۂ شوخے عیارۂ شیوہ تاکے مکارۂ دولعلش
ہمچو برگ تنبول منیش بلند ہمچو تیغ ہندی مسلول سینہ کشادہ ہمچون صحن گلبنان پستانش
چون سیب نو رستہ ہر صاحب دلے کہ دیدش سر فرود آوردہ است جعدش دراز
ہمچو مار بحر کمرش باریک ہمچو میان مورچہ۔ اتا بچے باوے کہ ازما کمے باہچے پایت
سیاہ جریدۂ چون تابہ لبش ہمچو غدود گاو میش باریک ۔ دندانش ہمچو سردن
گاو تاریک چشمانش مناک گرفتہ برنگ چشم گربۂ دشتی ۔ دور رخسارش کردہ
ہمدستی ۔ سینہ اش از حصی البطحا ریختہ دندانش ہمچو زرنیخ گشتہ پستانش ہمچو
مشک آب ریختہ ۔ این قبیح کریہ سلطانی بران حسن صبیح سیراند۔ گفتمش ازین
مرد پیشتر کجا میروی بایست مش این غزل سرائے کن نوازش و نوای نمایان
دختر باخطر ایستادنی ایستاد ہر کہ دید از دست رفت از پا درافتاد غزلے
فرو خواند سبحان اللہ زہرہ فلک بود میرائید یا نغنغۂ اوراق سدرہ بود کہ
مینالید اگر جہانیان شنوند آن نغنغۂ طرب و آہنگ عجب وا دا للہ
لسا نواطر باً لعجبے و تحیرے در من افتاد گفتم سبحان خالق آن قبیح کریہ را برین
نطیق صبیح حسن ملیح آن دسترس و این فرمایش و این سلطانی و این تصرف
و این فرمان محو من العجائب ہاتف غیب آواز داد تُسْقٰی بِمَاۗءٍ وَّاحِدٍ
وَّنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ ہر دو از یک آب است و ہر
دو از یک چشمہ است در ہر یکے کمالیت در ہر یکے مرادے و جمالیت
اندیشہ راپیشہ ساز شیر عقل را در بیشۂ فکر آر و بہ تحقیق بدان و بدرستی کن
اعتبار و من تمت محاسنہ و کملت ہای الاشیاء کاملتہ المعانی
مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ از یک چشمہ آب برون آمد

سیاہی سیاہ چرغہ

به گروها مختلف در یکی گندم است و در دیگرے جو در یکی شکر و سیب و انار در دیگرے حنظل و زهر و زقوتیا است و درخت پر خار عجباً للمعتبر آنجا که جو بکارند گندم را اعتبار نبود یکی راز قونیا خورانند و از سیب و از شکر پرهیز فرمایند اکنون اینجا اندیشه است آنرا که تو بیگانه نام نهادهٔ او با او آشنائی ها دارد و آنرا که تو آشنا میدانی با او بیگانگیها است که آنرا حصرے و عدے نیست وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ ٥ ازین جمله حکایتے درستے کرده است بیت

چون ذوق تو کافر زبتے بیابد مسکین چه کند که بت پرستی نکند

ابراہیم صلوٰة الله علیه وسلامه از صلب آزر او بت شکن و آزر بت تراشش اکنون اے قلند قلاش اے سوختهٔ او باشش اے زاہد مزور متعبد نباش اے دانشمند هزیان گوینده تزویر قلاش كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ نه نعم است نه بلی نه چیز است نه لاش اما شرعاً و مروتاً و عقلاً و عادتاً تفرقه کنم و این را از جمع به جمع الجمع آریم زهر زهر است قاتل و مهلک شهد شهد است با حلاوت و لطافت و باز دارندهٔ از بسیاری مهالک اکنون انما العلاج بالاضداد ۔ سخن محقق است تو به اعتبار دوزخ و بهشت را یکے گوئی در دوزخ حر است نتن است حرق است خرق است و در بهشت حور قصور باغ و بستان کشت و سرور و تجلی رب غفور اگر اینجا هم تجلی قهر است اما هر یکے به اثرے مخصوص و معروف آنجا آه است اینجا اخ اخ آنجا شکایت است و این جا شکر است آنجا قهر است اینجا لطف است آنجا کبر است این جا فخر است بدانی با آرام و قرار بر خوردار جز تبع نبی مختار نیست این سخن محمد حسینی گیسو دراز است یا دواز یا دوار

سمر هفتاد و یکم

گوینده گفت که محمد حسینی گیسو دراز ره روش تو کو ته تو چرا به ستم بر خود سبیلے طویلے اختیار می کنی نظرے به فکرے درستے کن بر صورت ناسوت چہرۂ لاہوت به شهود وجود بر د بعشق مجاز به مجاز کرد به حقیقت دیدم چیزے الله و اشهی است دلفریبے جانزا بدان قرارے سر ابدان آرامے بطبیعت عین ارادت مراد خود را در لباس بہیئتے در صورتے سینیے آشکارا یافت شاه باز ان نیز همیدان اسرار حکایت میکرد مرد شعار نیز بدان اشارت فرمود گفتم خه خه

بلبیت

شب با تو غنودم و ندانستم که توئی روزم بکنار بودۂ ندانستم که توئی

با خود این بیت باز میگردانیدم

بلبیت

نا بدیه م لب تو میگون است من ازان تو بهاپ شبانم

جهان دیدم درین تمتع و تفکر مشغول و مستغرق أَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَوٰىهُ مرا جانب خود کششے کرد خواستم جامے از ان دن[1] در کار برم و آسوده و فارغ نشینم بیت

تا مستی رندان خرابات بدیدم دیدم به حقیقت که چرا این کار مجاز است

خواہی که درون حرم عشق خرامی در میکده بنشین که ره کعبه دراز است

جام پرست لب کشاده خواست تا به وہم این سر نہانی را نوشے بکار بر دو دل و تن را به آسودگی دہد ہاتف غیب از عالم لاریب که هرچه از عالم غیب است ندا به آہنگے مرچه دلنواز با صدق و صفا باشد استماع کرد وَمِزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيمٍ را با خود اندیشه بر مزج صفصافی صاف چه نسبت بر دو بینها چه مقابله توان کرد خطاب مستطاب از خداوند رب

[1] دن یعنی خم بزرگ ۱۰۲

الارباب اشارت است اِلیَ اِلیَ سوے خود خواند فرمود به ہوش باشی
صاف خود را کدر نہ کنی خود را بہ بچہ بازی ورند ہی کہ اینجا مکرہا است
عالمہا را فزود کردم پردہ لطیفے پیش ایشان داشتم طالب آن بہ دہم
آن کہ بہ مقصود رسیدم از من محروم بازند و لیکن حرمانے کہ ہرگز بہ وجدان
بازنگرد و آرامے گرفتہ اند کہ ہرگز از ان در اضطراب و اضطرار آمدنی
نہ اند۔ ودوم خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ دانستہ کہ این اللّٰہ و اشہی
است و آن ابلیٰ و اصفیٰ ہر کہ خود را بہ ہوا داد در عین صفا محروم ماند
چند در چند است یکے را ملامت و دیگرے را کرامت یکے را سلامت
دیگرے را ندامت تا ہمیں قدر نصیبہٗ باشد راست است مَا تَرٰی فِی
خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ط ازین روے وجہ منہا الیہ ہست
بعثت انبیا بر عوام و خواص و اخص خواص است عوام را از بت
پرستی و ہوا پرستی باز آرند و خواص را از خود پرستی باز آرند و اخص
خواص را از اوئی او و توئی تو باموسیٰ علیہ السلام گفتند فَاخْلَعْ نَعْلَیْكَ
یعنی از اوئی او و توئی تو بدر شو ہر دو را از خود خلع کن زیرا چہ تو عینہ بعینہ
ہستی فَاِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی۔

السلام علیك ایہا الاخوان تفکروا فی کلامنا ھٰذا فیہ
من تحقیق و حقیقت البیان حجت نہ گوئی فلان بزرگے بدین مبتلا و گرفتار
بودہ است محمد حسینی با توثیت با آن کبارست کہ ردای کبریائی بردوش
گرفتہ اند و ایم اللّٰہ ندانستہ اند اگر این کارہ در ورای عرش سر بکن نظارہ
شو ورا را لوراجیت انہ ورا ء کل ورا ء ھیہات فھیہات بناطس
فی طمس رمس فی رمس۔

سمر هفتاد دوم

شیخ نورالدین پائے زاد کہ او سیدالاوتاد است در کنارۂ رود
نیل نشستہ تماشائے حیواناتیکہ دران میانہ اندمیکرد ماہیئے را دید کہ دو
سردارد با ماہی گفت این دوم سر از کجا است گفت ذوالنون را درینجا
آوردند غسل دادند ریمیکہ از اندام او جدا شد من چیدم مرا دوم سر ازان
زاد گفت حکایت کن ازین دوم سر مزید چہ افتاد گفت این دوم سر
سرلیست گفت ترا درین سر از ماہیان دیگر چہ زیادت است گفت درین
سر آن مقدار ماہیانیکہ درین رود نیل اند من عدد آن را شناسم کہ بدانم
و آن قدر کہ حیوان اند بود و جود آنرا شناسم آہے بزد گفت مسکین این را
سر دانستہ است در آن غرقاب آتشے از دل ماہی سر بزد با شیخ گفت
بحق آن خدائے کہ ترا سر ابدال و اوتاد گردانید بگو سر چہ چیز است کہ من
درین گرداب حیرت متحیر و متحسر گشتہ ام لا بد منہ ولا سبیل الیہ
حاجت من شدتست نمیدانم این سر حیست و بجہل قناعت نیشود گفت این
سر تو ندانی و در چشم تو در نیاید این خاصۂ انسان است گفت بلا بر بلا افزود
درد بر درد اندود وھل من طریق کہ مرا رہ روے بدان سر بود گفت
مگر غذائے انسان گردی گفت چون غذائے انسان گردم انسان باشم ماہی
نباشم مرا چہ سود آید باید کہ ماہی باشم و دریں دریا باشم مرا با این آشنائی نبود
رحمے در دل شیخ روی نمود و گرمی دل او را بہ لطف سردکرد و دہن خود را ہٰا
نبے ساخت بسیاری غرقاب دریا درون سینہ برد با آن ماہی ہم ماہی می گشت
و نظارہ درونش میکرد تا کہ گذرش بر جہان دل شد پرتو از عکس انوار سبوحی
و قدوسی لایح تر دید ماہی را با آن انوار میسر نہ ہر دو چشم جہان بین را کور دید

او آب را با ماہی بازگردانید ماہی بغریا دالیاد گفت و او یلا درظلمات آن نورے مشاہدہ شد کہ دل مبتلائے اوگشت درین غرقاب دریا آتش عشق برافروخت شوق او دود از سرمن برآورد گفت ایها الشیخ اغثنی اغثنی درمیان غرقاب چشم بر باد دادم آتش عشق از دل شعلہ زد دود اشتیاق در اضطراب متعلق انداخت میتوانی دستگیری کردن پلے مردی نمودن گفت اے ماہی بدین درد بساز و برین کوری بمان کہ درد این راہ ازصد درمان است وکوری حبک شئ اعمی درعین عیان است ماہی دم سرد برزد موج دم سرد او برآسمان رسید شیخ فرمود مبارکت باد بسرے رسیدی و بدولتے رسیدی کہ پاے زاد سرگردانست۔ والسلام

سمر هفتاد و سوم

عشق مرغ ازل است اینجا مسافرانہ آمدہ است و ہمارہ حبُّ الوطن من الایمان است روی براجعت دارد فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ را تذکار و تکرار کند تا کلُّ شیئٍ یرجِعُ اِلیٰ اصلِهٖ در مقر خود قرار یابد عشق مرغیست در ہوائے خود پرد و بقید دامے صید نہ گردد و بہ دانہ و آبے سرفرود نیارد او مرغیست کہ بے پر و بال پرد و ہوائے آشیانے ندارد او صعوہ است کہ نشیمن معین ندارد و مرآشیانے از و نشانے باشد او طائریست در فضائے لاہوت پرد و چو بدانجا پر و بال مگستراند و خفض الجناح ہمانجا کند در جبروت او را گشت گاہے گشت تماشائے او صحرائے قدس بود ملکوت خود گذرگہ اوست اختلاف تردد ہمانجا کند با این ہمہ بابنیۂ انسان کارے دارد ہمین عشق گفت الانسان بنیانُ الرب اگر عشق را صورت بودے جز صورت انسان نبودے ^{لا بنیان}

عشق مشاطہ رحسان و بداح است عشق قرین ہر ساح و صباح است عشق شراب صاف را جام است عشق در دتہ ماندہ را مستی تمام است عشق بت پرستان را پیشوا و رہنما است عشق زاہدان و عابدان را قبلہ گہ ایشان است عشق مالک دوجہان است مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ برائے تفصیل و بیان است عشق سر تسلیم و رضا است عشق طلاب را قدم و روش است عشق شیر بیشۂ عرفان است عشق خواجۂ جہان است عشق سلطان مالک الرقاب ضابطۂ زمان است عشق پیرایۂ روے خوبان است بسیار چہ گویم عشق ہم این است ہم آن است قایل ھو عین الاشیاء ہم ازین بیان مادر گمان است عشق علما را حجت و سلطان است عشق جان است عشق

جان جہان است عشق جان جان است عشق نه آن است که من تو گویم فلان و به ہمان است عشق تیغ است عشق نیام است عشق صیاد است عشق صید است عشق دام است عشق ابلیس را شیطان است عشق آدم وا رحیم و رحمن است عشق بے نشان است عشق را ہر جا که جوی چه میکده چه مصطبه چه کعبه عریان است۔ عشق شید ارا تیغ بران است عشق گردش سنان است عشق بر رخش آزادی سوار چالاک جوان است عشق صورتے ہزار دو در ہر صورتے و ہیئتے پیدا و نہان است اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ط۔ عشق را عظیم شان است چه گویم ہر چه گویم عشق ہمان است و برون ازان است عشق ہمان افسانه قیل و عمیان است مجد الدین بغدادی از راه دیوانگی و سرفرازی از عشقبازی خوش اشارتے فرموده و اشارهٔ او مارا بر دیده و جان است۔ بیت

گر سرازی ہمه ابدال شود این حلبه قیل و قال پامال شود
ہم مفتی شرع را جگر خون گردد ہم خواجهٔ عقل را زبان لال شود

عشق را مبداے و معادے نیست قرار گاه او کان الله و لم یکن معه شیئ ہم از آنجا آید و ہم بدانجا باز گردد۔ مبدا و معاد چه معنی وارد راست گفته اند الممکنات لا یتناهی زیرا چه ممکنات این جہانی و آنجہانی (۲) و در تعداد در انحصار و تعداد نسبت اگر پرسند ت هل یعلم الله سبحانه عدد انفاس اهل الجنت و النار ترا جواب چه باشد ان الله لا یوصف بالمحال الا انسان سری و صل بی عاشق معشوق عشق را یک خانهٔ شطرنج بازی کرده است باشد که عشق ابلیس و فرعون گردد شاید ابلیس و آدم نماید و شاید یزید و حسین بود شاید محمد و ابوجہل گردد آزر و ابراہیم را از یک نسل بیرون آرد عشق بت شده است عشق بت پرست شده است عشق بت شکن شده است محمد حسینی با عشق بسیار کشتی گرفته است عشق او را بسیار بار بر زمین زده است اما شوخی اش ہر بار بر خاست

است و دستے کشیدہ است عشق قلاش است او باش است عشق بت شکن است وبت تراش است عشق از خدا جدا نیست اے عزیزان اے عارفان فہم کنید کہ محمد حسینی چہ بیان کردہ اند این نیز تحقیق دانید ہر چہ گفت گفت عشق بدانید در بیان نیامدہ والسلام

سر ہفتاد وچہارم

کہٰیٰعٓصٓ خطاب با محمدؐ شد دع نفسک فتعال خطاب موسیٰ شد
فشتان بین الخطابین فلیتفکر کم بینہما الٓمٓ محمد را تنبیہ میکند الازل
ھو والابد ھو والوسط ھو تعریف میدہد از غُلِبَتِ الرُّوْمُ و
غُلِبَتِ الرُّوْمُ سَیَغْلِبُوْنَ چہ تفاوت کند اہل طریقت اینجا اشارتے گفتہ اند اگر ترا توجہ
شد کہ قدم بر خلاف نفس نہادی بہ قہر و غلبہ بر وتسلطے یافتی فلا یامن مکرہ
مکر او نیست و نابود نشود از مکر او امان نباشد تا شررے از آتش باقی
است ایمن مشو گفتہ اند ان بقی شرارۃ تحرق عالما تا حق بحقیقت
تجلی بکند در رسوم و عادات و مولمات و مستلزمات محو نشوند از نفس امان
نباشد اگر این چنین اتفاق افتاد کہ او بر تو قوتے وتسلطے و غلبہ گرفتہ است
اسیر او ماندۂ نشاید کہ نا امید شوی و محو ورا تمام ہست او وہی تا متصرف
وجود تو ہو گرد و تو در مجاہدہ و ریاضت باش وساعۃ فساعۃ التجا بحق کن
لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا این ہر دو معنی بر اختلاف
قرین رفتہ است نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ تحریر را تقریر میکند
حبیب خود را کہ ہمارہ در بساط قرب بصفت وحدت اتحاد است باہمہ
موجب سکر تو در صحوی ہرگز نباشد ماہی کہ از دریا تو گیری و از دست
تو جہد قعر دریا گیرد و تو غواص آن قعری تو غرقابی آشنائی کہ جز در
ثمین در طلب خود گرد نیاری چون تو درین دریا بمثال نہرے بجرے
شدۂ نعمت ترا نہایت کجا دولت ترا غایت کجا کہ تو ہوئی ممنون دو معنی دارد
یکے مقطوع گفتم دوم معنی منت باشد چون من و تو ہمارہ یکے ایم این دوئی
وہی بیش نبود منت بر کہ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ سبحان اللہ با

او یکے و ہمہ اوصاف او متصف بذات او متحدد و بہ وحدت ملتزم شرائط ارکان بندگی بجامی آرد بحق و حقیقت تا آنکہ متوہمان و متر سان گمان بر دند کہ گر او برائے رسمے و نظامے وضع شرع کردہ است ہیہات فہیہات (بحقیقت) کردہ است ہمہ او باشد شریعت ہم ہمو باشد گفتار و درست من است

شعر

الفایل والسامع والباصرھو   والعالم بالباطن والظاہر ھو
الغائب ما سواہ والحاضر ھو   الاول والآخر والدائم ھو

سر هفتاد و پنجم

از کهیعص تراچه شعور داز این حضور تراکه خبر داد که برورائے
وجود تو به صفت تعزز و تعالیٰ برآمده و بر سطح عرش نشسته بر تو فرماندهی کرد
وبدان ه تراکه اشارت کرده ه که او چه غمزه می زند ان الله خلق
جهنم سوطا یسوط به عبارت الی الجنة ترا به راه مقصود میبرد
واین ی که ترا به طرف خود خوانده و با تو ره دوستی نموده واین ع
که دیده کشاده بر تو چشمکے زده و خود را بتو بخود بعینه عیانی کرده واین ص
که ترا صفائے صفات پوشانید واز لباس دوئی برهنه شده ترا به صنوت
اشارتے داده واین پانزده حرف راکه یکے از ده شمرده و آنرا به حساب
ابجد درشمار آورده و با آن ابجد عددے ورستے باز آورده
حم عسق عین الحیوة را تو چه دانی تا به منتہائے مرسی مبدأ
ومعاد راکه به جمع آورده ترا به یک سررشته بست نموده واز ع عشق عیانی
که نمود عین الاشیا رکه گفته این س ترا ره سلامتے که رسانید بدرجه سموکه
برکرد۔ سموات که علیین اند و سفلی ارضی که به سجین است که امتزاج داد
که باہم دربست واز کجا پیچیده شدند واین ق قیام قیامت قامت
او راکه برقرار داشت ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَرِيَّا
این مجموع اشارتے آسانے که گفتم ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ جمع الجمع در
یک نقطه نهاد عجب کارے دگر سررشته دراز کرد اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ
نِدَاءً خَفِيًّا ظهور و کشف را آشکارا نمود قہقه است اینجا عارفانرا چه
بازی میکند چه شیوه بازی می نماید وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّىْ وَاشْتَعَلَ الرَّ
سر حقیقت به چه بازی میکند كَذٰلِكَ يُوْحِىٓ اِلَيْكَ رسمے مستور کارے سنقر

مهره بازی تنها با تو نه کرده ایم با همه خواص و اخص همین رفته است مبنی بنیه
کے تو اند بود تا ازین جهان نشانی تو اند نمود ورنه بعثت انبیا عبث باشد
الحمد الله قضیه لشدت ظهوره خفی را چون بر آورده است و چگونه
آشکارا ترنموده است مَنْ یُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللهَ خوش پرده
دری کرده الحمد سفل و علو را برهم نه فرش و عرش را بر یک قدم
دار بهشت و دوزخ کرده الحمد لله را یک شخص انگار بیچاره محمد حسینی افتاده
مانده درین پندار هیهات هیهات۔

دمے است زمن باقی و باقی همه اوست

سرّ هفتاد وششم

اتفاق ارباب طریقت واصحاب حقیقت است که رهروان دین
به چهار صفت است اند سالک مجذوب یعنی سالک متدارک بجذبه دیگر
مجذوب سالک یعنی مجذوب متدارک بسلوک دیگر مجذوب مجرد چهارم
سالک واقف سلوک بے جذبه نیست اما بعد جذبه سلوک جذبه دیگر باشد
برائے چیزے که سلوک بود بدان رساند وآنچه اورا نخست جذبه شد پس
متدارک بسلوک گشت سرے کشف شد اطلاع بر حقیقت شد اورا گفتند هرچه
خواهی بکن خواست او این افتاد که البته تعبد وصلاح پیشه گرد او هم شائد
شئ من الاشیاء. بر وکشف کردند آنرا جذبه گفتند خواست این کار به
کمال وانتهاء رساند پے آن سلوک کرد تا آنچه جذبه به پیر مرشد خواست متبع
شود سلوک فرمود این هردو سالک متدارک به جذبه ومجذوب متدارک
بسلوک ارشاد وهدایت را شایند وهردو نصیب باشند برائے امامت
وخلافت راکه بجزم پائے ایشان مرتبهٔ رفع رسیده است والبته از خفض و
کسر این گشته اند وتا شیخ قدم در دار امان نهاده باشد واز دائرهٔ
مراجعت بروان نه شده حرام بودش که خود را به پیشوائی ورهنمائی شهره کند
واین را بچه دانند حقیقت کشف شد کار بجائے است اگر پرسند که خدا قادر
است برین که اورا از انچه اوست باز گرداند جواب گویند محال تحت قدرت
نیست ان الله لا یوصف بالمحال ومامن نبی الا وله نظیر فی
امتی. دیگر چه معنی دارد مرتبه انبیا ر دیگر حیثیت عصمت از مراجعت اولیا را
حفظ از بازگشت چنانچه ذوالنون میفرماید من وصل لا یرجع و
من رجع رجع عن الطریق وسر عدم مراجعت گفتم عیانی شد حجب و

را گیرد

۲ انبیاء دیگر

استار درمیان نماند حجب و استتار در حجب عیان غایب شد وقت صبح محال آمد ضحیٰ
که از شام نشانی یابی و آنچه گفته اند هر چه خوش آید کند همین شخص است چنانچه
مولانا گوید۔

بیت

باز آمدم چون عید نو تا قفل زندان بشکنم
این چرخ مردم خواره را پهلو و دندان بشکنم
گر پاسبان گوید که هے بروے بریزم جام مے۔
دستم اگر دربان کشد من دست دربان بشکنم
هر گه که من بدمست را در خانۂ خود ره رهی
پس می ندانی این قدر این بشکنم آن بشکنم

مرتضیٰ هم ازین جهان نشانے داده است۔

لو کشف الغطاء ما ازددت یقینا

یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ زمین زمین نه ماند زمین به یقین غیر گشته شود وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِهٖ چون پیچیده به یمین او شد دران یمین به عین یکے گشتند مرتضیٰ چگونه نفرماید ما ازددت یقینا
همه را یکے دیده یکے دانسته یکے شناخته صور و اشکالی از میان برود
از دیاد چه بود همانچه حق است ظهور پذیرد سخن ما فهم می کنی اگر می کنی
زہے مرد که توئی۔

و آنچه گویند میان این دو متدارک به جذبه یا متدارک به سلوک
تفرقه نهند گویند آنرا چه جذبه مقدم است او اعلیٰ و اولیٰ است۔ لاحول
ولا قوة الا بالله هر دو را اخوان توامان دان که از شکم یکبار بیرون
آمده اند۔

سالک واقف دو سه معنی دارد یکے آنکه واقف است که جذبے
او را کشف شد قدمش بیشتر نیرود یا سالکے است مرشد به بهر ندارد یا سالکے

است بہواے گرفتار شدہ است بہ تقبیل اقدام و دست بوس انام بہ واقعہ
خوابیکہ می بیند تخیل درست مباشد ہمہ ران غرور است واندک حضور کہ
وست مید ہد بدان سرور دارد یا در اثناے سلوک لذت طاعت یافت استیلاء
الطاعۃ پابند وقت او شد یا ہمتے بلند ندار وہم بہ تمثیلے و تشکلے کہ او را پیش
آمدہ بہ نظارہ ماند شاہد را بجاے غائب نہاد از شاہد غیب محروم ماند
واقف این چنین کسے ہم باشد کہ عشاق و شداید نمی تواند بر خود نہادن از بسیارے
بہ اندک قرار گرفت و دیگر ہر جا کہ متعبدے و متزہدے است بدانچہ واقف است
او میگوید مرا چیزے نمی باید توفیق عباوت مرا کافی است۔

عشاق

(۱) مجذوب مجرد چنین کسے ہم باشد کہ در باب او این بیت خوانی۔ بیت
زبادہ چون کف ساقی تہی نمی گردد کجا دماغ لطیفم ز مستی آید باز
پر پری پیمایند و فرجۂ شعورے نمید ہند و ہر نفسے مست مست میدارند
نیکو دولتیست این عظیم دولتیست وسعادتیست این آن دوئی کہ گفتیم احیاناً
بل ساعاتاً واز ماناً تمناے این دولت کنند ہمہ پیران طالب مقام مریدان اند
وہمہ مریدان مشتاق احوال پیران مریدان میگویند زمانے
ما را از ما برند و پیران میگویند ساعتے ما را با دہند۔
ہرچند کہ مجذوب مجرد لائق شیخوخت و دعوت نیست آتش میکدہ در خانہ دعوت
زن و ہدایت در سیلاب ضلالت روان دار۔ بیت
مرا بہ خانہ خمار بر بدولسپار دگر مرا بہ غم روزگار مسپارید
اشارت بحالت مردے است کہ ایشانرا لو کشف سر الربوبیت
لبطلت النبوت مرد در قلزم وحدت غرق است فرصت آن ندارد کہ
سر برآورد در غرقابے افتادہ است البتہ ساحلش را پایان پیدا نیست
پیغامبر دعوت کر اکند نبوت برکہ ارسال شود واز قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ
اَدْنٰی در گذشتہ است ثانی را مجال نماندہ است۔

بیت

چوں رسد عشق راچنین حالت سر و شد گفت گوی و لاله

ولاله از حالت شد و عروس پر سان باشد هیهات او خود محرم
کاز نیست و اشوقاء الی لقاء اخوانی همین شهباز فرماید مرا برادران
و اقاربان اند که هم کاسه هم پیاله هم نواله او یند چه میگویم کجا افتاده
ام مردمان مے خورند مشتاق شدند دیوانه شدی باده میگوی۔
مجذوب مجرد این چنین کسے هم باشد پرتوے از عکس لاهوت بروے
زد دماغش سبک شد لقمان سرخسی ؒ پر ند گفت در بندگیت پیر شدم رسم بندگان
است که درین حالت آزاد کنند آزادی مطلبم شعاعے از پرتو لاهوت بروے
زد مجنون صفت گشت مجرد مجذوب چنین هم باشد بر سرّے اطلاع یابد
قید شرع را از پا گسسته بیند مهار بندگی شکسته یابد۔ عنان عبودیت از
دست رفته بیند هرچه خوش آید کند و از مزید باز ماند کجا آن حالت
که محمد و خداے محمد سر بسر و کجا آنکه بوجهل جفا کند و دندان ورخساره
شکند و به سنگ بزند حالت واعیان و هادیان این است روز بدلیت
این مرشد انرا هم ایشان دانند بس بیچاره طبیبے که علاج دیوانگان
کند مینوید اگر یکے به رتبه دعوت رسد شاید بغیر اجازت پیر دعوت کند
لاحول ولاقوة الا بالله چه گویم آن مردمان را با خدا میتواند
گفت شنیدی درمیان نهادن اما بے پیر و پیغامبر نمی باید گر دیر آمد هرچه
آمد اینجا چنین می فرماید۔

بیت

اگر مراد تو آید دست نامرادی ماست مراد خویش ازین پس دگر نخواهم خواست

ارید وصاله و یرید هجری فاترك ما ارید لما یرید

آه پیرا سوختی سوختی ۔

بیت

حاصل عشقت سه سخن بیش نیست　　سوختم و سوختم و سوختم

ــــــــــــــــــــــــــــ

لہ او را پرنده از ان گویند که چون در سماع شدے قوت طیران دست دادے از یک طاق خانه بر دوم طاق می پرید" از تبصرۃ الاصطلاحات۔

ل۵۔ در شرح اسرار بعد از لفظ "نهادن" وقبل از لفظ "آمد هر چه آمد" عبارت این چنین است:- اما با پیر و پیغامبر غیر نیست ضرورت است او را الہامی باید کشید وحیامی باید شنید و از پیر و پیغامبر نبی باید گردید" و در کتاب مظفر حسین صاحب و در تبصرۃ الاصطلاحات نیز عبارت همچنین است۔

سر هفتاد و هفتم

دیگ سودای هوس بر دیگدان سویدای دلے بسیار جوشید تا
خیالے را پخته کرد با این همه هوای آن سوخته خام به اتمام نرسید کالحَبِّ
علی المقلی[1] ماند چه باشد که فرد حقیقی بهمه اعتبارات وجهات احد صمد
باشد و از وگویند صور مختلف و اشکال متضاد از حیز امکان در مکان ظهور
بروز کند همدرین درطات وهم درین خطرات مستغرق بود خود را در قدس
دید نظاره اش شد که از ان مکان لامکان قدسی خالق ازل وجان صورتے
بهیٔ روئے نمود کبیرے زالے ولیکن با جالے دندان را خضاب سواد
کرده پردهٔ حیا از پیش دور کرده خندنی میکند پرسشے پیوند و دیگرے
پیدا آمد گندم گونے که موجب لغزش آدم باشد قناعهٔ کبریائی بر سر
گوشوارهٔ ازل در گوش و طوق احاطت گردگردن سوار قدرت بر ساعدان
خلخال ابدیم ساق را بر پا خواست از د استکشافے و استفسارے کند
دخترے دیگر پیدا آمد سالے چهارے پنجے راهبدان پیرایه آراسته حیرت
اندر حیرت افزود درد بر درد اندوه غم بر غم روے نمود از عالم غیب
ندائے لبیٰنی هیبنی که موجب قرب دلها باشد و سبب مستی جانها بود عارفان
را در رقص آرد عاشقان را در همس[2] انداز د کلامے فصیحے بلیغے نصیحے
در گوش آمد و بدل القا شد اے نادان تو کیستی و کدامے و چه کس باشی
برین سر هوا استطلاعے کنی ندانستی که خلیل ما ابراهیم گفت و از ما بهمه عجز و
زاری التماس پیوست و گفت رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتَى بدین التماس
نقد سرزنش کردیم گفتیم أَوَلَمْ تُؤْمِنْ گفت ایمان دارم بحقیقت میدانم
این کار کنی و توانی کرد اما هوس مشاهدهٔ کیفیت دارم کیفیت ننموده ام

[1] المقلی بالکسر تابه که قلیه بریان کنند (م ۱۰۲)

[2] همس یعنی فشردن دندان و شکستن

بدان اطلاعتی نداد یم که آن در حیز محال قرار گرفته است و او در مکان تمکین دارد گفتند لائق حال تو انیست از حرص و هوا و از شهوت و آراستگی بنیه خود بدر شو آنچه خارج مطلوب او بود در اعتقاد او داخل کرد چهار پرنده کشت و هر یکے کوفت با دیگرے در آورد و هر یکے را جدا گانه کرد این بنمود که چگونه یکے از دیگرے جدا شد و جز هر یکے چگونه باز رشد بجز خود پیوست ازین جا اشارت کرد که محال باشد کسے مطلع برین شود که در گره پیاز کشاده باشد مغزے ندارد و همه پوست در پوست است هر که خواهد برین اطلاع یابد چرا چنین است جز تضیع عمر عزیز خویش نکرده باشد بما بحدی نقد کارو زگار ماست پیشتر جبرئیل به صورت وحیه کلبی از غیب به رسول الله شاهد شد تا این چنین بود که از صورت خود گشتی بدین صورت شدے و نه این بود که این صورت غیر آن بودے اختلاف اعتبار را اتفاق افتاده است علی الاطلاق این سخن را که مطلق در خارج وجود ندارد میدان و چنین هم میگویند که جبرئیل عقل محمد است که صورتے تمثیل کردے و وضع اشیا مواضعها تعلیم شد هر چند که جها در اخلاف عقل گفته اند اما نه عقلے مخفی است فلک افلاک عقل کل را این جا باید شاید ترا نظرے بدان بود و نظرے بدان داری بسیار اسرار در فهم تو آید همین که خُلِقتُ انا و علیٌ من نورٍ واحد هم ازین جا که علیٌ اخ نبی است آخر مین کل نوعین و تمکین همه معنی داشت ففی النبوت و فیه الخلافت همین اشارت کردانت منی کهارون من موسی همین فقه را حدیث میکند کلامنا اشارت و عند من فهم عبادت والسلام

حاشیہ: باز رشد: بجنبه خود پیوست

سر هفتاد و هشتم

بزرگے طعامے بدست مرید داد گفت دران بر آب درویشے است بدو ده عرصہ داشت کہ آب عمیق است کشتی نیست و مرا با آب آشنائی نہ گفت کرانہ آب بالیست و بگو بحرمت آن فلان نام خود گرفتہ کہ وقتے بزن نزدیکے نکردہ است مرا رہ دہ آب دوشق شد مرد گذشت طعام بدرویش رسانید او خورد وقت باز گشت مرد گفت وقت آمدن چنین آمدہ بودم وقت رفتن چہ کنم چگونہ روم گفت برو بر آب بگو بحرمت آن فلان نام خود گرفت کہ وقتے طعام نخوردہ است آب رہ داد مرید را دو اشکالے مشکل پیش افتاد یکے آنکہ این پیر چندین بچہ گان زادہ و آن درویش بحضور طعام خوردہ دو دروغ بر آب گفتم ہر دو اثرے اعجوبہ داد از پیر پرسید محل این کلام چہ باشد دروغے را چنین اثرے شود گفت من بہواے خود نزدیک زن نرفتہ ام و او بہواے خود طعامے نخوردہ است اما صدق کلام برین رفتہ است آکل و ماکول ناکح و منکوح یکے بودہ است چنانچہ یکے گوید ما در خود را من زادہ ام و چنانچہ گفت صحابی ولدت امی ابا ہا دیگرے گفتہ رائت ربی فی صورت امی از زبان مبارک رسول اللہ گویند صلے اللہ علیہ وسلم

شعر انی و ان کنت ابن آدم صورۃ فلی فیہ معنیٰ شاھد با بوتی

دیوانہ از سر دیوانگی و خودکامی این سخن گفتہ۔ بیت

قلندر را نو از شہا خدای را گداز شہا خدا اند قلندر دان قلندر را خدا خود بین

بدبخت ملحد زندیق کافر درین مقام الحاد خود را حجتے سازد و زندقہ خود را برہانے گویند داند کہ این حکایت فیض اقدس است مدبر محرک فاعل قائل جزاو نیست او را روح الروح نامند او را روح اعظم خوانند وصف

اوچنین گویند الموجود لا یصیر معدوما بل ینتقل من صورت الی صورت ومن مادة الی مادة ومن ہیئت الی ہیئت بلے الحقیقت کالکرہ ہر جا کہ انگشت نہی حاق وسط او باشد اینجا فرعے و اصلے نیست این را ملحد اصل نہادہ و حرکات خود را ازان متفرع کردہ لاحول ولا قوة الا باللہ

توضا وضوا لغیب ان کنت ذا سر
ولا تیمم بالصعید علی الصخر
وقدم اماما کنت انت امامہ
وصل صلوٰة الفجر فی اول العصر

این نیز بیان آن جملہ است کہ بیان کردیم۔

سر ہفتاد و ہفتم

امشب دیدم شخصے برہنہ را روے کف ہر دو پا باہم نہادہ از ہر دو ران او شعاعے ولمعے پیدا بود کہ روشنی آن باصرہ خیرہ می شد حقیقت آن او راک نمی شد معلوم نبود کہ شخص ذکر است یا انثی علامتے دیدہ نشد و معلوم نشد کہ پیر است یا کہل جوان است یا امرد اللہ عالم کانہ شنخ از او آوازے می خواست از من سوالے می پیوست کہ مرید را بر پیر چہ اعتقاد باشد و اندازۂ آن کار تا کجا باشد گفتمش اقل من کل قلیل این بود کہ معتقد مرید آن باشد کہ ہر چہ پیر میکند باذن من اللہ و امر منہ باشد و بدین خبر خضر علیہ السلام نشان دادگفت وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِیْ من اللہ مامور بودہ ام و اگر نہ کردمے عاصی شدمے و اگر ازین قضیہ خلافے ونقصے در خاطر گذرد مرید از دائرۂ ارادت خارجی شود و اگر آن پیر کارے من عند نفسہ کند بجسب حال خود بقدر وقت خود مرتکب کبیرہ شدہ بود ملام و معاقب گردد قصہ ذو النون شنودہ باشیٔ کہ بر قوم نینوی مبعوث شد چند گہے دعوت کرد کسے بدو نگروید ناخوش شد بغیر امر باری تعالیٰ از ایشان اعراض کرد در دریا سوار شد ماہیش لقمہ ساخت چند گہے در شکم ماہی بود معرفت خدا دستگیرش شد عذر خواست کہ دعوت من و انکار ایشان از مرکز وحدت و از حلقہ توحید بیرون نبود پس بیرون آمدن من بصفت غضب از قدم وحدت و توحید تجاوز باشد آن را عذرے خواست بجسب معرفت خود کہ ہم در عین وہم ظن بودہ اند من و او و دعوت من و انکار ایشان ہمہ یک نقطہ بود و لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ بدان چون غضب او از عالم جمع بود و عرفان او از جمع الجمع چو بجمع الجمع آمد ہر آئینہ رہنمونی خلاص روے نمود پرسیدندش کہ در ان

بندی خانہ ظلمات خوش بودی یا بدین خلاص ویا وہ گذاشتن گفت اگر راست
پرسی دران بند خوش بودہ ام صورتے دلبند جان ربائے دلفریب را در
بطن الحوت داشتند من بہ نظارہ وعشق او خوش بودم آن دیدار و نبد یگانہ
وانکار ایشان را بسجہ کشیدم امروز کہ در فضاے کشادگی ام آن صورت
با من نیست کاشکے ابد الآباد آنجا بودے داد با من بودے۔

الغرض پیرے کہ بغیر اذن دامر باری قدم منحرف نہد مبتلا بہ بلائے گردد
وازعتاب وعقاب خالی نباشد آن مرید کہ پیرزا ماذون ومامور دانستہ است
گرہ عقیدۂ او ہر چند سست ترمینماید زیرا چہ پیر ہر مرید را آئینہ است کہ مرید
خداے را در آئینہ پیری بیند و پیر خود را ورمرید اگر مرید درین رابطہ برسد
خود را با پیر در یک سلک منتظم یابد در خیلات با پیراین خیال بازی کند۔

گفتم کہ پیمبری تو یا پیر

از پیراین شنود۔

گفتا کہ دوئی ز راہ برگیر

مرید بہ نور حضور شعور درست یابد و بعد مقاسات اللتی والتیا بدین
دولت رسد واین را در آئینۂ دل خود محقق ومتصور بیند بضرورت گوید۔

بیت

چون نیک بدیدم این نکو بود　　من او پیسر ہر سہ او بود

اگر پیر بحسب مغالیط معارف تجاوزے کند مرید بد اعتقاد نشود و
اتباع ہم نکند کار او را بدو گذارد میان مردم این عذر خواہد فہم من آنجا
نمی رسد کہ پیر است باخود این داند ہر کہ از راہ منحرف دکشر رود
بلائے آن انحراف واعوجاجے کشد واز ملامتے وغرامتے خالی نباشد
پیر داند کار پیر داند مرا ہر چہ بر آن رہ کردہ است مرا بدان استقامتے
باید کرد اخحال نبی مختص است بعضے وتبع نہ ماخرج النبی صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم عن الدنیا الا وقد خلت لہ نساء جمیع
العالم پیررا ہمین مثال واند پیررا درجہ ادنیٰ این بود کہ گفتیم
اعلیٰ آن است درجملہ اختیارات باجملہ اوامر و نواہی اختیار
او بدست او دادہ اند گفتہ اند افعل ما شئت ودیگر ازین برتر
وبیشتر آن نمی نویسم ازانچہ برغیرت عشق درکار است ودیگر موانع
است کہ تقریر آنجا وفائی کند وتحریر شاید آنجا یاری ندہد علیک فعلیک
ان تلازم الصراط المستقیم والسّلام

سر هشتادم

بادے معنم وجان مهتم بینه شکسته ضابطه گسسته خطرات نزهات در مباهات الهیات تردد واختلافے میکرد پلاس یاس در برخود می دید وازان یاس مهجور که عمر به نود رسیده موضوع نو محول رود باشد جام مراد بکام من نشد ومطلوب مودود بدامن مقصود نیامد از سینه گرم دمے سرد سے برآمد وازستوه اندوه لب خشک وچشم تر شد وعبرات چون سیلاب روان تر شد تا ناگهان بوسان از سماوات جوانے امردے اجردے در بر من نزول کرد جبینش از ماه شب چهار دهم روشن تر ابروے او بهر قبله حاجات برآمده ترچشمش دیده که چه فتنه سحرے است غمزه اش غمازے است که طرفة العین از حرکت نه ایستد چشمکے میزند که علو وسفل را برهم میزند وهر که می بیند از بالا فرو می افتد لبش تمامی است از قاب قوسین او ادنی ساعةً فساعةً حکایت میکند وچه شیرین کلامے است گوی جلابی نبات تنگ تر بسته است خود ساکت می ماند واسرار کشاده می گوید دندانش گوئی سلک مروارید آبدار که در صدف وچون ظاهر تر مینماید دیا خود از ~~ار~~ [ادا] لعلے است همچون آفتاب روشن میدرخشید مربع نشستے فرمود گفتم کیستی چیستی کدامے از کجائے گفت تمثلے از قدس لاهوتم تشکلے از جبروت بصورت ناسوتم گفتمش لقب تو نام تو چیست گفت در علویات اِلٰهُ البریات خوانند ومرا در سفلیات عشق الجنان نامند گفتمش استغفر الله عشق را نزولے ووصولے هبوطے سقوطے نه تحتے فوقے ندارد یمینے یسارے بدو نسبت نه بر دخلفے قدامے ازو حکایت نکنند تو ازین کلمات باز آے بگو لا اله الا الله خندی کرد که ارواح انبیاء واولیا با اجساد واشباح خویش

ار [ادا]

بحیات باز آمدند و ہمکنان عشق نامہ را فرو د خوا ند ند گفت تو نا دانی شکل
تمثل شخص متمثل بہر صفتے کہ روئے نماید بہر صورتے کہ پیدا آید ہر چہ
از تمثل بہ متوقع و منتظر باشد از و ہمان باشد این قدر گفت دمرا بجنار کشید
وسخت تر گرفت و بشپلید و خنکی و لذتے و راحتے بخشید ہمین کہ دل دا ند
ومن دانم من دانم و دل چون احساس کنم چہ بنیم گہے چنیں میباشد منم
او نیست وگر ستے چنین می شود اوست من نہ ام کہ گرات و مرات چنین
ہم دیدم نہ منم نہ اوست کسے دیگر است کہ رنگ آمیزی کردہ است

بیت

بوالعجب کارے وبس طرفہ رہے گاہ من او باشم او من گہے

وعجب دیگر

نے حال بماند وقت نے ذوق مقام نے ماند ہم من نہ او ہمہ گشتہ عدم

ہمدرین حسرت و حیر تم صحنے کہ صفت سنجنے[^1] زار وخس و خاشاک
افتادہ سنگ ریزہ و خاک نارفتہ بر کرسی از چوب ساختہ و بہ این محکم کردہ
ازان قدسی کہ او حکایت کرد وازان لاہوت کہ او اشارت نمود آن صحن و
صحرا ہمین قدس دیدم و آن کرسی از وسع کُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰت بائے
میکرد و از من ہمین بر من خطاب بر می آید اِنِّی اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا
اَنَا۔ بضرورت حکم شریعت و بہ اتباع روندگان طریقت گشتم ایمانے بسر تجدید
کردم کہ این ہمہ خیالات ظنونات است ترا بر جادہ شرع استقامت باید کرد
و در راہ طریقت استواری باید رفت باز گفتیم این داخل اقلیدس و میزان
منطق نیست موسی عمران را یاد کن کہ از درختے آواز اِنِّی اَنَا اللّٰہ
بر آمد انکار نکنی و اگر از درخت وجود تو بر آمد چہ جائے انکار است ترا باید
الدخول فی الکفر الحقیقی مذہب تو باشد و الخروج عن الاسلام
المجازی مستقر و مذہب تو باشد اکنون ان دلان یا ایہا الذین

[^1]: سنجے

آمنو آمنوا ایمان مجازی را و السلام اعتباری را پس انداز وحق الحقیقت را پیش گیر و برخوان ۔ مصرع

انا من اهوی ومن اهوی انا

رباعی

یار آمد و گفت گرامی طلبی   پس هر چه ندان منم چرا می‌طلبی
در خود نگزار برون زخود آمد   پس من توام تو من کرا می‌طلبی

این دو بیت ہم کسے نکو گفته است ۔ **بیت**

تا مدرسه و مناره ویران نشود   احوال قلندری به سامان نشود
ایمان کفر کفر ایمان نشود   یک بندهٔ حق بحق مسلمان نشود

سر هشتاد و یکم

شاہد عینی باشد کہ بر سر صدر دل او نقطہ غین بتوان نہاد و از کاف تا قاف ط دارد و از ب تای اوراق است زیرا کہ او ص الف دوازدہ است او ہمنشینی با آن ورا کردہ است انہ لیغان علی قلبی اشارت ترقی از ادنی بہ اعلیٰ رود و فیما نحن فیہ قضیہ بر عکس مطلوب است حسنات الابرار سیئات المقربین قتل غلام حسنۂ خضرؑ بود و سیئہ موسیٰؑ امتناع از قتل حسنۂ موسیٰ سیۂ خضرؑ بین الخضر و موسیٰ استوانیا مد ۔ ابو عثمان مکی بر صوفیان بغداد نبشت اے صوفیان عراق و اے مشائخ بغداد ہزار در ہزار خندقہائے آتشین و کوہہائے پر خار قطع باید کرد اگر کرو بدمنح تاش و اگر نہ درچہ کار اید درچہ مصلحت آید اے فرو ماندگان بے مقدار ۔ جنید صوفیان عصر را جمع کرد گفت ازین خندقہائے آتشین و کوہ ہائے پر خار چہ عنایت توان کرد اتفاق کردند مراد فنا دارد بہ احدیت ہزار در ہزار بار در راہ او قانی شوند اگر یکبار رہ لبوے مقصود برند جنید گفت من ازین کوہ ہا و خندق ہا جز یکے پے سپر نکردہ ام حریری گفت شیخ تو جنید بارے یکے کہے و خندقے قطع کردہ اما مسکین حریری جز سہ گامے نرفتہ است شبلی نعرہ بزد کہ خوش وقت جنید کہ یکے کوہ و خندق قطع کرد و خوش وقت حریری کہ سہ گامے درین رہ رفت بیچارہ شبلی کہ گرد این راہ ندیدہ است این صوفیان اند کہ درح[1] سا در ذیل خرقہ ایشان لبستہ اند و ع ص را یوندے در

---

[1] خوش وقت اید ۔ ش ۔ ڈاکٹر م ح (تبصرۃ الاصطلاحات دکتاب مظفر حسین ۔)

گریبان ایشان کرده تو که محمد حسینی این لادنعم خبرے نداری بچہ بازیچہ مشغولی اے وائے ہزار وائے بر تو باد۔

سمر هشتاد و دوم

یحتمل کہ عشق دردے پنہاں باشد و صاحب دل را از ان آگاہے نہ عشق قوے غالبے عظیمے اما در کمین دل خفتہ قرار گرفتہ است استتار عشق و ظہور عشق در صورت مجاز است از انجا مرد حقیقت رہ برد بین شخصین معاشقہ باشد تا آنکہ ہر دو بہوا و مراد خود رسند عمرے بہ حسب ہوائے خود صرف کردند تا کار بجائے کشیدہ کہ عاشق خود را فارغ و بیغم می بیند بر مقتضائے این ظنون و حسبان غضبے کرد بارے خصمے درمیان نہاد افتراق و ہجران اختیار کرد بہ مجرد یکہ ہجران شد و با امید وصال پیش آمد عشقے کہ در دل مکین کردہ بود سر بر آوردہ و بقوت و شوکت خویش پیدا گشت و چندان سوز و درد در سینۂ اش نہادہ بود عشق آن نبودہ است جز آنچہ نخستین بود و این باقی اخذ لذت و صرف ہوا او کامہا براد راند بر سر آن منضم شد ابتلائے یکے لصد شد گرفتارے یکے بہ ہزار معشوق از دست رفت جز وائے و یلے نماندہ۔

لا نا امیدی

بیچ

دیگر گوئیم جاریہ مملوکہ جاروب زنی میکرد و خوند کارش بہ نظر مملوکیش میدید و نمی دانست کہ مالک دل اوست ناگہان بہ مصلحتے کہ او را پیش افتاد فروخت درد دے ابتلائے غمے سوزے صورت نمود خلاص رہ روی پیدا نیست

دیگر عشق بر کسے کہ صورت وصال بنہما ہیچ وجہے میسر نیست و دیگر کسے باشد کہ ہموارہ با او مصاحبت و ملازمت است و یکدگر بر رضا بودن

است به سبب من الانساب آفت فرقت افتد آنچه او بینهما عاشق است
او داند که چه بلا و چه ابتلا بر سینۂ او افتاد و دیگر در جبلتے عشق مرکوز است
و شخص مجنول و مجبول بر آنست و آنکس خبر ندارد و عشق طالب محل حلول
خود است بمجرد یکه ظهور خود را مظهرے یابد از احتجاب استتار بیرون
افتد پرده عزت را از میان برگیرد و اندازه نشناسد اگرچه گدائے باشد
کم اصلے باشد و محل لاقابل مثلاً دختر بادشاہے باشد امکان وصول
صورتے ندارد درمجنون عشق بجمال خود و بصیرت مُبرّد و مخلوق بود
و او کودکے بود هنوز بلوغے و مبلغ عاشقان نشده لیلیٰ همدران محضر
به قرآن خواندن آمد صورتے آئینه دید که نازل از لوح قدس بآنه
جمالے مشاهده کرد که آن جمال با ول مجنون ارتباطے واتصالے دارد
خود مجنون انچه در خود داشت در لیلیٰ دید آشنا به آشنا پیوست جز بال
یکے گشت مجنون دیوانۂ لیلیٰ شد۔

تحفۂ دیگر است مجنون عاشق جمال لیلیٰ لیلیٰ عاشق عشق مجنون اینجا گوینده چنین گوید
ما الکل مفتقر وما الکل مستغنی نحن الیهما حنین الکل الی الجزء
عبارت همان قایل است این عشقے است در روئے که مذکور است
در جانے که مجبول است در اصل خلقتش اصم و اعمیٰ است بل الحجر لا ملمس
شنیده باشی الجنسیته علت الضم مجنون جمال خود را در لیلیٰ دید آنچه
پس حبد لیلی گرفت به کوه و کهسار که میگشت همان مستتر و محتجب را می جست
بدانی هر که عاشق است عاشق خود است

بیت

اگر من عاشق خود خود نبودم چرا بر آستانت جبهه سودم

میدانی که مردمان همه گویند هر که هست چنانکه خود را دوست میدارد
کسے را ندارد باشد هم کسے خود را عین عشق یابد ازل را از خود
سابق تر نه بیند و هرگز به انتهاے ابد نرسد عاشق از و رو دید معشوق از و

حکید و لیکن بلا کیفیت و لا ملاقات عشق از ہمہ پیش دستی دارد و قدم او از قدم حکایت می کند کہ گہے خود را وجہ اللہ نام می نہد و در حق خود این آیت فرو می خواند و یبقیٰ وجہ ربک ذو الجلال والاکرام او حاے احاطت از کمینہ حکایت حرکات اوست ہمہ از و آیند و ہیچ کسے را با او قرابتے نہ اہل قربت دانند کہ چہ نشستہ ام درین نبشتہا یکے مخذولی است اہل دنا اہل دستگیرند و من عند نفسہ خیلات ظنونات را در کار دارند چیزے گویند شنوند و آنچہ رد کنند خدا ایشان را رحمت کند و آنچہ بہ قبول و استقبال پیش آید اگر مردم محرم است خود زہے کار و اگر اعتقاد میکند باوہام و خیلات خویش فساد در فساد است خواجہ احد یگانۂ روزگار خود بود نیکو سخن گفتہ است بوے آشنائے دارد۔

اوحد ن

لو خواجہ اوحد کرمانی۔

بیت

کناسان را مخبش مشک و عنبر	بر خوک مبند زر و زیور
گاؤ سگ خر سخن چہ داند	گوسالہ ز کن مکن چہ داند
یک محرم راز را بچنگ آر	پس جملہ جہان بزیر سنگ آر
بر اہل ہنر چو میغ می بار	از خلق سخن دریغ مبدار

سرهشتاد وسوم

معشوقه به آفتاب ماند عاشق به ماهتاب عاشق صفت معشوقه را
ابدال آرد میان آفتاب و ماهتاب مثال رقص است که دو نفر بحضور
یکدیگر روند هنود و زنان ایشان بازیے کنند آن را ڈنڈه بازی خوانند
هریکے باچوب دیگرے سبک میزند ومیگردد ومیرود هم چنین ماهتاب از
آفتاب فیض میگردد جدا می شود عاشق صفات معشوق را بدل گیرد
از دوام صحبت واز دوام حضور صفت او درو آید کالحدید المحماة
نارًا وَصْفًا حَدِيْدٌ ذاتًا نار صورتًا حديد معنًا نار
اثرًا حديد حقيقةً نار ظاهرًا حديد باطنًا نار
فعلًا حديد فاعلاً وبه يكون نار حقيقةً حديد
صورتًا كذالك عكس كل ما لونها لك چندان این
را به آتش ومند که آهن سیاه عین آتش روشن گردد آهن آهن نماند
همچو خاکستر به پرد وذرات او باذرات آتش یکے گردد جنید رح گفته است
لون الماء لون الانا این سخن دو معنی دارد رنگ آب او رنگ
آوند اوست یعنی رنگے که آوند دارد آب را همان باشد
چنانچه در شیشهٔ صاف آبے اندازے اگر شیشه زرد آب زرد نماید و اگر
سرخ سرخ نماید کذالك الوان الباقية معنی دوم رنگے که آب
دارد آوند را همان باشد در شیشه سپیدے شفافے آبے سرخ
اندازی شیشه سرخ نماید کذالک رنگ هائے دیگر فیما نحن فیه
مقصود این است که عاشق برنگ معشوق باشد این را چند معنی باشد
یعنی هر دینے و مذهبے که اورا باشد این را هم همان باشد چنانچه

گفته اند عاشق را مذهب معشوق بود و دیگر هر مزاجیکه او دارد او را همان
مزاج طبیعت گردد و دیگر هر کرا معشوق دوست دارد عاشق هم دارد و
دشمن او را دشمن و دیگر هر خلقے که او را باشد این را همان باشد
رسول الله صلے الله علیه وسلم میفرماید تخلقوا باخلاق الله واتصفوا
بصفاته او تعالی کریم است رحیم است حلیم است جمیل است
جلیل است قدیم است علیم است این صفات در طالب آید دریغا!
همه صفات هنوز مرد ناقص باشد این سخن در رساله استقامت
نبشته ام شخصے از رسول الله صلے الله علیه و آله وسلم پرسید یارسول
الله ترا دوست میدارم اما انچه تو کنی نمیتوانم کرد رسول الله صلے
الله علیه وسلم فرمود المرء مع من احب این سخن دو معنی احتمال میرود
یکے آنکه اگرچه تو نمی توانی کرد اما ترا با من گیرند حساب من شمرند معنی دیگر
اگر مرا تو دوست باشی همانجا که منم همانجا باشی میان محب و محبوب تجانس
شرط است گفته اند

بیت

زاغ با زاغان نشیند بط نشیند با بطان دوستی با روستی و قلتبان با قلتبان

مقصود ما این است که عاشق به صفت معشوق باشد از کمال او از
جمال او از ناز او از کرشمه او نصیبه تمام گیرد همارره در تزئین و تحسین باشد
در قدسی میگوید انا عند منکسرة قلوبهم لاجلی سه معنی احتمال
می برد بنا بر من بهر من برائے من میگوید من نزدیک کسے ام که
دل او بهر من شکسته است یا برائے من شکسته است اثبات عندیت
میکند او را شکسته است نیست نابود کرده است خود بجائے شده است
قوله عزمن قایل قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ
اللّٰهُ اگر شما اینید خدا را دوست میدارید و نباشد دوستی که نخواهد
که محبوب محبوب گردد فَاتَّبِعُوْنِیْ یعنی لزوم صحبت و دوام توجه و

اومان اصطحاب چنانچہ من کردہ ام ہمچنان بکنند یحببکم اللہ چنانچہ من محبوب گشتہ ام شما ہم محبوب گردید الارواح جنود مجندۃ فما تعارف منہا ائتلف ہمین تعارف تجانس است میان عاشق ومعشوق ازلاً وابداً اصطحاب التزام است بلک اتحاد اعتناق جدای صوری است لون الماء لون الاناء صورت اتحاد ہم نماید وصورت دوئی ہم چو ہر دو یکے باشد ہر آئینہ لون او لون او باشد ولون او لون او چنانچہ گوید

بیت

تو روحی وپنداشتی کہ جسمی تو آبی وپنداشتی سبوئی

سمر هشتاد و چهارم

عاشق[1] از شدت اشتیاق و از قوت التیاع[2] بیشتر در ذکر نام معشوق و در حضور او بخیال او عشقبازی باخت رحمت حق و فضل من الرب او را در یافت خواب بر بود معشوق را ضلیع و ضجیع خویش یافت کنار و بوسه کم نکرد و البته جام مراد بکام او پیمان بود بلکه هر دو از لباس خویش تعری و تخلی کرده بودند عاشق از لباس بشریت معشوق از التباس انسانیت بیرون آمده یکے در یکے گشته عین دیگرے شده به لذتے و بہجتے غرق مانده آن خروس سحری گردن بریده بانگ برآورد که صبح صادق دمید مرد عاشق چشم کشود همه خیالات را کاذب و ظنون فاسد دید تمنا میبرد و اجتهاد کرد که چه بودے اگر آن شب ابدی بودے و آن خیال سرمدی بدین اندوه و غمان در زاویهٔ احزان سر بدوش از فرو برده شکسته و گسسته خون جگری آشامید و دل را بر مثال کبابے پرکاله پرکاله گشته میدید بهر این نا امیدی ندائے غیب بر خاست هر چه از غیب است بے عیب است که اے نادان ندانستی دنیا بآخرت پیوسته است آخر به اول انجامیده است ازل ابد با هم آشتی کرده اند هر دو سر رشته بیک گره بسته اند و آن دو فلک و آن شمار روز و شب را در حساب نمی آری و احتساب آن نمی کنی وَمَا اَمْرُنَا اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ لیس عند الله صباح و لا مساءٌ را درگوش تو فرو نخوانده وَالضُّحٰىۙ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰىۙ نه آنکه شب و روز را یکجا کرده است و در یک سلک در کشیده این سوگند به خط و خال اوست همان رخسار اوست بر آن رخسار این خال سیاه کار را است شب را چه در حساب می آری و روز را چه قرار میدهی که هر دو در

---

[1] عاشقے

[2] التیاع از لوع بمعنی شورش درون و رنج و تعب از عشق (م-ا)

دراد وار اطوار اند والضحیٰ واللیل کفر واسلام ہم باشد **بیت**

کفرے کہ درو نشان معشوقۂ ما است آن کفر بہ از ہزار ایمان وعطا ست

وَمَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ؕ بموجب آن صور واشکال وحجب آنکہ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ؕ خودرا بدور دانستی واز و جدا ماندہ دیدی وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى بدین وہم وظن خود در آمدہ کہ این صور واشکال درعبرتے نہ اند کار ہمان بود کہ امشب باتو در اعتناق و اغتنام بود ترا اطلاعے وہم ہمانچہ بود ہمان است حوادث را عاقل ودر اعتداد نیارد چہ بود آنکہ یتیم بودی در کنف حمایت ما وچہ باشد گمراہ بودی ترا رہ نمود چون چنین تحقیق شد مرشد طالب را از دریا ان واز بر بدر کمن و در طلب وخواہندہ را در ماآن نہ تو او مرد واز لباس بر شد ند حقیقت مرد محقق شد آنکہ دوی نمود رخسارہ از ان نمائی سکند جبہہ وابرو مینماید کہ ہمہ یکے گشتہ است سترگفتہ اند ہتراای لَا يَتَغَالُ وَلَا يَحكى عنه ولا يفشي شبلی اول حال محاسب بود شخصے بر شبلیؒ گفت چند ہزارے حسابے ہست مراجمع کن بدہ او یکے دو بیت پنج وشش میگفت شبلیؒ عقد میگرفتہ سپس آن شخص پرسید چند شد شبلی گفت یکے شخص گفت دیوانہ شدی ہزار ہارا یکے میگوئی شبلیؒ گفت دیوانہ توئی یکے را ہزار ہا گمان می بری۔

بیت

سبحان خالقے کہ صفاتش زکبریا در خاک عجز میفگند عقل انبیا

سمر ہشتاد و پنجم

شخصے افتادہ براہیکہ گذرگہ بادشاہے بود پرکالۂ سنگے سرخے یافت گمان برد کہ لعل بدخشانی است اسند واخفاعن اعین الناس در بغل وسینہ گرفت نہانی بر جوہرے کہ استاد طایفہ است آورد او را در گوشۂ برد حفظ سر را بقسم عہد و تاکید گفت این بہ فروشی ربعے ترا باشد در گوشہ رفت کشید بر دستش داد مرد جوہری این کار شناخت کہ سنگ خارہ است این بیچارہ ازین خبر ندارد چنانچہ پیش من فضیحت شدہ است جاے دیگر برود رسوا شود عبارت کرد گفت این را کہ شناسد کہ باشد کہ بہاے این تواند داد تو بر من باش این را نگہداریم تا این را خریدارے پیدا شود ہم بحضورش چند توئی جامۂ پیچیدہ و در چند صندوق نہاد قفلے آورد و مہرے بدان نہاد و او را بہ پیش خود داشت جواہر و نگینہا بحضور او فروختے و او را تعلیم شناخت جواہر کردے تا آنکہ آن مرد شناسندہ شد عارف این کار شد استاد جوہری با او گفت تو شناسندۂ جواہر شدۂ و خریدارے پیدا شدہ است صندوق پیش نہاد و از ان جامہاے تو بر تو پیچیدہ کشید بدستش داد و گفت بگو بہا چیست او دست گرفت باستنکار بیرون انداخت گفت این سنگ بہیچ کار نیاید استاد را غرض داشت مرا ہمان زمان چرا نگفتی گفت میگفتم ترا استوار نیفتادے شفقت دامن گیر من شد پردہ پوشی جہالت تو کردم نخواستم براے این سنگ ریزہ کہ تو و ہم آنگینہ بردہ آبروے تو بریزد گفتم این را در صحبت دارم علم این کار بیاموزم تا ہم خود داند کہ چہ بہا است و چہ می ارزد این حکایت متضمن چند سر است علماء ظاہر مغرور بدانش نحوی و

و صرفی و چند نفتے از نظم و نثر امراء القیس و ذو الرمہ یاد گیرند و بدین سرمایہ ریش شانہ کردہ سینہ کشیدہ و سر فراز یدہ خرامان و گراز ان در رہ روند بہ تبختر و غنج و دلال با خود گویند ما علمائیم قدم در زمین نمی نہیم تا فرشتگان پرہائے خود زیر قدم ما نمی نہند و اگر خود چند مسئلہ از حیض و نفاس و تطہیر انجاس حفظ دل او شد خود از علماء دین و از متابعین گشت نگرد ستادہ کالکوہ وھو کرائس و تنفقت کفشاہ فی رفتارہ و تستد تت تحیاہ فی گفتارہ ان کراکس

ہمانکہ آن دیوانہ گفت کہ سخن راست از دیوانہ شنو گوید علمائے جاہل و پیران نابالغ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود اکثر منافقی ھذہ الامت قراءھا ہر لاشئے قرار گرفتہ و آنرا کارے پنداشتہ ہمیدان سنگ سرخ ماند کہ لعل بدخشانی دانند امراء و ملوک و وزرا و سلاطین بہ ستگی و چند درمے کہ در گرہ ایشان بند و خود را تا کجا می نہند بادشاہ خود میگوید من خلیفۃ اللہ سبحان اللہ او خود نائب بادشاہ خود میگوید با ہمہ ظلمے و فسقے و تجاوزے کہ در دین دارد امراء و وزرا خود بدامن او بر بستہ اند اعوان و انصار چیزے خود را تصور کنند کہ مادر پدر ایشان ہرگز نداشت حکمائے یونان بہ منطقے و ریاضی و الٰہی کہ با خود راست گرفتہ اند و اشکال اقلیدس کہ پابند و اشکال جان ایشان شدہ است و آن ترتیبے و تسدیسے کہ ایشان گویند آن خود دعوائی خدای است مردم دیگر را چہ گویم ہر کہ ہست دون ایشان است مردے متعبد مرد را و متزہد بہ عجبے مبتلا است کہ در مقال در نیاید ہمان است کہ الحایك اذا صلی رکعتین ینتظر الوحی قوم صوفیہ بدان نورے و نارے کہ بینند خود را جز مقربان حق تصور نکنند و محققان متجلی کہ بہ تمثل و تشکل مبتلا گشتہ اند منتہائے کار دانند مقید مطلق گویند و خدا را بہ صورت پرستی دانند و جز این صور و وجودات وجودے دیگر نگویند و لعمری ظن فاسد و متاع کاسد ہمان باشد کہ سنگ سرخ را لعل بدخشانی دانستہ اند و ندانند

۳ن کاف که انهٔ وراء کل وراء اگرخوف خ نبودے ش صورت لٔ ۳ن بحقیقت
۴ن کاف نبودے کٔ آخر دٔ رانیگوید او بگفتارت ۶ن گرفتار است و انچه او ازین
۵ن دال قٔ خ ضل واضل و هاویه او باشد نعوذ بالله من شر الشیطان و
۶ن کفایت شر هذه العقاید اے خداوندان ال الاعتبار الاعتبار اے
۷ن قاف خداوندان قال الاعتذار الاعتذار میتوانی از ب به ح رسی و
الف را سروران سازی۔

محمد حسینی عمرے درین غم اند و ارجو در آخر حال این دولت
را در وامان گدائے اکنند و این آیت میخواند لَاتَایْئَسُوْمِن رَّوْحِ اللّٰہِ
اِنَّهٗ لَایَایْئَسُ مِنَ رَّوْحِ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکٰفِرُوْنَ ۝

سمر هشتاد و ششم

مسترشدے در سماع می رقصید فتوح آن وقت را بسمع ما اتصالے
داد گفت رش آن یارش ا ف ی ع کرده است گفت ۔ بیت
سمن برے وظریفے وجابکے شوخے ہمین قدر بتوان گفت نام نتوان گفت
ساعد خود را میان ہر دو ورٗکرده برآورده رقص میکند و ہر چند ایشان
قصد ب ت وارند البته میسر نیست از انچه او علو گرفته است و ایشان را
سفل انداخته لقد بلند سرا فراشته میرفت و این ہر دو میگفتند چه عجب کارے
باشد که این حالت ابدی و سرمدی گردد۔
و مسترشدے دیگر حکایت میکرد زیارت خواجه رفتم یعنی خواجه
ناصیر الدین محمود بحضرت شیخ رفته تلاوتٖ میکردم دوٗع براد ور آمد
بلند بالان زود و دال بیرون آمده ہر دو گوئی مروارید شب افروز است
متصل تربت نشستند و این حکایت میگفتند محمود ا تو خود را چه ساختی مردان
می آیند و خاک ترا سرمہ چشم میکنند و گرد سر تو میگردند و ترسان و لرزان
نزدیک تربت تو ی آیند لبو گند نہ وجل ۔ خود از ین ق بیرون آرم
و چون مرد صحن این حظیره بگردانم شیخ از درون تربت فریاد برآورد که
آه چیست ازین دولت بالاتر گفته اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ
الْمُحْسِنِيْنَ و این تاخیر چرا میشود۔
اے یار عزیز و اے برادر شفیق ہیچ میدانی چه گفته میشود اگر دقتے ترا
دولت و صلتے داده باشد و از حقیقتے نشان یافته باشی بدانی چه میگویم این خیالاتے
و وہماتے و این ظنوناتے و این حسباناتے و این مثال ترا باتے است که دوستان
خویش را بدین امید وار کنند انما الحق و راء کل و راء عمر رضی اللہ عنہ روایت

ؔ ہر دو زکرده

ؔ تلاوتے

ؔ دوع

میکند که حضرت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم عربی آمد سر کشادہ و موے سرافراشتہ
آوازے داشت کہ دوی النحل با رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
زانو بر زانو نشست تعلیم ایمان و احسان کرد و رفت رسول اللہ فرمود
دانستید کہ بود گفت جبرئیل بود کہ تعلیم دین شما آمدہ بود وجبرئیل این صورت
ندارد و این تشکل دتمثل جبرئیل است رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمود جبرئیل
پیشتر بر صورت وحیہ بیامدے این ہم صورت جبرئیل نیست بہ اشکال مختلف
متشکل میشود این او نیست وغیر او ہم نہ ولیکن ھکذا یری وفیہ
مکر و خداع والحق وراء کل وراء اما دوستان خود را بدین
تملقات و تعلقات امیدواری و آرامی میدہد مرا پرسند این حروف تہجیات
برآری و آن را بیان نکنی فایدہ چیست گویم دو فائدہ یکے آنکہ یاد
کردی است مرا و دوم آنکہ یعرفہ اہلہ و دیگر اظہار اسرار
در صحرا نہادن بہر گفتار رضائے جلیل جبار نیست۔ والسلام۔

سر هشتاد و هفتم

این نقش را بنویس سراعرابے و نقطہ مکن و پیش مردم اختلاف و اضافت و اسما مرد جندی گوید سپر مسافر گوید سیر صوفی گوید سر متعلم گوید بیٖر پردہ دار و دربان گوید ستر عاشق گوید سَر باغبان گوید سبز ترک گوید جمال گوید شتر مساح گوید شبر حجام گوید نشتر لبان گوید شیر صیاد گوید شیر فعلی ہذا ہریکے انچہ در خزانۂ خیال او متمکن بود برحسب او بدان مشغول بود ہمان گفت ہمبرین قیاس قس الناس فہم علی تسمیتہم رب الناس قد علم کُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۔ کُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَیْهِمْ فَرِحُوْنَ ٥ چون جزئی ہم ازین کل باشد او تعالیٰ صور مختلف متضاد را آفرید و فیض خود را بدان تعلق دہد ہریکے بحسب علم و فہم خود او را نامے نہد و بدان قرار و اطمینان گیرد معتزلی گوید لا یری البتۃ و دیگرے گوید خالق شر نباشد و دیگرے گوید ذات للہ لا صفت و این صفات کہ گویند اضافات است و دیگرے گوید بندہ فاعل فعل خود است خداے را در افعال بندہ ایجادے و خلقے نیست فقیہ گوید لا یری فی دار الفانیۃ البتۃ و من قال بہٖ فقد کفر صوفی گوید یری بعین القلب لا بباصرۃ الظاہرۃ ہو رویت الایقان لا رویت العیان و دیگرے گوید ہیچ باصرہ با بصیرت بکجا گرد و ہمین باصرہ است کہ در قلب می شود و بصیرت میگردد فتجلی ہذا یری بالبصیرت و الباصرۃ دیگرے گوید ہر صور و اشکال کہ بنیم گویم ما رایت شیئا الا و رایت اللہ فیہ و در عقاید نویسد رویت اللہ تعالیٰ جایزۃ فی المنام و السکوت فی ہذا الباب احوط

و این سکوت بچند معنی باشد یعنی لا یقال و لا یفتی ومعنی دیگر لا یحکی عنہٗ ودیگرے گوید اینجا کل لسانہ است و دیگرے گوید حکایت از ان نہ کنند کہ چہ دیدم وچگونہ دیدم این بدین معنی نیست کہ از چون و چگونگی بیرون است این دیداریست گہ اگر از ان حکایت کند جز سنگسار و تضلیل وتفسیق نقد وقت او نباشد۔

اکنون ہان و ہان اندیشہ یکے پیش گیر چند مغلقات در الٰہیات وچند ترہات وطامات ہرچہ دیدی و دانستی میدان و بدان بباش وقدم را از رہ مزید و توقفے مدہ بازگشتی مکن این دریاے است کہ شخصے دران غوطہ خورد تا قعر او یابد ویا بہ قعرے رسید دانست انتہاے دریا رسیدم ہمدرین گمان نظر فرود قدم خویش کند دریائے دیگر بیند چند مرتبہ ازین عمیق تر باخود گمان برد کہ قعر این را گیر انتہا ہمان باشد ہمچنان کرد باز انچہ دراول بار بود باز ہمان مثال پیش آمد ہمدرین نمط اگر صد ہزار سال عمرش دہند یک ساعتے از غواصی نماند انتہاش نیابد بضرورت حالت این باشد من عرف اللہ کل لسانہٖ

سر هشتاد وهشتم

الحکایت التی نحن بصددها سنائی در الہی نامہ نظم کردہ
است و در احیا ہم ہست و عبدالعزیز حکیم نسفی در تنزیل آوردہ است
شہرے بود مردم آن شہر ہمہ کور بودند و شنیدہ بودند کہ در جہان ہیکلے
است عظیم کہ او را پیل گویند ہمارہ در اشتیاق احساس دیدار او بودہ
اند اتفاقاً کاروانے پیش در شہر فرود آمد و با آن کاروان پیل
بود و از بس اشتیاق و شدت طلبے کہ بہر ادراک احساس پیل داشتند
شوریدہ تر تا بودند با خود گفتند کورانیم از دور نتوانیم دید جز بحس لمس یا ذوق یا شم نشناسیم
چند معتمد کہ میان ما اعقل و اصدق باشد و حس تیز تر بود ایشان را فرستیم
انچہ ایشان گویند ما عقیدہ بران بندیم از ہر محلتے یکے را گزیدند اعقل و اصدق
و احدّ حساً بود اختیار کردہ فرستادند یکے آمد دست بر خرطوم پیل نہاد و
دومی بر گوش پیل سیومی بر پشت چہارمی بر پاے پیل ہر چہار بعد احساس با خود
مثالے راست گرفتند بازگشتند آنکہ دست بر خرطوم پیل نہادہ اہل محلت او
را پرسیدند چہ دیدی گفت پیل ہمچو عمودے باشد مردے صادق و از ایشان عاقلتر
احساس کردہ آمد ہمہ بران اعتقاد کردند دومی بر اہل محلت خود گفت ترسی
باشد گوش پیل مانند سپر است و آنکہ دست بر پشت پیل نہادہ بود گفت ہمچو
تختے باشد و انکہ بر پا نہادہ بود گفت ہمچو ستونے باشد ہر یکے عقیدہ
مختلف در دل کرد روزے میان کوران اجتماعے شد حکایت پیل افتاد
یکے گفت ہمچو عمودے است سہ طائفہ دیگر گفتند غلط میگوئی پیل ہمچو عمادے
یا ترسے یا تختے زیراکہ بزرگ ما صادق گفتہ است ہر یکے بدلیلے مراجعت
بر بزرگ خویش کرد اثبات سخن چو لابدی است یکے اثبات سخن خود

دوم رد دلیل مخالف مرد مستدل گفت معلوم است بواسطه پیل صف می‌شکنند پس همچو عمود باشد به سپر و به ستون صف شکسته نشود و اثبات مذهب خود کرد و رد مذهب خصم و آنکه ترس گفته بود معلوم است پیل را پیش میکنند در بنه او می ایستند پس همچو سپر باشد تخت و عمود و عماد پیش نکنند و پس او نشوند ثانی هم بر مثال اول اثباتے و نفیٔ کرده و آنکه دست بر پشت نهاده گفت عمود و عماد و ترس خطا است زیرا چه بر پیل چند نفر می‌نشینند همچو تخت نه باشد چگونه میسر آید ثالث همان کرد که اول و ثانی کرده بودند و آنکه دست بر پائے نهاده بود گفت محقق است که پیل چندین بار بر میگیرد ترس و عمود و تخت بار بر نمیگیرند این نیز همان کرد که سه بزرگ گروه بودند دران شهر چهار مذهب شد هر یکے در اثبات مذهب خود غلو میگیرد سبحانه و تعالی از چشم یکے پرده کوری را برگرفت او رفت پیل را چنانکه بود بدید بدین کوران گفت اے عزیزان پیل همین است که شما میگوئید و نه این است که شما میدانید هر یکے میان شما به اعتبارے صواب و به حقیقت خطا هر یکے باوے به زجر و قهر بر آمدند گفتند پرده کوری چگونه رفت پدر ترا نرفت و فلان بزرگ را نرفت ترا از کجا باشد۔

معتزلی با سنی اختلاف کند هر یکے خصم را کافر و زندیق خواند معتزلی خود را اہل عدل و توحید نامد و سنی او را کافر گوید و هر یکے بدلیلے اثبات فرماید معتزلی منقولی و معقولی آرد احتجاج به کتاب الله و حدیث رسوله کند و به اشکال اربعه و قضایائے منطق را دلیل و برہان خود سازد سنی معقول و منقول او که صریح کتاب الله و حدیث رسول الله بدان ناطق است تاویلے گوید و سنی نیز معقولے و منقولے اثبات کند و آنچه معتزلی منقولی آورده باشد تاویلے کند و معقول را به قضایا و اشکال دیگر رد کند شلاً گوئیم سنی برائے اثبات رویت گفت

الله سبحانہٗ فرمود وُجُوہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ ۝ اِلٰی رَبِّھَا نَاظِرَۃٌ ۝ نظر الیہ گویند دیدن بہ باصرہ باشد معتزلی گوید الی صواب ربھا ناظرہ حذف مضاف کرد سنی ہم بسیار جا حذف مضاف کند او مرتکب کبیرہ کہ بغیر توبہ میرد کافر خواند تمسک کند بہ آیت وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُہٗ جَھَنَّمُ خَالِدًا خلود را تاویل کند بہ طول مدت کذلک از ہر مذہبے اگر حکایت کنم این سمر مختصر قصۂ بو مسلم گردد۔

الغرض این ہمہ کار بدلیل مستقیم آمد و ہر یکے مذہب خویش علم الیقین نامند اکنون حق چگونہ پیدا گردد سنی بچہ برحق شد و معتزلی بچہ باطل وہمچنین مذہب دیگر وراے آن معلوم علمے دیگر باید کہ پردہ کوردل عقل از میان برخواستہ باشد و حق را چنانکہ حق است بعد کشف و تجلی و دیدن ہر چیزے چنانچہ اوست آن را علم الیقین نامند باقی دیگر حسبانات و ظنونات و خیالات

اما عجبے دیگر صوفی کہ پردہ کوری دل بفضل من اللہ و عنایتہ و بارشاد شیخ مرشد مذہب رفتہ او بدان دعوی کند بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ این مردمان نادان این عالمان جاہل این پیران طفلان صفت نابالغ در تکفیر و تضلیل زبان دراز کنند لا حول ولا قوۃ الا باللہ وحق الحق سخن بصدق گفتہ شد دیدہ اش کندہ باد نادیدہ گوید صوفی عین شمس را بفیض شمس دیدہ است ہم از و بدو حکایت کند حمقی الناس در انکار و اعراض اے مسلمانان گردش خود را قرارے طلبید و خدا اے را شناسید چنانکہ لائق شناخت اوست اتباع راہ صوفی کنید و انچہ پیر مرشد فرماید بران روید لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا تا پردہ کوری از چشم تان برخیزد حق بحق شناخت شناسید و اگر اثناے طلب اجل در ...

ترا از شناسندگان گیرند و فردا بدرجهٔ ایشان سپارند و اگر نه مساکین شما محروم مانید از خدا باز مانید تا با شما چه معاملت باشد **بیت**

نصیحت کرد یکتوسان اگر آزادهٔ بستان
وگر گوئی که نستانم غلام تست یکتوسان

شعر

سوف تری اذا انجلی الغبار ✻ أفرس تحتک ام حمار

بیت

بوقت صبح شود همچو روز معلومت ✻ که با که باختهٔ عشق در شب دیجور

سمر هشتاد و نهم

جمالے شترے را که بر مثال جبال باشد جمال اثقال بر پشت او نهاده
می برد شتر را ماندگی دستگیر باشد پایش از قدم سیر سلوک بلغزید ماندگی بدرماندگی
پیوند شد چون زاهد با وقر وقار در وادیه قرار گرفت و دران وادیه نشستے
فرمود جمال اگرچه مدبر حیال بود هر تدبیرے و حیله که کرد آن شتر که در روش
و رفتار باد تند به تگ او نرسیدے البته در مقام که وقار و قرار گرفته بود
نه ایستاد و ره روش پیش نگرفت جمال را صبر جمیل لابدی شد حموله را
بر پشت شترے دیگر نهاد با کاروان موافقت کرد شتر در اطراف گردن دراز
کرد کهے و برگے که اطراف او افتاده بود بخورد شکم لقوت مالامال شد.
قوت یافت به ایستاد غایبانه در دشت گشت میکند و برگے و کهے که
آنجا بیشتر و بیشتر است میخورد میگیرد و تا آنکه فربه و آبادان شد موشی با
هوشی باوے دوچار خورد پرسیدش اے شتر از ان کیستی گفت من
از ان که باشم که من از ان خودم موش گفت ای شتر گاوے و خری
بگذار از ان که شو حوادث متعاقبة الوقوع است و نوایب دهر
متوالی و متواتر شاید ترا روزگارے پیش آید که در کار تو دستگیری
کند و یاوری نماید گفت تو بگو که شایستهٔ آن که باشد که من از ان
او گردم موش گفت از ان من باش آن جسم معطل خشم کرد و خواست
لگدے موش را زند فاره در سوراخے خزید و رفت شتر روزے بر عادت
قدیم خویش سرا فراشته سینه کشاده گردن دراز کرده برگ کنار میخورد
ریسمان مهار با خار کنار چفسیده پیچیده هرچند که ره خلاص جست تدبیرے
نیافت چند روزے شتر را بدین گذشت نه علفے نه آب خورد در شرف

تلف افتاده نزدیک شد پشت زمین را وداع کند در شکم خاک نزول
سازد وچون زاهد باوقار در زاویه قرار گیرد ناگهان موش را نظر
افتاد شتر را چشمش کشاده بر روے آسمان نهاده همچون زاهد بیجان متحیر
مانده موش گفت هان و هان شتر نه گفتم ازان کسے شو امروز ترا که دست
گیری کند دازین بند که میرهاند گفت اکنون از آن تو میشوم داری تدبیرے
که مر اخلاص بدهانی فاره بر درخت سوار شد مهار که بر خار پیچیده بود
برید ازان فویقه کار شتر را اصلاح آورد شتر روزگار در جوار آن موش
با امن و آمان بسر برد۔

اے مرد عاقل با تجربه یکے درین سمر نگر و اندیشه را بکار بر البته
از آن کسے بباید بود غائبانه بر مثال عمیانست که در بادیه افتد و هادی
نه البته مسلک و میسر نداند کارش بروزگار بهلاکت کشد اگر مرا پرسند نیکبخت
کرا گویند گویم آنکه او دست در دامن رهبرے زند و در پے او رود
رکن اصلی طالب دریافت مرشد است و ادراک مرشد صعب المرام
اما صاحب دولتے باشد که در غیب الغیب دست بر دست کسے زند
که مرشدے هادی حقیقی بود چه دریافت مرشد مشکل است امثال اقران
او را در احتجاب داشته دالبته بحقه پیدا نمیشود تا کدام صاحب سعادت
باشد خود را رَجماً بِالغَیبِ در دامن مرشد انداخته باشد هر که
مرشد یافت خدا را یافت هر که مرشد را دید خدا را دید که او یکے از
جند امیر پیغامبر است میگوید من اطاع امیری فقد اطاعنی ومن
اطاعنی فقد اطاع الله وآنکه بظن و وهم بریکے پیوست و او
نه لائق آنست او خود ره منزل ندیده ره نشناخته است دیگر یرا چگونه
پیشوای کند و آنکه او در غرقاب افتاد شناورے باید تا ازان غرقاب
کشد و آن غریق را باید بر وبار خود نه اندازد خود را با شناور سپارد

اما این قدر نقد وقت باشد هرچندکه او لائق نیست واز وکارے نمی سزد
شخص به وہم گمان خود متوجه او باشد بحسب ظنه وو ہمه آثار و برکات بیند
ومبشرات او را بصورت او نماید انا فرد ا آمنا و صدقنا او را مقام
شفاعت نه وشخص را بحسب استحقاق بجاے واشته فرشته را فرمان
شود یاروح نبی را بصورت پیر او شود او را شفاعتے کند و بدان درجاتے
وقرباتے که طلب داشت بدان رساند الغرض بہمه وجه روے
آوردن ودست بدامن اوزدن وقدم بر پے او نہادن کارہا دارد
وروزگارہا سزد چنانچه گفته اند

بیت

دست در دامن مردان زن و اندیشه مکن ہرکه با نوح نشیند چه غم طوفانش

سر نودم
۹۰

حکما گویند خدا هستی است نیست نما جہان نیستی است ہست نما جہان صورت خدا است یعنی نمودار صورت و اشکال فیض اوست معنی جہان خدا است یعنی اوست کہ بدین اشکال و صور ظاہر شدہ است خدائے ظاہر بہ جہان است جہان قائم بہ خدا است خدا شخص است جہان سایہ آن شخص چنانکہ ہوا و سراب ہوا ہستی است نیست نما سراب نیستی است ہست نما سراب صورت ہوا است ہوا معنی سراب است ظہور ہوا بہ سراب است و قیام سراب بہ ہوا است ہوا شخص است سراب عکس اوست السلطان ظل اللہ فی الارض اے عزیزان قدر صور و اشکال را کہ درین جہان مبنی آن ہمہ ظل است شخوص ایشان در عالم علو است ہر حرکتے و سکنتے، غفلتے و شہوتے و کذلک الباقیات من الافعال والجمادات والنباتات ہمہ ظل آن شخص اند شخص لطیف است وظل کثیف وظل لطیف کثیف باشد این دم کہ پیش تو نشستہ ام دستے و پائے کہ می جنبانم وسخن می گویم بر سر دو زانو بر نہالچہ نشستہ ہم ہمچنین شخص من در عالم علو ہمان می کند کہ عکس آن من میکنم ولیکن معًا معًا لا تفرقۃ بینہما زہے حکیمے کہ کلہ بر بستہ است و ریسمان آن کلہ با تارہائے کمخاب تعلق دادہ و او را از بالائی جنباند ہر حرکتے کہ او کرد صورت او در بافتن پیدا می آید ہم ہمچنین میان ما و اشخاصے کہ در علو است میان این ہنود لعبتے ہست از پرکالہا جامہ کردہ دست و پا و کمر او را بر ریسمانہا بر بستہ و آن ریسمانہا را بہ انگشتان خود تعلق دادہ چنانچہ انگشتان می گرداند آن صورتہا ہمچنان رقص میکند

چنانکه طائفۂ رقاصان هنود را دیدہ کہ میگردانند سر نیز میگردانند انگشت بر بینی می نهند وقتے بر جبهه می نهند تعالی الرب عن ذلک علوًا کبیرًا ارادت و قدرت او را همین مثال نمونه باشد قول فارس است الناس مجبورون بید قبضته و آن را همین نمونه اسپ۔

ن مجبورون

بیت

گر از بے گلخنم بگلشن چه کنم ور در بر گلشنم بگلخن چه کنم
تدبیر بگو بدم که مسجد تو برو تقدیر به میخانه برد من چه کنم

ن از پے

عرفت ربی بفسخ العزایم ازین نشانے داده است اگر در دریاے مراقبه افعال غرق شوی جاے جواهر معارف را در برکشی۔

بیت

عروس حضرت قرآن نقاب آنگاه بگشاید
که دار الملک ایمان را مجرد یابد از غوغا

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ او جز صورتے نیست که از اثبات حقیقت رسالت حقیقت میرساند بوداو نابود دان وجود او عین شهود تصور کن قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ انبیا من از خودی خود خلو داشتند و از وجود تصوری خود بری بوده اند و همدین نسبای کردند هر یکے را از وی خبرے مید اند و بدان دعوت میکردند و ازین گمان می بردند و انبیا را طرف تیر طعن خود میاختند می گفتند اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ هیهات هیهات فَضُرِبَ بَیْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ بَاطِنُهٗ فِیْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ٥

ن کرا انبیا از حقیقت و رسالت میرساند

ن صوری

بیت

دلا تا کے درین منزل فریب این و آن بینی یکے زین چاه ظلمانی برون شو تا جهان بینی
جهانے کاندرو هر دل رهایی بادشاهی بینی جهانے کاندرو هر جان که بینی شادمان بینی

سمر نود و یکم

جوانے قوی ترکیبے بلند بالاموے دراز سینہ کشادہ کمر باریک سرین گران شکم یکے بہ کام فراخ سرفرازان کہ آشوب زنان و فتنۂ مردان باشد بہ مثال طاؤس کہ جلوہ کند و کبک رفتار میرفت دختر بادشاہ بر بام ہمچو ماہ بر آمدہ کہ از طلعت رخسار او آفتاب را تابشے باشد نظارہ کرد و فریفتہ و آشفتہ گشت نہ او را دست آویزے نہ پائے گریزے ہمچون پنجۂ عارض خود گرفتار ماند سلام را امکان نہ پیغام را کہ نام بر دروزے چند بہوائے آن دلبند صبرے نا محمود و سترے غیر محمود کرد تا حال بہ انجا کشید کہ بلغ الماء السیل الزبیٰ و جاوز الحزام الطبیین از ان کنایہ تواں کرد زمام تمالک از دست شد و عنان عقل گسیخت نفس ضعف او فکر صعلا قوت بہ روزگار خود ساخت ہمبد ان تسلی و تولی میکرد تا آنکہ فراش را ضلیع و ضجیع خویش ساخت خیال محبوب و یاد مرغوب بجائے نان و آب او گشت قوتش گداخت بین قوت ما وای و مقر خود ساخت مادر و پدر و دوست و برادر و آنکہ صدقائے او بودند گرد او حلقہ کردند چہ شد و چہ زاد و چہ افتاد ہمانکہ جواب جاہل سکوت و کلام عاشق مبتلا کلام مبہوت بہ فیلسوفے و حکیمے و طبیبے پر داختند ہریکے نبض و دلیلے و فراستے دید رنجے احساس کردند کہ از صفرا و سودا و دم و بلغم نباشد ہمہ دست از علاج کشیدند بہ پاپس بازگشتند و درد عشق را نشانے نیست جز دمے سردے و سینہ گرمے بے خشکے چشمے ترے تنے نزارے سینہ فگارے سخن محکم بالظاہر از حالت او مشاہدہ میشد گفتند این را گرفتارے

دیگر اساس بیشود دگر دیو و پری پرتوے زده باشد طائفه از این طبقه حاضر شدند
و او را از خویش معلوم کردند به کنایت حکایت کردند که پسر پادشاهے عاشق
کنیزک حرم پدر شد چنانچه رسم عاشقان است خواب و خور و آرام و
قرار از صحبت آن شاهزاده بوداع پیوستند مادرش تدبیرے ساخت
نابوده او وهمے برد مگر این پسر بجائے دل بباد داده باشد و آتش عشق ان ناسود
عیش خوشی او را چون گه خاشاک سوخته و خاکستر کرده بود پرده تنکے باریکے
صافے شفافے میان خود و پسر آویخت که دلش مگر به کسے آویخته است
ورائے آن حجاب نشست فرمود همه جواریات حرم را فرمان رسانید
هر یکے پیش پرده من شود گذرد تا از گذشتن کسے حالت پسر را مشاهده
کنم و رنگ روے و هیئت او نظاره کنم اگر میان این بتان و پیرو
میان این خوبان مرا فرسے که دل پسر مرا بر گرفته است از هیئت
او و هیئت معلوم شود که پسر بکدام امید گرفتار است و بکدام اشکال
کارش مشکل شده است و پسر را ببینم که تغیر بشره او بدیدن که شد کدام
رفتار است که ضیا را و چشم پسر را خیره کرده است کدام سروے بلند
است که پسر را پست کرده است کدام گلے است که دل او را پژمرده ساخته است
خار خیال او در دلش متمکن شده البته پرده از تغیرے خالی نباشد
آه مشک و عشق نهان نه توان داشت البته حالت ایشان غماز دل ایشان شود
ایشان را فضیحت همان خفیه ایشان کند لا یدخل الجنة نمام
هر یکے به ره خود رفته معشوقه پا بر زمین می نهد منت بر آسمان میداد
تبسمے میکند آنچه نظاره محبوبه باشد بگوشه چشم ناز میکند
که جهانیان مشتاق گردند و هرجا که دلے است رنجور مبتلا گردد و ستے
میگرداند که غنج و دلال ایشان را رهنما شد به مجرد دیدن این آفتاب مطلع
غیب طلوع کرد و این نور که به نزدیک عاشق دراه کل الوف

استار باشد شهود ے نمود عاشق چشم تحیر کشاده ماند و به هر دو دست
کر حیرت گرفت و لبا زا بزبان می چشید از بسکه خشک می شدند و قطرات
از چشم همچو ابر بهاری می چکید و ے سرو ے بر آورده که ملکوت و جبروت را
بسوز و چنانچه فرشتگان بر و گریستند او محقق کرد که این تبے است که
دلبر بسر من است پردهٔ حیا از میان برگرفت جلبات بے شرمے را در بر
کرد پسر را دست گرفت به پائے آن جادوگر دلفریب انداخت گفت از آن
تو شده است بجناب دامن و برفتار و اشکال تو خود را بر بسته است یُحِبُّهُمْ
وَیُحِبُّوْنَهٗ قصه مقرر محقق است افتادهٔ خویش را گرد آر روا نبود که
دل باد داده را فروگذاری القصه ازین حکایت مردمان خیالے برده مگر آن
دختر را هم عین خطره پیش آمده است اتابک و مامک او با او خلوتے
کردند گفتند قصه حال را اعلام باید کرد که تدبیر مفاوضه پیوست گفت گفتار
را فائده کار نمی بینم مرغے بهوائے خویش می پرد دلم را جبینه حوصلهٔ خویش
آشیان آن مرغ نداشتم ماواے او نشاسم نماند چاره این بیچاره را جز به خیال
سپردن جان و دل را به وهم و خیالی او خویش داشتن تا آنچه عاقبت
به حسن عافیت باز گردد جان به جانان و هم دل به دلبر سپارم اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا
اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ فرود خانم خلوتے اختیار کرد و به حضور او سر فرو گرفت ساعتے
و زمانے بلکه وقتے لطیفے و آنے نگذاشتے که صورتے از قدس تمثال آن
جوان تشکلے و تمثل نمودے و گفتے انا من اهوی و من اهوی انا و این فرمودے
که من او آراسته آم و این منم که تو عاشق شدهٔ مرا الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ خوانند
مرا الکریم الحکیم گویند من راههاے مختلف دارم الطرق الی الله بعدد
انفاس الخلایق هر کسے را به رہے بر خود آرم۔
اما این قدر بدانی که هیچ طریقے با ذوق آمیخته و با شوق بخته این
جهان و آن جهان را پیوند کرده و با هم دوخته از طریقه عشق نیست اگر خواهم

(حاشیہ) ...دا دگفت ... تدبیرش
(حاشیہ) ...دلم را ... نوصله خویش

خوانده باشی المجاز قنطرة الحقیقت معنیش جز این نباشد ۔

غزل

دولت عشق را نہایت نیست ۔ عاشقان را بجز ہدایت نیست
ہر کرا حل شده است مشکل عشق ۔ او بداند که جز این عنایت نیست
عشق حسنے است از برون بشر ۔ آب و گل مرورا کفایت نیست نا جرہا اپنا نیست
عشق را بوحنیفه درس نگرد ۔ شافعی را درو روایت نیست
بوالعجب صورتے است صورت عشق ۔ چار مصحف از و یک آیت نیست

چنانچه خواجه سنائی ازین عالم نشان دهد ۔ **مثنوی**

ای سنائی جهد کن تا بهر سلطان ضمیر ۔ از گریبان تاج سازی و از بن دامن سریر
تا از ان تاج و سریر آید ز مهر و یاء غیب ۔ هر زمانے نو عروسے نقش بند و بر ضمیر

له زبی بضم زاے معجمه و فتح با یعنی رسید سیلاب پایه بمحل ملبند که آنجا آب نرسد ۔ ش
سله ۔ طبی بضم و کسر طا سر پستان ها دیاں سباع و خر و اسب و ناقه و جز آن ۔ و فی المثل جاوز الحزام الطبیین اے اشتد الامر و تفاقم ۔ م ۔ اجزام انچه بوسے بندند و تنگ ستورم!

سمر نود و دوم

اے خوان صفا و اے غلان وفا برادران کریم اے دوستان حمیم
اے مونسان ہمدمان اے ہمرہان راست و اے رہبران راست گو اے
محرمان ہم کار اے مومنان روزگار اے ہمنشینان موافق اے غمخواران
صادق بدانید بدانید بدانید خوبان با کرشمہ و ناز باشند خوبان خودنواز
باشند خوبان از انباز بے نیاز باشند خوبان جفاکار باشند خوبان سرافراز
باشند خوبان ستمگار باشند خوبان بے رحم دل آزار باشند خوبان ناساز
دار باشند خوبان بے شفقت بے درد باشند خوبان ناجوانمرد باشند
خوبان حسود باشند کبود باشند خوبان بے درد باشند خوبان قطاع طریق
دل اند۔ خوبان غارتگر جانہا باشند خوبان بے شرم بے مروت باشند
خوبان بخیل بے فتوت باشند خوبان خودستا خودنما باشند یکے با دومے
نخواہند یکے را با دومے نیا رند گفت قومے اند دومے ندارند کہ از و
خوفے و شرمے در ایشان باشد شخصے مطلوب محبوب نا مند معشوق نا مند
مشوق نا مند مرغوب نا مند با تو یکے شدہ ایم میان من و تو بیگانگی نیست
ما رضاجوے تو ایم ما ہواخواہ تو ایم میان ما و تو دیگرے نگنجد ما ازان
تو ایم ہمہ آن ما ند اے تست ناگہان نا بیوسان نظارہ شو و چیزے با دے
بازند ہیچ دشمنے ہیچ خصمے ہیچ بلاے بدخواہی بر سگالے آن نخند شتیدہ
کہ لیلی با مجنون چہ باخت یکے اخس الناس ارذل الرجال اقبح الاشکال
را شوہر ساخت ہمہ مخورا بد و داد خود را مملوک ما ہو را و انگاشت ہیچ آفریدہ
خبر دارد کہ بر جان آن عاشق محزون مسکین مجنون چہ رفت و چہ گذشت چگونہ
سرخت و چگونہ دوخت و چہ اندوخت و چہ بلا و محنت کشیدہ چہ خجل و شرمندہ

ن نا بیوسان

وشرمسار ماند۔ سبحان اللہ گوئی دعوای خدائی دارد ہرچہ خوش آید بکنند باسلیمان داؤد ورب العزت رحیم غفور وودود چہ افضال واکرام وچہ انعام واحترام باشد سرجملہ آن این باشد لا ینبغی لاحد من بعدی وحوش وطیور وشیاطین وجن وانس ہمہ بہ فرمان آوردند تا آنکہ باد بہ فرمان او وزد کارہا ہمہ بمراد او سبزو با این ہمہ بہ صد خواری وزاری بہ شکستگی انگشتریش از دست او ستانند وعفریتے را بجائے او شانند در بدر بگرود وپرکالۂ نان بخواہد ودر زنبیل او کسے لقمہ نمی انداز د تحفۂ دیگر آخر الامر بدین کشد فخر علے وجہہ فکو بین الامرین ہیچ فکرت می افتد چہ اعجوبہ کارے است این ہمہ شد۔ آدم را یاد نکنی مسجود ملایک سازند بر تخت عزت شانند وملائکہ تخت او را برسر گرفتہ ہر جا کہ خواہد برند واو را آدم صفی نامند یکبار کہ دانہ گندم خورد یا بین باکرم علی اختلاف الاقوال رسواش کنند برہنہ سازند وزیر درختیکہ رود درخت فریاد کند تنح عنی تنح عنی دورباش از من واز بالا علیین بر برتودہ خاک اندازند نفسے کہ ازو بیرون آید فرشتگان فریاد برآرند الہی از نفس آدم تنگ می آئیم واین فرشتگان حاملان تخت او ند وخدمت گار حضرت او دعوت نوح بعزو اکرام قبول کنند واگر پسر را دعا کند طعنہ زنند ورد کنند وحبیب را کہ بد ومتحد وازو دیگر بشیر ومبشر نہ تبع جملہ انبیا در شان او گویند من یطع الرسول فقد اطاع اللہ۔ واین نیز فرمایند قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ در حرب بدر غربا وشرفا اکرامش دہند ہر یکے صحابہ گرا ز ان سرفرازان خرامان دررہ روند منافقان مشرکان ناکسیون سنہم ماندہ حرب بدر چندین چرب زبانی وشیرین سخنی بادے رفت اما حرب احد دندانش شکنند رخسارہ شکنند میان مردگان اندازند ہیہات ہیہات این انتم ایتہا الصوفیۃ وترحاتکم واین انتم ایہا القلندریۃ

کرم علے بفتح کاف دکون را آگور شد۔

تلماتکم دا ین اهل الزهد و العبادت مغرور هم باقول تنگرف کاریکه خوبان را با مبتلایان گرفتاران خویش افتاده است گوئی نوعے از الوہیت قسمت ایشان رفته است و اگر نه چندین ترفع و تعزز چیست و چندین تعظم و تکبر که گرہماں باشد که این بیان دعوی خدائی میکنند خویش را خود ستائی میکنی المجاز قنطرة الحقیقت پلے محکمے نهاده اند که بدو از عقاب اوہام خیال رستگاری باشد

بیت

نمیر فتم باباشد بوئے ز لفت خراب اندر پئے آن بوئے رفتم

آرے فیضان ازان عالم بخش ایشان شده است چندیں سرفرازی و بے نیازی از خدا که آن است ۔

بیت

در وجه نکورویان زیبا همه او دیدم در حسن رخ خوبان پیدا همه او دیدم

توحید و وحدت هر دو را بیک حرف نبشته است و کلام تماستر گروه تفکر تحرف تامل تو صل و الله اعلم ۔

سر نود و سوم

ہیچ نظارہ ات بچشم عبرت شدہ است جمال رونق گلزار بہ سبزی وتری ات وسبزہ بہ سیاہی نسبتے تمامے دارد وبسایہ رنگے کہ اورا شکلے نیکے باشد کہ فریب دلہا وگرفتاری جانہا گرود فَاقِعٌ لَّوْنُهَا صفت ہر رنگ کہ بہ کمال براقت خود رسیدہ لے در مروید سیہ رنگ براقت تمام دال بسر سترروم اللہ اللہ مشاہدہ شد در تجلیات وکشوفات بودہ ام این جمال واین کمال وایں جمال باللہ الکبیر المتعال بہ نعتے بود کہ وہم بپے گم کردہ است خاقانی ثانی ازین حال بہ عبارت فصیح تر وبیانے بلیغ تر اشارت کردہ است

بیت

قصہا می نوشت خاقانی — قلم اینجا رسیدہ وسر شکست

سمر نود وچهارم

جوانی قیاس هفده ساله یا هژده ساله برهنه تمام سر بسر لنگوته ته داشت و سر برهنه
و چندین موئے جعد بسته چنانچه بنام تبے و بیرے میکنند در قفا آویخته دال و سین
او از کاف برون آمده طغرائے لاهوت و ملکوت بنام ناسوت سادگی و آزادگی
او را ثبت فرموده واگذاشت انور را ثبت کرده لمعانی و براتے که وارد
سبحان العزیز الحکیم قدس منزه و نزاهت و لطافت چیزے انوذ بے بیچاره گرفتار
مسکین مبتلائے الوهیت را مثال تصور کن که درختی باشد سر درخت از عرش در
گذشته و بیخها ضاربة فی تخوم الارض بود و برگ آن درخت در خوردی و تنگی مثال
دانه سرشف و فیض رطوبت هوائے شب نم میوه او قدر دانه سرشف محمد حسینی
مبتلا بدان برگ و بدان میوه هر نفسی جائے دیگر مینماید به صورتے دیگر بر می آید
مسلمانان مسلمانان گرفتارم گرفتارم رحمے بومن لطفے طرف من لاحول ولا قوة الا بالله
مصراع بیخبر از ازین قدمم رنگے نیست

سمر نود و پنجم

قوله عز من قایل اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ
اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَاب ۰ اَلصَّابِرُوْنَ جمع صابر و هم علی انواع
و هر یکے را اجر بغیر حساب است یعنی مزد اوست که کسے او را در حساب نتواند
آورد از بس کثرت او
و دیگر بغیر حساب یعنی آنقدر دهند که در احتساب صابر نبود.
و دیگر اجرایے باشد بمقابلهٔ صبر از پلهٔ صبر گران تر باشد۔
گفتم صابران بر انواع اند الصبر باللّٰه الصبر فی اللّٰه الصبر عن اللّٰه
الصبر علی اللّٰه الصبر مع اللّٰه صبر اللّٰه اِستایخ ما تقدم بیان کرده اند اما الصبر باللّٰه
را معنی خاصے است که آن بزرگان نفرموده اند بار مصاحبت باشد یعنی الصبر الصابر
مصاحبا ایاه تعالی دران حال که او مصاحب خداوند است هر بلاے و محنتی
و غیبے و شدتے که برد آنقدر صابر چو در محضر و مشهد محبوب بود هر آئینه صبر آئین
حالت او باشد بلکه اَللّٰه و انتہی فاعل اوست تعالی محنت و بلا او میدهد این محضر
و مشهد چه سنگوی قفائیکه که محبوب بدست خود زند یا سنانی در سینه است خلاند
یا تیرے از دل و جگرت گذرانند الذ و انتہی باشد یا نه. دیگر این بار سبب باشد
صابر در مشاهده. حضور اوست از خیال و شهود و وجود بدو است نحتی و رنجی از
مشهود باشد تصور رے و تفکرے بتورسد صبرے محمود و ممدوح باشد. و دیگر بار
مقابله باشد یعنی گفته اند انه سبحانه خلق عن کل تاحت اگر [illegible] [illegible]
زبانی بجانی افتد مقابله آن خداوند تعالی [illegible] [illegible] [illegible]
مقصود چنانچه یکے را سبوچه از دست افتاد [illegible] [illegible] این سبوچه
غم مخور ترا بمقابله آن [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] باشد که

گفته اند بی نیطق و بی بصر، چنین دانم که این سخن گفتار بزرگان هست

الصبر عن الله من برای بُعد تجاوز راست این چنین صبرے گویند غیر محمود است

چنانچه شاعر گوید
شعر

الصبر محمود فی المواطن کلها   الا الصبر عنک فانه غیر محمود

و آنکه گویند الصبر عن الله اشد بیان الصبر عن الله وکونه اشد مرد نبرد و در دبهر و رد نامرد سپهر درد اگر گل چمن سبز باشد که گل چمن سپهر ورد باشد این دو معنی را اثبات کرد نکو بیانے که ایشان فرمودند و نکو نشانے که ایشان دادند اگر این چنین بودے تجلیات اختیار بایستے و انسداد بصیرت بعد انفتاح او اگر امکان نبرستے بعد آنکه بصیرت کشاد ممکن انسداد نیست مگر سبحانہٗ و تعالیٰ در بعض محل سد بصیرت کند چنانچه سد بصیرت حال یعقوبؑ که در حق یوسفؑ بود. اما الصبر عن الله اشد بمعنی اقبح اسمج اغلظ دارند هم وجه توجیهے هست این سخن غورے دارد فکرے کن به بین اما الصبر عن الله را اگر این معنی گوئیم وجهے وجیہ باعتبار صحیح بود حق سبحانہٗ و تعالیٰ تجلیات لطف دارد و تجلیات قهر دارد و تجلیات جلال و جمال دارد. جلال آن را گویند که نسبت به عظمت و هیبت و شکستن تجلی و قطره قطره کردن او این کند و ثانی حال کما بدا یعود سالک تجلی برو تجلی جلال شود این شکسته و گسسته قطره قطره کرده و عظمت و هیبت او را تاب آوردن نتواند گریز گیرد و خواهد در پنه جمال رود اکنون تحیل که ره نیاید خواهد از سختی و درشتی این تجلی میخواهد اصل کار را بگذارد که این در تاب او نیست ذاکر میخواهد ذکر نگوید مراقبه نکند این صبر اشد بود دیگر تجلی جمال تحمل به تعزز و تکبر میکشد و به خودبینی خود کامی میبرد اکنون صبر از جمال حق کردن و مصلحت تواضع و تخاشع را پیش گرفتن اغلظ و اشد و اعظم و اجل بود. تجلی قهر یعنی هر مظهرے نه موے غیر مستحق بلکه مستهجر جمال او را انتظاره شود و آن صورت به ره خویش و لکار خویش میکشد شخص تجلی. اتباع السنت

نبیه در رعایتۀ لاتباع قدم شیخہ و اختیارہ قول المحققین المتجلین ریاءً العارفین خیر من اخلاص المریدین از ان تجلی خود را باز آرد آہ الصبر عن اللہ اشد مثلاً ان کارہ باشد در مظہر او تجلی کند او از رہ خود بکار خود بستہ خود میکشد این صادق حاذق و این مخلص متخصص از ان خود را باز می دارد و حرمان اختیار میکند والاہمان قول محی الدین ابن عربی آید و یفوتک خیر کثیر ذلیکن دو دیگر تجلی قہر در بلیات و محن و در صورت قہری چنانچہ مار و گژ دم و گرگ در صورت ایشان تجلی کند و مرد رہ گریز بخوفاً من تلف الروح گیرد الصبر عن اللہ اشد باشد تجلی لطف۔ او تعالیٰ تجلی کند در محل ملذوذے مرغوبے معشوقے لاجرم عین حظ نفس است

سلہ آن کارہ
یعنی بد کارہ
سلہ حاذق

مرد باز ماند کہ حظ نفس بہ نفس نہ دہم و او را آکل و شارب و زانی نام نہ نہم و اگرچہ تجلی است پس آن کدورتے و ظلمتے در و طاری گردد۔ آئی دانی الصبر عن اللہ اشد باشد۔ و دیگر کسے باشد دلش خواہان است اصول و جانش خواہش فضول با این ہمہ خود را ناشایستہ و نا لائق داند او قاتے کہ مرجوہ است البتہ آن سالک میداند این حالت است ہرچہ بخواہم بدہند اعظاماً لِشانہ وتحقیراً لنفسہ درکشادہ است حاجبے و دربانے نہ ایستادہ منعے و دور باشے نیست مع ہذا کلہ یکے درون در قدم نمیدہد و درون نمی ایستد با خود این میگوید من ناظر او منظور من طالب او مطلوب من عاشق او معشوق لاحول ولا قوۃ الا باللہ

سلہ وصول
سلہ خواہان

مصرع

دلا دامن فراہم کن کجا تو کجا ایشان

ہان و ان الصبر عن اللہ اشد باشد یا نہ معشوقہ خلوت کردہ است و دلالہ را از خانہ بدر کردہ است و حجب و استار را از

میان برگرفتہ است وصورت رضا را بدست جلوہ دادہ است افعل
ما شئت الیٰ الیٰ تو۔ نواز د عاشق مبتلا وسکین مشتاق پر بلا عصمت او
واحترام او آن بیچارہ را محروم مید ارد زہے صبر ہر آئینہ اشد
نا مند۔

الصبر علے اللہ تنوعات تجلیات وتقلبات دہور ہر یکے در
سنین وشہور تجلیات لاتینا ہی دارند وتجلی را در جملہ تقلبات ودر کل
طورات در ہر رفعے حطے علے استر سالے کردہ باشد اے عزیز این
را صبر علی اللہ گویند اگر منعے ورد ے واگر قبولے ورد ے واگر　　ورد ے
محنتے وشدتے واگر راحتے وفرحتے دامن گیر وقت او شود او رہ بہ
خداے خویش صابر باشد در ان عطا و در ان حط تجلی کہ بہ حسب حط
وحط بود وا و بدان تجلی صابر ماند این را صبر علی اللہ گویند۔ و دیگر
الصبر علی اللہ یکے تجلی را مقر ومستقر خویش سازد اجمال است وتفصیل
است اطلاق است وتقیید است مردے بر مقیدے مفصلے ماند تا آنکہ
ہمہ او بدو صرف شد الصبر علی اللہ گردد۔ دیگر علی براے علو واستعلا
راست مرد متمکن ومتثبت ومستقل بر تجلیات باشد ہر نوعے وہر صنفے
کہ او خواہد نقد حال او شود یکون مسیطرا علے الحال لا الحال
مسیطر علیہ باوجود آن تنوعات خود را ہر چہ خواہد بدہد وہر چہ
خوش آید نقد وقت باشد مرد بر شخصے آیندہ روندہ است گاہ بگاہ
او را منع نیست با این ہمہ تقاعد میکند ہر دمے شنید در دل در
نمی آید بادشاہ بار عام دادہ وآن شخص از خواص او واز ملازمان
درگاہ او با این ہم در بار راہ حاضر نشود۔

الصبر مع اللہ۔ عن علی کرم اللہ وجہہ انہ سبحانہ
مع کل شیٔ لا یمزایلتے صبر با ہر یکے وبا ہر چیزے بدین صفت

نہ مفارق باشی نہ مواصل نہ مزایل باشی نہ مفاصل این جا تو بصفت او باشی او بہ صفت تو الصبر مع اللہ ہر جزئے از اجزائے تو آنرا کہ جز لایتجزی خوانند جس وجود تو با آن اجزا باشد خہ زہے صبر الصبر مع اللہ اے بعد اللہ مع بمعنی بعد باشد چنانکہ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اے بعد العسر یسرا بعد کشف تجلی و بعد ظہور حقایق امور مرد صبور را چہ نیک گوارا و خوشتر باشد سخن بیشتر و بیشتر ہم ہست اسرارات در انتہا چند تو ان ہمین قدر بسندہ باشد الاشارت من العارف حسب للعاقل

بیت

زمین و آسمان ہر دو شریفند قلندر را درین ہر دو مکان نیست
سخن کوتاہ کن محمود و فخری چہ میدانی کہ محرم در جہان نیست

سمر نود و ششم

مردم در فریضۂ جمعہ ایستادہ خم برہنہ تکیہ بمحراب کردنشست دیدہ مرد برد و میگفت این ہمہ تسبیح و نماز شما و قرات و سجدۂ شما آن ہیم را برسکیند و سگوید بدین نخرم و خندنی کرد عالمے را در گلزار درگاہ بہار درفشیدہ تازگی و نورے بخشید

بیت

در فضائے قدرتش آدم چو ابلیس لعین
در فضائے ہیبتش عالم ہبائر مستطیر
چہ عیسے و چہ موسے و چہ پیر مسلان احمد
چہ ترسا و چہ مغ انجا ہمہ گشتہ برابرہیں

سمر نود و هفتم

مجنون در خواب دید گوئی لیلی کارد وے کندے تا ویرے در حلق مجنون راند تا آنچه تمام بسمل کرد پس آن پر کاله کرد با گوشت و پوست و مغز و استخوان در جوال[1] انداخت بچوب بکوفت گوشتابه ساخت ذره ذره کرد سخت باریک تنگ آنرا ابجیت با همه بو افزار[2] ها خوشبو کرد و خود بخورد باقرارها چنانچه کاسه لیس و دیگ لیس هم کرد مجنون بیدار شد فرحان و خوشان شادان و شادمان بیت خوانان به آہنگے دلنوازے دستکے میزند و رقصے میکند و این بیت میخواند

شعر

اذا ابصرته ابصرتنا   واذا ابصرتنی ابصرته

گویم تعبیر میکند من و لیلی یکے شدم و بود من در وجود لیلی فنا شد من نماندم همه لیلی ماند مرا بجز و مرا از من بستید من در بطن و جسم او هضم گشتم سفلے که از من به من بنی من نسبت بود آن همه را بینداخت خالص خلاصه را که با او نسبتے تمامے داشت آنرا با خود گرد آورد و همه او گشت مرغ سنگریزه چینه کرد خلاصه خاصه او را ایستد عصاره او را برون انداخت زنبور زرد و سرسری را زد پر کرد به سوراخ خود برد آن مرده به دم خود به فیض خود همچون خود گرداند تا آنچه او هم زنبور زردے شد پیدا الام الی الام فیض با فیض پیوست صورت دوئی از میان برخاست بتوان گفت تجسد اللاہوت بالناسوت   هذا قبیح والمعتقد غیره صحیح[3]

بر مجنون آمدند مجنون سر در گریبان کشیده و بخیال وجود لیلی مستغرق مانده یکے گفت با وے حیاء لیلی مجنون گفت انا لیلے مجنون همه در لیلے انیت شده است همه لیلی مانده است پس در گفتار انا لیلی صادق

[1] جوال یعنی بادن
[2] افزار ها
[3] ن صحیح

باشد و عن علی کرم الله وجهه شعر

انتم حقیقت کل موجود بدا وسواکم فی العالمین توهم

اگر اتحاد را مثال صورتے فرض نتوان کرد بچند نوع بیان کنند
یکے سوختن پروانہ در شمع و با شمع یکے شدن و برون انداختن شمع سفل
پروانہ را و برون انداختن ضیاے نور سایہ بہ ضیاے نور آفتاب بستن آب بصورت ژالہ و گداختن ژالہ عین آب شدن و نیست نابود گشتن
سراب بہ ظہور ہوا و این خوابے کہ مجنون در خیلہ لات دیوانگی خویش دید
یکے از مجنون پرس چہ لذت داشت راندن کار و لیلی در حلقش چہ
راحت بود و چہ خنکی داشت در پرکالہ پرکالہ کردن تن او و بچوب
کوفتن و گوشتانہ ساختن چند ترقی و چند مزید است و چہ انواع تجلیات
و کشوفات در حق او میشد در پختن و آتش دادن و او را خوشبو کردن
و خوردن لیلے۔ و آن صوفی گفت آہ کدام مذاق این ذوق گرفت
درین خائیدن و فرو بردن او ہیچ میدانی کہ چہ میشود از غایت وصل
و انتہائے درجات کمال کونہ وجود میگردد السلام علیکم
و رحمت الله و برکاتہ۔

سر نود و هشتم

محرمے از مجنون پرسید اگر تو در بستر لیلی باشی و لیلی برمراد تو نباشد چه کنی آن دیوانہ رضا طلب مجنون بو العجب گفت من برمراد لیلی باشم۔

شعر

اریدوصالہ ویرید ہجری	فاترک ما ارید لما یرید
اری فی الوصال عبید نفسی	وفی الہجران مولی للموالی

اگر مراد تو اے دوست نامرادی ماست مراد خویش من از تو دگر نخواہم خواست

اگر آن پرسندہ از من دیوانہ بدست برستشے پیوستے گفتمے دیوانگی درکار است ستمگری کنے۔ باز گفت اگر این مست بستر پستر دارد چہ حیلہ سازی گفت در برش گیرم مربع نشستے سازم اگر او اضطراب کند و بدین رضا ندہد گفت شب پلید نی بنشیم وہم زانو باشم پس این افسانہ وحکایت و دست بازی بہر بہانہ چہ کم آید گفت اگر استحقاق و استخفاف شود ترا از نزدیکی بہ دوری برند چارہ آن چیست گفت استادہ نظر بروے لیلی دارم۔

مصرع۔

اوکند ناز و من از دور تماشا بینم

مفاوضہ دیگر کرد گفت اگر از آن خانہ برانند و از آن سرا بدر کنند حکینی گفت بر در بنشینم اگر از خانہ برانند سر بر آستانہ دارم تن را بہ خاک راہش بسپارم گفت اگر آن رقیب زشت ترکیب و آن سہنگ بدرنگ و آن دربان نادان اگر ترا چون تمامہ آں صحن۔ آں راہ و آں جناب و آن گذرگاہ برون انداز د چہ حیلہ سازی گفت ہاویہ زاویہ گزنیم ہمانجا سکونت باشد البتہ کسان لیلی دران گذر اختلاطے و ترددے کنند و گردے

وغبارے و دخانے و بخارے کہ از صحن خیز و مرا تسلی دل بود گفت اگر بر آن سکون حرکت فرمایید چہ کنی گفت یکے از سکان قباب غیرت و شخصے از اقطان دیار حیرت من باشم گاہ بیگاہ پاسبان سگ کوے لیلی در رسانم وباوے ہر بارے دران کوے شبے روزے گذرے کنم بیت

من ساکن کوے شہر عشقم نتوان ازین دیار گشت

گفت اگر مصلحت شہریار آن بقعہ و سپہدار آن قلعہ این افتد کہ ترا جلا فرماید درین مضیق چہ توان کرد و درین مضیق تنا چہ توان نشست کہ پر تاب کردہ اند آہے سردے بر دو بجائے گرمے کرد گفت ہر کجا کہ باشم روبہ شہر لیلی آرم اگر من در مغرب باشم ولیلی در مشرق مطلع او را در خیال ارم بدان متفیض گردم بیت

اگرچہ در عرب از ہر قبیلہ کعبہ نباشد نبود قبلہ مجنون بجز قبیلہ لیلی

استفسارے دیگر کرد اگر بنوع من الانواع و موجب من المواجب ترا ازین توجہ مانع آید بچہ تشبث کنی بکہ تعلق کنی چہ دستگیر چہ چارہ چہ حیلہ قہقہہ بزد گفت مصراع

منم وخیال بازی شب و روز باجالش

عجب نقطہ ہاہست این خیال وعجب خانے این بے وبال انتہا کام وصال را در زمان واحد در دام تو می نہد اگرچہ اشارت در دوری میکند ولیکن ہیچ و شوقے ہم ہست مگر رہبر عشق بہ کجا رسانید و بکدام منزلے قرارگاہ داد ہرچند از لیلی دور تر افتاد باز عشق در رہے برد کہ اقرب من کل قریب باشد حجابہ النور لو کشفت لاحرقت سبحات وجہہ ما انتہی الیہ بصرہ من خلقہ حجاب نور کشفش مستحیل آمد و اگر امکان آن تصور کنند ہیچ وجود را شہود نماند کذا الوف حجب نورانی کذا الوف حجب ظلمانی کذا الوف ثلج کذا الوف نار ہفتاد ہزار

درہفتاد ہزار ضربے کن بہ بین کہ آنرا پس انداخت وکہ گذشت وکہ بامراد خود نشست زہے عشق خیمے محبت بہ طرفتہ العینی بہ یک خیال ہمہ را بہ سوخت او را خود بخود درخود تصور کرد خیال را مستحکم ساخت تجلی اللہ للناس عامۃ و لابی بکر خاصۃ جلوہ گری بود با این ہمہ مقصود را در بر یافت مرشد ذکرے ومراقبہ مرید را فرماید واین ذکر ومراقبہ جز تصور وتخیل نیست۔ حکایت از ان مسترشدان شنیدہ باشی کہ این خیال مسترشد را تا کجا رسانید بہ یک وہم ہم یک خیال ہمہ حجب واستار را بسوخت ہمنشین حضرت ومحرم اسرار گشت وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ شاید حال او شد خود چہ میگوید

بیت

از بعد مکن شکایت آختہ جگر کہ غایت قرب می نبینی ارا

وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ عجب رابطۂ کہ بیان کردہ است۔

بیت

شب با تو غنودم و ندانستم روزت بستودم و ندانستم
ظن بردہ بدم کہ من بودم و منا من جملہ تو بودم و نمی دانستم

حاصل اگرچہ عشق دستگیر تو شد رہنمائے تو گشت حکایت گلخن تابد ملک شنیدہ باشی کہ میان ایشان چہ خیال بازی رفتہ است و ہر یکے با دیگرے چہ اتصال داشت

بیت

سلطان عشق خیمہ بصحرا اگر زند ملک وجود را ہمہ زیر و زبر زند
خیال است این کسے را وصال یار است خیالی شو خیالش اصل کار است

۹۹
سمر نود و نهم

ذوالنون را در ساحلے عورتے پیش آمد ذوالنون اورا پرسید من این اقبلت از کجا می آئی اوگفت از طائفہ تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ کہ ایشان را ہمہ شب خواب نیست ذوالنون گفت الٰی این تریدی کجا بیخواہی کہ بروی گفت الٰی رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ہیچ میدانی آن عورت کہ بود صورتے از عالم غیب از مقر قدس تجلی کردہ است واز مطلب ومقصد قوم ابنائے میکند واز مقر و مستقر خود خبرے میدہد واز اہل تلوین وتمکین بیانے می پوندد واز بود وجود خود اشارتے میفرماید ومیگوید تردد واختلاف من بین الطائفتین باشد از ایشان مردے بردے ایم واشخاصے بہ اشخاصے روم اما بود شہود من بر مردے باشد کہ ایشان را ہیچ مانع از موانع دامنگیر و قید قدم ایشان نبود تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ حکایت از طلاب کرد کہ ایشان ارباب مجاہدات مکابدات اند رمزے از احوال محبان نمود چنانچہ گویند کہ کل نوم علی المحب حرام بر ایشان باشد واز ایشان نگذرد شب ہیچ ذوق وتجمیل شوق با ایشان باشد نماید ربا ید آید ... شنید وخیزد چشانداز شاند و آ ... دلیل بر کمال جمال وانتہائے بہائے خود ... دشنیدہ باشی کہ عاشق طالب جمال حسن معشوق او معشوق عاشق عشق عاشق وحب حسن ... خود آنقدر عنایت ورعایتے درباب طالبان محبان بود کہ بہ رسیدگان وقرار گرفتگان نباشد رسیے است مرحسان ملاح را عاشق برانواع بوند یکے طالب مجتہد سائر متعبد و بہ ہیچ مرادے نرسیدہ در دریائے طلب غرق است دو در گرد آرادت متحیر رہ روے کارے پیدا نمود ... نخواست مراد در قلق و

واضطراب مانده وعاشق دیگر باشد گفتے وشنیدے پیامے وویدنے درمیان رود ودیگرے باشد سوخته ودوخته وخاک خاکستر ره طلب شده وہیچ امید وصول مقصدے نمانده وآن سوخته ہم بر سوختگی خود ساخته انا رده رکلہ گوید لَا يَنْفَذُ فِي قَوْلِ فرماید ورد وقت اوست۔ بیت

حاصل عشقش سه سخن بیش نیست سوختم وسوختم وسوختم

قوم صوفیه آن عزیز را سید الفقرا نامند مراد وے به دانش نداده اند واو به لذت ورد سوختگی پرداخته تا آنکه گوید بیت

کفر کافر را ودین دیندار را ذرهٔ دردت دل عطار را

کمال دوستی باشد مراد از دوست نگرفتن

از این چنین کسے عزت وکبریا واحتجاب واختفا وبے نیازی وخود کامی واستغنا از ہر خاجیے وعامے پیدا آید ایشان اند ہمه جہان را مانع آیند شما کیانید وچه کس باشید که جمال آن عروس که در چند ہزار پرده وچند ہزار صفات ہر یکے بگمان ہوائے خویش خیالے پخته وہیے برده وہر شخصے از و حکایت کرده الکبریاء ردائی والعظمت قمیصی والحیاء ازاری اثبات فرموده آن عاشقان را او دوست دارد که دورباش عزت دست گرفته مردمان را بموجب عظمت باز داشته دار بسته است وبدربانی علی العموم آیندگان را مانع آیند واگر کسی بشوخی قصدے کند جشم حسرت بر سر زنند که دماغش طیره گردد سخن درین باشد که سرش پاره کنند او ہمان شده باز گردد وعبرت دیگران بود ابلیس را بعضے مردم عاشق صادق نامند او را دربان حضرت خوانند پرده داری ونگہبانی از و زیبا می آید ہر که ازین دائره بیرون رود او را به خرمه عود بیرون فرستد وآنکه خواهد از درون بیرون شود به صدمات ولطمات به ضرب وشتم از آن درگہه دور تر اندازد وآنکه او دران سرائے ودر آن خانه قدم نہاده به شرط ادب ایستاده

واگر پیشتر جا دهد شوخ تر و بیباک تر شود و آن عزت و آن حرمت درویش
کمتر گردد تا آنکه همچنین گوید ترک الادب عند اهل الادب ادب این چنین
کسے هم می باید اما عظمت جلالت از دل او فرود می آید از علو به سفل می گراید
یحتمل که در بعضے وقت محبوب را بے ضابطه ان نباشد یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ شرط ایمان
است چو ایمان به غیب شد یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ از لوازم
آن آمد و بعض چیزیکه داده شده اند آنرا انفاق کند چیزے رمزے موجبے
انموذجے را اشارتے کند از سے این چنین هم همت کسے رسیده است و بہ
هم برائے القا شور و غوغا است و برائے تکثیر است طلاب این جمله انواع
که بیان کردم هم از مطالب مطلوب است اگر کسے قدم به صدق زند
شیطان فراز او آید و دمدمه و وسوسه کند که عبادت چهار هزار سال بربادادم
و تعلیم استادی فرشتگان را صدارت و شهامت خود را زیر پا نها دم تا در دے
را بها خریدم تو کجا در این ره قدم می نهی کجا تو و کجا وصول او درد نقد است
بیا با ما باش و در د صد مرتبه از درمان بهتر است و سیه روئی روشن تر از
سرخ روئی جویان وصال بحق صفات کمال خود پاپس نمیگردد سر بر آستان داشته
و روے به طلب آورده جان می بازد و می گوید شرط طلب نباشد که بهجران و
حرمان راضی باشند و به سوز و احتراق قناعت سازند فعلی لهذا او را از
همه یاد احاطتے کرده است هر طرفے که طالب گریزگه ساز داد را بهانجا
یابد وَسِعْتَ کُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا ور و حال او باشد ازینجا این
معلوم شد که دوری صورت وجود ندارد و وجود عبارت از شعور و اطلاع
شد و الله اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَاِلَیْهِ الْمَرْجِعُ وَالْمَاٰب ۔

سمر صلا م

میان حسن حبان که ممتزج بملح ملاح اوست با حسن ماه دو هفته یک رویه مسابقتے ومبالغتے میرفت حاکم عدل برائے تحقیق وتیقن را میزانے نهاده تا به حسن شاهد ومعاین ترجیح یکے بر دیگرے شود ترازوے ساخت حسن مه را بجاے سنگ موزون سهه در پله نهاد وحسن حبان را در کفه البته این سنگ موزون بهم سنگ حسن موزون نشد طرف موزون به حبان سبک آمد تا به آسمان رسید وحسن حبان از بگرانی جز زمین نمانه همه را از بس خجالت وشرمگینی وازبس اندیشه وغمگینی بر جبهه ورخساره اش کلفه روے نمود تا آنچه قرارش از وے رفت روز وشب سرگردان بر مثال ما فرنیخا نمان بر رسم مهمان وضیفان در هر برجے جز سه روز گشتے نتواند کرد همه روز شب در گداز آرے عشق شخص ازل است بهر تماشاگاه صورتے پیدا ساخت ونشان دریافت خود در میکده طلب بر آورد روح ملک روح روح آوازه جلوه عشق ازلی از قد وسیان وسبوحیان شنود رقص کنان هیجو دیوانه ومشتاق بر در میخانه دوید نمیدانم در دید وجود هر دو را چه مزاج افتاد یکے را با دومی چه سرو کار پیش آمد دیده حق بین وبصیرت حقیقت شناس محقق معلوم شد که هر یکے از شجره طوبی واز اصل ازلی دو شاخ رسته است هر یکے از یکے مقرر برون آمده دو دیگرے رہے دیگر گرفته روح گوید من عاشقم عشق گوید من معشوق وچون به سلامتی عقل وفهم باز آیند عسے الرحیل جنوابیه معلوم شود اما بلائے زاد که دوئی محقق شد هر چند بهر بیان یگانگی معلوم شود با این همه اوئی او وتوی تو مقرر باشد دانستن تو وبودن تو که او ومن هرگز از میان خاستنی نیست

بیت تا او نہ شوی ولیکن ار جہد کنی جای برسی کز تو توی برخیزد

از تو. توی برخیزد وجہ دو معنی توجہ کند یکے دانستن تو توی خود

را و دوم او را گفتن توی و ہر دو علی محلہ ومرۃ است اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی

هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ بہشت و

دوزخ وحساب وبعثت انبیا ودعوت ایشان داند از ایثار واحادیث

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ناطق بر آنست اثبات واستقرار بحق

الحقیقت یافت دوزخ ہفت ابت وہفت طاق است وبہشت ہشت

است وہشت جنت است پس طاق فراق باشد وجنت اتصال و

اعتناق باشد نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْئِدَةِ نشانے

ہم ازین علم است وجہانے ازین گفتارہا نچہ مردمان گویند بیت

گر با تو بود دوزخ در سلسلہ آویزم ور بے تو بود جنت در کنگرہ ننشینم

سمر صد و یکم

مدبرے گرفتارے بروخود بدنیک رنجتہ بختہ گرسنہ شکم باپشت چفیدہ وہم پشت سفتہ بہ تیشۂ گرسنگی تراشیدہ چشمانش ہمچو چاہ بابل در عمیق رفتہ بہ غور غائر برگشتہ تنے برہنہ لنگوٹہ در تہ پرکالہ کہنہ پارہ بر سر زمینے ناہموارے ہمہ خار خارستان وہمہ سنگریزہ وریگستان است از بس سستی وگستی و از ضعف ارخائے مفاصل در خواب رفت خواب می بیند گوی بادشاہے شدہ مالک رقاب ملوک وخوانین گشتہ دادگری وداد ستدی غزلے ونصبے کہ شاہانہ باشد آن ہمہ در کار داشتہ کسے رامی بخشد وکسے رامی نوازد بر تختے مرصع وبکلل نشستہ وارگیر وفرمان دہی روان میدارد ہمدرین میان فجاۃً وبغتۃً زاغے بر ریشش بچال زد چشم کشود خود را ہم بران حال کہ بود ہمدان عہود بازگشتہ دید وبعمرگ در دلش جز این تمنا نیست کہ چہ بوداگر این خیال واین گمان واین وہم پایدار ابد الآباد ہمدین بادشاہی وتمتع بسر رفتے وبادشاہے باعزتے وجاہے باظلے ووداوے برتختے وضیعے رفیعے مثل افریدونے وشدادے کاروبار را برپا میدارد ودرین میان ناہوسان از خشکی طبیعت واز غلبۂ خوشی رطوبت خوابش ربود ودران خیلات خواب می بیند گوئی ملک از وے رفتہ روز بروش پیش آمدہ کاسہ شکستہ بر دست در بدر نقل اقدام میکند پرکالہ نانے میخواہد وداتہ غلہ میجوید کسے قفاۓ میزند وکسے طعنہ میکند ہمریں خیال محال بر دگر بادشاہے شہنشاہے زوند یا طبلے ووہے گرفتہ خیال کشود خود را بران تخت وبران رفعت تخت آزردہ ومرفہ دید شکرت ہیں بجا می آورد کہ الحمد بعد بارے باجمل ازین بلاد وازین وہم بردغل خلاص شد ہان وہان رسول اللہ سید الانس

والجان میفرماید الناس نیام فاذا ماتوا انتبھوا آن بادشاه با جاه و آن مالک رقاب ؛ اشباح بدان ماند خواب او که در دنیا رنجے و مشقتے وضیق وقتے و محنتے بسر می برد و بقدر تقدیر راضی می باشد چون مرد خود را ہمہ مرادات یابد خود را بہ تخت زر نشستہ و حور و غلمان پیش ایستادہ و قصور و باغ و بستان در نظرش داشتہ و جام مرادات بہ کام او چکیدہ و ہمہ آرزو ہا بدام آمدہ و ہر چہ رخ می آرد میگویند وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ و او ازبس خود نمائی و از بس تمتع بادشاہی میگوید یٰلَیْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ و آنکہ خود را بخواب از بادشاہی ملک الشرق والغرب شدہ دید فرمان او در اطراف عالم رسیدہ شخصے است بروز بدگرفتار و بہ دنیاے فانی زایل غرور سرور کردہ چون بہ آخر رسید آن ہمہ از وے بردند و او را بہ خازن نیران سپردند تنھسہ الحیات والعقارب قوت وقت او شدند ہان وہان زنہار ان تا متوہم وظان نباشی او کہ از دنیا برخوردو نیک بختے صاحب دولتے است لا واللہ بدبختی روز بدگرفتہ است خفتہ بخواب غفلت است این ہمہ احلام و خیلات بروے میگذارد و تو عجب کسے ہستی کہ بہ حسرت و رغبت نظارہ میکنی بلکہ حسدے میخوری بدانی صحیح وضلیع و قرین اوئی ہر چہ باوے گذرد با تو ہمان باشد ولیکن این قدر شدہ او بارے خوابے نیکے دید بخیال و گمان آسودہ تو بدبختی نہ در دنیا آسودی و نہ در آخرت فقراء امتی جلسائی یوم القیمۃ۔ فقراء امتی یدخلون الجنۃ قبل الاغنیاء بہ نصف یوم و ھو خمسماتہ عام عن اعوام الدنیا۔ اللھم احیینی مسکینا و امتنی مسکینا و احشرنی فی زمرۃ المساکین وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ

تنھسہ یعنی گزیدن مار، انہاس یعنی بدندان پیش گزیدن

وَالعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهٗ میدانی ایشان کیا مند ازین قصہ و ازین حدیث چہ خبر دہم کہ اعَمّ و اسیع و ابین و اجلی است الفقر فخری ہم ازین خبر میدہد واسم اللہ بجان سر خود در قران مجید و فرقان حمید باشد جایے صفت غنا و اغنیا کرده ایشان را بہ مثوبات و درجات وعدہ شده سدانی کہ نیست چرا از خود بدر نشوی و بر نیستی خویشتن اقدام نہ کنی و بہ فقر و فاقہ راضی نہ شوی و در کلام رسول اللہ فکرے نہ کنی اما رضیت ان یکون لھم الدنیا الفانیۃ ولنا الاخرت الباقیۃ باید کہ عمر دار بجوی تدار ضیت وشنوا بو سعید ابو الخیر چہ خوش گفتہ

بیت

با محنت و درد و غم قرینم کردی | با فاقہ و فقر ہم نشینم کردی
این مرتبہ مقربان در تست | یارب بہ چہ دولت این چنینم کردی

سمر صد و دوم

چنین گویند خبر رسول اللہ است صلی اللہ علیہ وسلم نعم الرجل الحال المرتحل این سخن محتمل چند معنی است الحال المرتحل فرود آید روان شود مراد ازین کہ مرد دایم السفر است امروز بجائے فرود آید فردا جائے ارتحال کند قیدے و بندے در پائے او نباشد مرد وار قدمے زند غم اہل و ولدے موجب بند او نباشد دلش بہ چیزے متعلق نیست ہمانکہ گویند مصراع

آزادہ نسب زندہ بہ جائے دگر است

رسول اللہ فرمودہ است امت مرا زمانے آید بہتر ایشان آن بود کہ از شعبے بہ شعبے گریزد و از کہے بہ کہے و بادیہ ببادیہ برین قول نعم الرجل الحال المرتحل درست آید مردے طاعتے کند زمان ثانی بعد فراغ این طاعت بہ طاعتے دیگر مشغول شود یا ہمان طاعت از سو گیرد مثلاً شخصے ختم تلاوت تا و الناس کرد باز تعوذ کرد استعاذہ بہ آورد و فاتحہ خواند سورۂ بقرہ آغاز کرد الحال المرتحل شد و آنکہ در ختمہا بعد اتمام کلام رب العزت ذی الطول و الانعام سہ بارہ سورۂ اخلاص خوانند و فاتحہ و چند آیتے از بقرہ مقصود ہمین کہ اگر در تلاوت او جائے تقصیرے رفتہ بود یا حرفے از حروف تشابہات کم بیش شدہ باشد سہ بار اخلاص خوانند تا ختم تلاوت مرتب شود بار اخلاص خواندن بجائے خواندن تمام قرآن است باز فاتحہ و چند آیتے خوانند الحال المرتحل شد ہمبرین قیاس عبادتہا و طاعتہائے دیگر صلوۃ و صوم افطار کرد و بصوم غد نویت گفت از دوگانہ بدوگانہ

داز رباعی به رباعی نقل سکینه الحال المرتحل میشود مرد متجلی مکشوف با نواع تجلیات از تجلی به تجلی و اطلاعے به اطلاعے و کشفے به کشفے انتقال میکند بیچاره نظرباز سبزے ترے سروے گلعذارے را دید چشمش به نظاره اش آسود یکے دیگر به احسن الوجوه و املح الاشکال جمال خود نمود سپید پوستے مشرب بالحمرت یا اسمر اللونیت یا رنگ آمیزی دیگر چون است که همه برگ نوائے خود جان را سپاری نمیکند همبرین قیاس شواهد غیب را نظاره شو حقیقت با مجاز پیوند ده ناز و کرشمه مریکے با یک حلقه آرفنا بطے بنهارا بدست آر مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ربطے ده اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ مشاهده بین و همچنین در مقامات از توبه بورع گراید واز ورع به زهد رود واز جلال به جمال اید كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ را در کار دارد۔

اے مرد محب واے عاشق صادق وقتے این حالت را مشاهده شده است واگر شده است فَاَنْتَ انت عرفا چنین گویند این حالت تلوین است نه تمکین مرد متمکن را ستقیم القلب را از جائے بجائے واز حالتے بحالتے گردد رنگ آمیزی به شکل بازی دیگراو را گرداند اے عارف محقق راست بگوی ولیکن متمکن اورا گویند آنچه اورغرق تجلیات است پایان آن در نیابد وساحل نگیرد همواره همچو ماهی ونهنگ آن بحر خضم[۵] باشد ویکے از سکان آن بود اما ازین چاره نباشد که او در امواج دریا با تقلبات امواج در حط وعط بود برآید فرود رود وے هم در دریا باشد متلون در استتار وانکشاف اما متمکن در حد تقلبات آلٰهی است رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میفرماید حدیث عهد بربی تجلی جدید شده است واو همواره در تجلیات ماه وآفتاب برمثال متمکن باشد که همواره در انجلا وضیا است و ماهتاب گهے در انتقاص

[۵] خضم بالتشدید دریائے عمیق کثیر الماء

گہے دراز دیا واست کلما یبعد من الشمس یستزید نوراً و کلما ید نو منہ۔ ینتقص واگر قرانے قربتے شد اتصالے با وے یافت و کا نہ فنی سر و نور در اسرار افتاد و بقدر کہ از و جدا شد لمحہ از و نصیب گرفت این متلون و شمس متمکن و شمس مستفیض بہ انوار قدسی

فہم کن چہ میگویم مسترشد را ہموارہ نظر بر مرشد باید و توجہ بدو۔ علیؓ و محمدؐ۔ علیؓ ہمچو ماہ و محمدؐ ہمچون آفتاب و ہر دو را یک نور خُلِقْتُ انا و علی من نور واحد سنائی میگوید

بیت

آنکہ گویند صوفیانش آن | آن تو ئی ان علیک عین اللہ

ہمو گفتہ است

بیت

نیست کن ہرچہ راہ ورای بود | تات دل خانۂ خدائے بود

سمر صد و سوّم

چنین گویند راویان و ناقلان آثار محمد رسول اللہ المختار شبے ہشتاد و یکبار
گرد حرم طوافے کردہ و با ہر یکے قوت جستہ و با ہر یکے بہوائے لذت حظ
خود شستہ درین حکایت بیان سہ معجزہ است یکے آنکہ ہشتاد و یکبار تقرب
کردہ ہر بارے سفک منی بود یا نہ اگر بود معجزہ زیرا چہ ہشتاد و یکبار رد فع آب
حیات شود و مع ہذا قوائے بشری بسلامت ماند مرضے رنجے لاحق نشود
اگر نبود ہم معجزہ زیرا کہ خارق عادت است معجزہ سیوم بضرورت گوئی
کہ شب از بہر او دراز کردند و اگر نہ بعد ادائی نماز خفتن و او صلی اللہ علیہ
وسلم ثلث شب گذاردے تا بہ سحر ہشتاد و یکبار بہر حجرہ رفتن و بدان فعل مشغول
شدن ہر آئینہ در آمدے و بیرون شدے قرعہ ضربہ و بعد فراغت تمام
چنانچہ رسم و شرط کار آست پس آن از حجرۂ بیرون شدن و در حجرۂ دیگر ہم
چنان ہر تہہ حجرہ بیرون شدن برین حساب میسر نشود مگر بہ معجزہ و او گفتہ صلی
اللہ علیہ و سلم حبب الی من دنیاکم ثلث الطیب والنساء وقرۃ عینی
فی الصلوۃ و اورا البتہ تقرب محبوب بود زیرا کہ صورت یگانگی است
مثال یکے با دوے یکے گشتن مثال و درین اتصال وجدانے و لذتے و ذوقے
کہ حاصل است نظیرے باشد بر طالبے واصلے و بر محققے و عارفے کہ در وصال
صورت و اتحاد ہیئت و شکل یگانگی چہ لذت و چہ ذوق دارد و چہ از ہمہ
فارغ و بنعیم مسکند حقایق حق را و مثال ربوبیت و اسرار الوہیت و اطلاع
و شعور بدان قیاس کن بیچارہ تو از عینی بہ مثالے ماندی از وجودے بہ
وہمے افتادی از حقیقتے بہ خیالے فرو رفتی اے وائے ہزار وائے بر تو مثنوی

برگذر زین سرائے غرچہ فریب   درشکن زین رباط مردم خوار

رخت بر دار ازین خرابه که هست — بام سوراخ و ابر طوفان بار
ره رها کردهٔ از آنی گم — عز ندانستهٔ از آنی خوار
تا ترا دولت است یار نهٔ — در جهان خدائے دولت یار
چون ترا از تو پاک بستانند — دولت آن دولت است و کار آن کار

و دیگر نتوانی گمان بردن و نشاید کسے را که این ظن و این وهم رود که رسول الله صلی الله علیه وسلم همه شب بهوائے نفس و به ذوق حسی مشغول بود از خدائے غم فارغ استغفر الله اعتقاد کن به حقیقت دان که او در عین این عمل و در حال این کار به حق کشف و عیان به تحقیق وصول و بیان مستغرق بوده است و اگر جز آن وهمے رود بعلم الله که مسلمان نباشی بگو لا اله الا الله یقین دان که هیچ حالتے بر وطاری نبود که دران حالت او از حق محجوب بوده بیت

چو ملک پادشاهی دیده باشی — ترا کردن گدائی مصلحت نیست
شمارا بے شما میخواهد آن یار — شمارا این شمائی مصلحت نیست

هر آنچه او در سجده میگفت فتاده سجد لك سوادی وخیالی و آمن بك فوادی و اقر بك لسانی دل او در حالت تقرب رمزے ازین فرو میخواند اللهم متعنا باسماعنا وابصارنا واجعل الوارث منا گوئی میگوید بسمعی و بصری مرا تمتعے به سمع و بصر ده که سمعے و بصر من توی و قس علیه الباقیات الصالحات عایشه می گوید رضی الله عنها مرا چون کنار گرفتی خفسید[2]ے چنانچه میخواهد گوشت با گوشت و استخوان با استخوان یکے گردد۔

بیت

همچون دو مغز بادام اندر یکے خزانه — باهم گرفته انسے وز دیگران ملالے

ببین چه نشان میدهد العشق شدت الشوق الی الاتحاد و دوست بعد از دیرے و دورے بهم آیند البته کنار گیرند و آن اشارت به یگانگی و دفع بیگانگی باشد و نمونه جهان آرام و قرار بود و آسمان و زمین

[2] خفسیدن بروزن خشکیدن بمعنی غلطیدن و خوابیدن - برهان قاطع -

نمودن وبیل کند کہ باید تجلیات بہ انواع و تکرار باشد و در ان اشارانی
بود لَا تَدْخُلُوْ مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْ مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ہم
ازین بیانے کردہ است بیت ۔

تو از ہر درکہ باز آئی بدین خوبی وزیبائی دسے باشد کہ از رحمت بسوے خلق بکشائی

قضیہ لکل جدید لذت مقبولۃ عند العامۃ ختم کنان بیاتا
صلح کنیم یکدگر سخن عشقباز ان است حبب الیَّ من دنیا کم ثلث
یکے از ان ثلثۃ قرت عینی فی الصلوۃ داشت اشارہ برین کرد ہرچہ نقدے
کہ در تقرب بنا است ہمان بعینہ قرت عینی فی الصلوۃ است الصلوۃ
صلۃ بالرب دفیہ قرۃ اعین العبد صلہ کہ از حیات باشد ہمان آست
کہ در معنویات تجلی کند وابو محمد رویم دنیا را بہ آخرت می برد و اول
را بہ آخر القاے میدار د حضار مجلس گفتند قل لا الٰہ الا اللہ زہے
گفتار آن عارف روزگار وزہے آن مرد کار گفت لا اُحِسّ غیرہٖ
محسوس معقول راکشادہ بہ یک گرہ بست دہر دو را بہ یک نقطہ نشان داد

بیت

ابد اینجا ازل یابی ازل اینجا ابد بینی بہ بینی جملہ را باقی نیابی ہیچ را فانی

سمر صد وچہارم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نشستہ بود کبوترے از ہوا بہ
حضرتش فرود آمد نشست گفت یارسول اللہ رب العالمین عقابے
بہ ہوائے خویش قصد جان من کردہ مراجز این پروائے نماندہ کہ در
کنف حمایت توخزم وحمایت ترا باوی ومقر خود سازم جان وجود
من ازین آشیان پر وبال گیرد وبچہ دارم مادر ایشان را گر بہ اجل
رابودہ وطعمہ ساختہ وطعمہ ایشان ساختہ جز از من نمیشود اگر درچنگال
او افتم جان مرا بہ ہوائے طیران میکناند دل وجگر مرا جینۂ خود میسازد
وآن دوبچگان من ضائع مستہلک میشوند آستین را بفراز کہ آن را کاک
وجود خود سازم واز ہلاک عقاب بپردازم رحمت اللعالمین آستین
خود را آشیان او ساخت ودران او را جا داد عقاب آمد بحضرتش
نشست گفت یارسول اللہ فریاد فریاد دہ یاب کہ خداوند تعالیٰ تربیت
بچگان برمن فرض کردہ واین کبوتر را قوت وقت من ساختہ وبرمن حلال
گردانیدہ و دو سہ روز باشد مرا جز این شکارے پیش نیفتادہ است تو
یارسول اللہ علیہ وسلم عدل وانصاف دادگیری کار تست روا دار بچگان
طعمہ موران وکرمان گردند ومن بہ گرسنگی میرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم را تحیرے پیش آمد کبوتر را گفت چارہ نماندہ است ترا بہ پرانم و
بدست عقاب بسپارم یفعل اللہ ما یشاء ہرچہ خواست کرد آن شود
گفت یا رحمت اللعالمین اگر تو مرا از دست گذاشتی درچنگال عقاب
افتادم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمود صورت عدل مراجز بدین صفت
جلوہ نیکند ورحمت وفضل من جز این نمی باشد کبوتر گفت تدبیرے ہست کہ

من با بچگان زنده ام و طعمهٔ عقاب و بچگان او ساخته گرد و رسول الله صلی الله علیه وسلم فرمود اشارتے نما تا بکار رود و گفت پرکالهٔ گوشتے از ران خود ببر عقاب آن را طعمهٔ خود سازد و من به آشیان بچگان خود پرواز کنم رسول الله صلی الله علیه وسلم تبسمے کرد و کبوتر را تحسینے کرد کارد بدست گرفت خواست پرکالهٔ از ران خود جدا کند تا آن گوشت ران طعمهٔ بچگان عقاب گردد و کبوتر بهواے مراد خود پرواز کند مرد و فریاد کرد ایاک والعجل و ایاک والعجل رسول الله صلی الله علیه وسلم فرمود قصه را حکایت باید آورد کبوتر گفت من میکائیلم عقاب گفت من اسرافیلم خداوند تعالی عروس خلق ترا جلوه میداد بکمال جمال حلم ترا و راے نقاب می نمود ما را استعجابے آمد که قریب انکار باشد از حضرت عزت تعالی و تعزز ندا باید فامتحنوه ان لم یصدقونی ما این شعوذ و این شعبدهٔ باختیم هرچه حکم ازلی مقدر تقدیر الهی تشخیص و تعبیر کرده است او را زان انباے و اخبارے کرده لایتحول ولایتبدل هان و هان تو نظاره شو چون دانستی که اسرافیل هیئتے و شکلے خاصے دارد و کذلک میکائیل و این تمثل از هیئت خاصه خود و صورت متخصصه خود ایشان از ان گشته آنچنان که هستند نیستند اما عجب کارے متوهمے متخیلے را اینجا خیالے رود که چرا چنین نبود چنانکه میکائیل و اسرافیل آن چنانکه هستند هستند و به صورتے تمثل و تشکل کردند نبودند ایشان آن نه اند و غیر آن هم نه چرا یکے دیگر و راے ایشان نیست در به تشکل و تمثل میکائیل و اسرافیل میشود و خود را نامے نهد بلقبے و صفتے درمیان آرد او چنانکه هست هست لایتغیر فی ذاته ولا فی صفاته ولا فی اسمائه بحدوث الاکوان بیت

آنکه برآمد به بزم مجلسیان دوست دوست گرچه غلط مید هد نیست غلط اوست اوست

گفت فراست متفرسان را دیده هر صورتے را دلیل به معنی برند۔

رایت ربی فی صورت امرد شاب فقط چه خود نمائی میکند انه حدیث عهد من ربی چه راهها راکشاده میکند اَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ با عارفان چه کرشمه میزند قُلْ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ چه سرها آشکارا مینماید اے مرد مراقب اے شخص ذاکر بدان وبه ذوق این باش هیچ ذره از ذرات وجود ترا که آن را اجزاے ذات لایتجزی نامند او بدان درون و برون جنوب و شمال تحت و فوق فعل و قول دوست و دشمن نیست مگر اوست که اوست بیت

او با همه در جمال چشم همه کور ‏ او با همه در حدیث گوش همه کر

سمر صد و پنجم

روات ثقات سادات ہُدات حکایت کنند کہ فاطمہؓ بتول فلذہ کبد الرسولؐ صلی اللہ علیہ وسلم مادامت النیّران فی الطلوع والاُفول از مکہ بحکم ہجرت بمدینہ بحضرت رسول اللہ نزول کرد زنانِ انصار بر حضرت رسالت آمدند و عرضہ پیوستند کہ بر ما عروسی است اگر خُزادۂ ما بر ما بیاید بہ اقدام قدم او ما را آبروے باشد سرفرازی برہر مخدرہ مستورہ کنیم و کلبہ تاریک ما بنور حضور او روشن تر گردد مسألت ایشان بہ حسنِ اجابت قربت یافت رسولؐ اللہ فرمود یا بنیۃ ترا البتہ خانۂ ایشان باید رفت گفت یا ابت امر ترا امتناعے نتوان کرد حالت رذالت سفر و عنائے آن با من منازل کردہ در رہ طعام جوع آن قدر التیام شدہ است کہ کار بہ ہیضہ کشیدہ و شربت عطش کاساً فکاساً آن قدر آشامیدہ کہ مردم آن را استسقا نامند نزاری تن بدان فربہی کشیدہ کہ حکایت از وجود تن جز پیراہن اشارتے نکنند شکستگی و گسستگی جز بہ علم اللہ حوالہ نشود کہنگی جامہا بحدے است کہ کشش سفت تو برہم دوختہ نماندہ است برین رذالت و نزالت چہ مصلحت باشد کہ من فراز ایشان شوم ایشان ہمہ مُرَفّہ و آسودہ اند و از مقیمان این شہر اند ثیاب بیاض در بر ایشان است و حلل فاخر بہ اطراف گرفتہ جز مستخف و مزوّرے[1] نتمایم شاید از وجود من تنگ آیند و از بوئے کہنگی جامہ ننگ دارند رسولؐ اللہ گفت اے دختر من سوال ایشان را بہ اجابت مقرون کردہ ام ترا رفتن ضرورت باشد۔ اطاعت فرمان را گردن نہادن تمام سوار تحالے نود قریب بوت ایشان شد ایشان باستقبال پیش آمدند ہر کہ می آمد قدم بوس و بپائش گریزے می نود و ہر یک چشم را نیم خوابانیدہ بہ گوشۂ دیدہ بہ طرف

[1] خوار شہ

خفی طرف فاطمہ رضی اللہ عنہا میدید و ہمہ از وے بہ دور شستہ چشمان نیم
خوابانیدہ می کشاد و می بست بتولؓ با خود گمان بردہ مان چہ من بحضرت
مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم عرضہ داشت کردہ بودم ہمان بہ نظارہ شد
از بس بوے کہنگی جامہا ہمہ بہ دور شستہ و از بس ترقی و شکستگی من و
خرابی و لاغری من چشم کشادہ طرف من نمی بیند از آنجا چون بازگشت
بحضرت رسول اللہ آمد حالت خود را باز نمود گفت نہ گفتہ بودم کہ میان
ایشان خوار شمایم و ہمہ از من عار دارند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود
در کنج خانہ نشین نہان باش زنان انصار را طلبید با ایشان گفت دختر من
بر شما آمد چہ بود چہ صفت بود ایشان گفتند یا رسول اللہ تو خود را فقیر خوانی
بہ فقر و فاقہ افتخار کنی چہ حریرے بود آنکہ بر تن فاطمہ بود بدان براقی بدان
روشنی جامہ را ندیدیم و چہ بخور بود و کدام عنبر بود کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا
بدان تن خود را معطر کردہ بود و از کجا آن گلاب بود کہ بدان سرشتہ
است و چہ حلل و حلی بود کہ بدان اطراف را در گرفتہ است آنچنان مروارید
و لعل و زبرجد در خزانہ ندیدیم و در ہیچ گنجینہ بادشاہے نشنیدیم چہ باشد
کہ خود را فقیر نامی و گوئی اہل بیت من در مشقت و محنت اند رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فرمود فقیرے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کشیدہ بود تو اند اما این
تزئین باری و تحسین خداوند است تعالیٰ کہ در دنیا و آخرت فاطمہ را
دادہ است او بہترین و مہترین نسائے اہل جنت است چیزے از آن
وعدہ آن و بہ نقد آوردند در بر او کردند ایشان بہ استعجال و استظہار (ن وعدہ بہ نقد)
بازگشتند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ را فرمود شنیدی کہ در میان
عورات تو چگونہ بودی اکنون باید افتخار تو باشد و حالت عسرت تو بہ
از تیسیر دیگران بود فاطمہ رضی اللہ عنہا عرضہ داشت رضیت یا
نبی اللہ رضیت یا رسول اللہ۔

این جا دو سخن است این حکایت به دو اعتبار قرار گیرد یا وعد را نقد دادند یا چنان نمودند دوستان حضرت و عارفان الوهیت هرچند به حالت رویہ و صورت نزالت نمانید اما به حقیقت آن چنان بوند که هیچ جمیل و هیچ بهی بوزن آن سیزان ایشان نه سنجد و چنین هم باشد به صورت ظاهر بعض را که دیدهٔ دل کشاده بود بدان جمال و حسن نمانید که مردم عاشق و مبتلا گردند آرے انوار لاهوت بر دل ایشان لایح ترشود و پرتو آن بر ظاهر جلد ایشان افتد حسنے زیبائے در ظاهر بنیه ایشان پیدا آید اہل دل عاشق و مبتلا گردند در طاقتے چراغے افروزند آن تمام طاق به نور آن چراغ روشن گردد انوار لاهوت و اسرار جبروت برآئینهٔ دل ایشان لایح شده است عکس آن پیدا گشته است و دل درمیان ہمچو چراغ است در طاقتے تن ہمیدان روشن شود من کثر صلوته باللیل حسنت وجهه بالنهار ہم ازین حکایت کرده است ۔ مسکین محمد حسینی ابتلائے بجمال صورت شیخ داشت چه دانم مجنون را این گرفتاری با لیلی بود یا نه آنچنان مبتلا گرفتار بوده ام که اگر طعام خوردمے اورا در طعام دیدمے اگر آب آشامیدمے میان آب دیدمے تا کار بجائے کشید که اورا در خود یافتم کار بیشتر رفت چنان دیده شد که عین او ہستم این دو بیت اوحد کرمانی ورد روزگار من شد

بلیت

گفتم که پیمبری تو یا پیسه گفتا که دوی زراه برگیر
چون نیک بدیدم این نکو بود من او و پیر هرسه او بود
والله اعلم ترا راست سیگویم یا خود این میخوانده ام بلیت
من رفته ام زخویش درون و برون خام از من مراطلب تو مکن من کنون نه ام
من یهدِ الله فلا مضل له ومن یضلله فلا هادی له

مجنون را گفتند لیلیٰ آمد گفت انا لیلیٰ۔
اے عزیز غنجے و دلالے و کرشمہ و جمالے و لاہوتے و جبروتے
ملکے و ملکوتے در شیخ بہ نقد وقت بین تا آنچہ بدیدہ حق بینی کہ بعینہٖ بعینہٖ
عینہٖ۔ بیت۔

ان بعینہ عنہم

در حسن رخ خوباں پیدا ہمہ او دیدم — در چشم نکورویان زیبا ہمہ او دیدم

اینجا معائنہ مشاہدہ گردد۔ ترابی بدبخت خاکسار خواجہ ما را بیتے
و پنج کار درز د انگشتانش کژ گشتہ بود بریدہ شد کتابتے کہ او کردے
بدان انگشتانش وکژ بودے و وقتے کہ وقت نشست بر زانو نہادے
و از بس گرمے ہوا پیراہن سینہ بہ انگشتان جنبانیدے بعلم اللہ ہر کہ
دیدہ باشد بداند آن حسن و آن جمال دا احساس شدے دران کژے
انگشتان چنانچہ خوبصورتے نازکے لطیفے برائے مزید جمال حسن خویش را
تکسیر اعضا کند و تمایل جسد نماید حذا شاہد است از ان زیبا تر و لطیف
تر و خوبتر نبودے تا آنچہ مردمان بہ ستم چنین کردن گرفتند۔ خدمت
شیخ الاسلام شیخ نظام الدین قدس اللہ سرہٗ بدین بیت اضطرابے میکرد
و بدین بیت رقص و جنبیدنی بود بیت

ہر قوم راست راہے دینے و قبلہ گاہے — من قبلہ راست کردم بر سمت کج کلاہے

از حل این بیت کسے پرسید گفت وقتے بر خواجہ خود در آمدم
یک طرف طاقیہ کژ بود جمال آن حال کمال آن مثال در حال سماع مرا در
نظر آمد وقت من بہ عون آن مثال خوش شد مرا در اضطراب و رقص
آورد بیت

خوبان بر دل بازاں از خوبی خود نازان — با غمزہ چون غمازان با طرہ چو طراران

ازین دولت کہ برخورد جز نظام محمد بداونی یا محمد حسینی الحمد للہ
علیٰ ذالک امید وارم در آخر حال مرا ہمیں مثال نظارہ شود و جان
عزیز بدیں سپارم اللہ اللہ اللہم اہدنا الی الصراط المستقیم. واللہ اعلم بالصواب

سر صد و ششم

ہدایت را بدو معنی اعتبار کنند علمار راسخ و متابعان سنت بہ
اجماع اعتقاد کنند و پیمبرین دعوت فرمانید آن را کہ خداوند تعالیٰ ہدایت
کرد ساعۃً فساعۃً آنا فانا ہدایت برائے او آفرید مظہر او را محزون
اعمال نیک وا فعال حسنہ گردانید از وجز نیکی نیاید و او جز نیک نکند و رہ
تبلیغ و زلل و خطا و خلل بربستہ وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ اے منعنا
بارہا کہ موسیٰ خواستی لب بہ پستان بردو ستلہ از غیب آمدا از ان گرفتن مانع
شدے الی ان یجی نذی امہ۔ تم ہمچنین در باب ہر کہ چیزے
مطلوب دارد و بہ احسن احوال بیچو اہد ہدار و ہمین صورت میکند۔
دوم معنی ہدایت بیان حسن و قبح تمیز تو اند کرد سلامتی اعضار
قوت عقل در انسان نہادہ رہ نمود کہ برو اما رفتن بہ قوت خود
ے طوا است و چنانچہ معتزلہ خذلہم اللہ میگویند ارشاد صوفیان ہم
ازین قبیل است بیان طریق کنند و مخادفت۔ مہالک را اشارت کنند
عملے کہ برائے وصول الی البغیہ[1] باید آن آموزند بر سر راہ بر ندایستادہ
اند گویند کہ بروہ این است چنانچہ مسافرے را نعلین و عصا و
...ق وزوادہ بدستش سپارند و حکایت از رہ کنند کہ بدین نشان درین
رہ برو اما رفتن او بہ پائے خود است۔ اما خلق ہدایت خاصہ باری
است تعالیٰ لاشریک لہٗ اما این قدر باشد در حق شخصے کہ عنایت خاصہ
دارند ہر حال او را میلے دہے دگمانے وزینے از طرفے بہ طرفے پیش آید
...اید حاضر شود او را بہ رہ مطلوب نماید در دیا در دلش بہ طریقہ الہام
القا کنند کہ او خود بجو دکعبہ گردد ارشاد ہدایت صوفیاں درست بدین نام

[1] البغیہ یعنی رسیدن بمراد خویش

اختراع است و ابداع است و انشا است. اختراع عبارت از ایجاد شیٔ عن مادة و مثال باشد چنانکه عناصر اربعه و افلاک عرش و کرسی و ہدایت من اللہ از قبیل ابداع و انشا راست و ارشاد ہدایت از قبیل اختراع است. پیر بیان فرمود که وصول به رب امرے ممکن است در طریق سلوک این مقصد تعلیم و تفہیم کند مثلاً گوید به مباشرت چہار فاقہ دل صاف و شفاف عکس پذیر گردد عکس انوار الہیات بر دل ایح شود کار بجاے کشد که آن را حلول و اتحاد نامند و ہر دو نیست اتحاد در اصطلاح ایشان عبارت از آن است ہیچ وجودے نه بیند جز وجود حق این را نزد ایشان اتحاد نامند گوی بر وجود فانی شد به ذات او متحد گشت چو کس نماند جز او اول و اوسط و آخر ہمو بوده است و لیکن یخیل الیہم انہم ہم چنانکه گفته اند یُخَیَّلُ اِلَیْہِ مِنْ سِحْرِہِمْ اَنَّہَا تَسْعٰی آن وہم او می از میان خیزد کار به یگانگی کشد این را ایشان اتحاد خوانند و ظہور عکس الہیات در آئینۂ دل این را گمان حلول برند چنانچه گویند رباعی

ایشان [حاشیه]: پیر بیانے فرماید کند

دل در رہ عشق تو نه پوید چه کند	جان دولت وصل تو نه جوید چه کند
ہرگاه که بر آئینه تابد خورشید	آئینه انا الشمس نه گوید چه کند

و آنچه گویند که فلان شیخ بر مرید به یک نظرے کارش تمام ساخته کرد من این سخن به تمام و کمال فہم نداشتم مگر آنچه گویند رغبتے و طلبے و میلے و محبتے لایحه از عالم غیب بر او افتاد مشتاق و مبتلا گشت تا به ان این کار بسر برد. اے عزیز اینجا جز بیانے است از رسیدگان این کار بر ایشان ہم چه حد تحیر و تذلل اند عمرے بر آمد که درین دریا غرق اند و وہم ساحل در دل نه گذشته و روے ساحل ندیده و البته پایاب نیافته

بیت

ہر آن منزل کہ واپس میگذاریم   دو صد منزل وگر در پیش داریم

دو جسم مصغر فوتہ درتہہ فوتہ بالا فوتہ مہر سرنشانے کاف کاف کردند کشادہ نمود این فت بدان صفا و بدان نور و سرور آن جمال داشت ہر کہ بیند بہ ابتلاے لذت دران افتد گوئی چہ بابل بود بہ افسون سحر او را در قعر خود انداخت عنایت خاصہ بود کہ مرا از وقوع آن بہ عصمت داشت من نتوانم از ان ماندن ہمو دارد بہ عصمت قوت خود از وقوع آن واقعہ مردمان این رباعی خوانند۔

رباعی

گر در خور گلخنم بہ گلشن چہ کنم   ور در بر گلشنم بہ گلخن چہ کنم
تدبیر بہ گویدم بہ مسجد رو   تقدیر بہ سے خانہ بردمن چہ کنم

آرے۔ اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ۔

سمر صد و هفتم

قوله السلام حُبّب الیَّ مِنْ دنیاکم ثلث الطیب والنساء و قرت عینی فی الصلوة سر تحبیب صلوٰة در اسرار ماضیه اثبات یافته است استقبال در سر تحبیب طیب و خلوت کنیم طیب مفرق ہموم تشتت است اگر وسوسه و خطره ناشایسته در دل باشد به وجدان ریح طیبه جمع ہم شود و تفرقه برود و اگر سودائے در معده او بود و بخار آن دماغ را ایک کند به ریح طیبه رطوبتے با سودا ضم شود خللے که بواسطۂ آن مارث میشد به اعتدال باز گردد و نبود گشتنے که قدرے اختلاط سودائی در معده او نبود زیرا چه تفکر الٰهیات در دل ایشان بیشتر است و دران تفکر ماہیت روے نماید با عظمت و جلالت و این ہمه موجب احتراق اخلاط باشد البته مرد مشغول با الله را قدرے اختلاط باید زیرا چه نقد و حضور و جمع ہم را وجود خشکی لابدی است از انچه نقش درست بر خشکی نشیند کالنقش فی الحجر در تری نقش بر نیاید وافراط از خشکی زیان کار باشد خوف خلل مزاج بود و رانچه طیبه با آن ضم شود به صفت اعتدال بود و مرد سودائی مزاج را با طیب البته غنیتے باشد و راحت از ان بیشتر یابد زیرا چه اعتدال نسبت می برد نزدیک رسول الله صلی الله علیه وسلم بوے خوشتر آمدے دیگر گوئم در جمله طیبات تجلی جمال بود چون درین پرده تجلی جمال روے نماید حب ضروری باشد ہم ازین جا ثابت که گفته اند کان یحب الحلو والعسل و یعجبه الثرید الدباء و در تجلی جلال و عزت غلبه خشکی است و از جهت حکمت طب خوف دق و خلل دماغ باشد ہم ازین جا است او برین اشیاء بیشتر رغبت داشت

ن: حادث

ن: ہیچ نمی

در جمال انس استراحت است و در جلال قهر است و هیبت و دهشت۔
وقوله قرة عینی فی الصلوٰة محدثان چنین گویند و اهل تفسیر
و فقه همبرین اند که طبع لطیف او از عدد امور دنیاوی ملول گشت سیوم را
ذکر نه کرد به سرعت امر آخرت را یاد آورد و ثالث را حذف کرد و قرت
عینی فی الصلوٰة گفت و بعضے گفته اند قرة عینی فاطمه رضی الله
عنها مراد است این نیز بر بیان اسرار ما تقدم استقامت کرد اما
محققان چنین گویند صلوٰة یکے از امور دنیاوی است این نیز از غذائے
نفس کامل است تا آنکه اهل تحقیق گویند استحلاء استطاعت ثمرت
الوحشت من الله صلوٰة بندگی است و دران بندگی شهود الوهیت
ربوبیت است چنانچه گفت و قرت عینی هرچند شهود الوهیت هست اما
در پردهٔ حجاب دنیا است در صلوٰة چند نقد است یکے قیام چنانچه
بعادت دانسته که در حضرت بادشاهے عظیم القدر جلیل الشان ایستاده
مدح و ثنائے او را آغاز کند و چون از آن جا انتقال کند برائے التماس آن کند
حاجت خود را هر آئینه مستحسنے شود و آن چنان تذلیل و تخشع بصورت است
و خواهنده را عجز و زاری و خستگی نمودن لابدی است چون امید قبول سؤل
شود به عادت طبیعت ادائے شکر نعم قبول را بر روئے افتد و افتاده
در مدح و ثنا و تسبیح و تنزیه مسئول منه گراید برائے آنرا خواهد هر بار شنید
افتد برائے استدامت و اطالت خواری خود را می نماید هرچند من استحقاق
آن ندارم اما کرم لطف تو آن الطاف و استقامت کرده گویند بعضے نماز
بجماعت فرض است بقوله تعالیٰ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ تمسک کنند
اے صلّوا مع المصلین و بعضے واجب خوانند به مواظبت رسول الله
صلی الله علیه وسلم و بعضے سنت موکده و خدائے را فرشتگانند که در
مبدائے خلقت ایستاده و ثنائے خدائے تعالیٰ میگویند و جمعے اندکه

در رکوع اند و دران حالت تسبیح و تنزیہ خدا میکنند و فرشتگانے اند کہ نشستہ
در تعبد و تنزہ او اند و ملائکہ دیگر اند کہ در سجدہ اند و ذکر ایشان جز سبحان
ربی الاعلیٰ نیست الغرض نوع انسان جامع این ہیئات و این صفات
اند و این درحالت صلوٰۃ ہست اتمام این ہیئات بشرطہا و ارکانہا بہ اعتبارے
نماز بہ جماعت خوانند و دیگر وجودات بر اقسام است بعضے قائم اند
ہمارہ بعضے نگونسار اند سر زیر پا بالا و برخے دیگر اند کہ ایشان ہمارہ بہ صورت
رکوع اند و بعض دیگر در سجود اند چنانچہ جبال و اشجار و بہائم و سباع و
طیور راکع اند و حیات و خراطین بر شکم میروند و این صورت سجود و خرد
است قومیکہ بت برستند بہ تمام خویش پیش بت می افتند قال اللہ
تعالیٰ وَاللّٰہُ خَلَقَ کُلَّ دَآبَّۃٍ مِّنْ مَّآءٍ ج فَمِنْھُمْ مَّنْ یَّمْشِیْ عَلٰی
بَطْنِہٖ ج وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّمْشِیْ عَلٰی رِجْلَیْنِ ج وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّمْشِیْ
عَلٰٓی اَرْبَعٍ ط بدین صفت ایشان را در صلوٰۃ ہمہ جمع است قیام او
بجبال ماند و انحنائے او بہ اشجار و سر او فرو است و اطراف او بالا و
آنکہ بہ چہار پا میرود درست بر رکوع ماند و چون سجدہ میرود ہیئت مار و
خراطین است انسان در صلوٰۃ ہمہ ہیئات جمع کردہ خدا را پرستد این نیز نوعے
از جماعت گیرند ہر رکنے بہ شرطہ و حقہ ادا شود جامع جمیع وجودات باشد
وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ جبال ایستادہ تسبیح میگویند شجرہ نگونسار
میگویند بہائم سباع طیور بہ رکوع در تسبیح و مار و خراطین بہ ہیئت خویش میگویند
ہر ہیئتے دلیل بر وحدانیت دارد و دلیل بر کمال قدرت صنع او بدین معنی
تسبیح او شود کانھم ناطقون بہ بصورت الحال و اہل شغل باللہ خصوص
ناطقون بصورت
بتدیان اہل ذکر و مراقبہ را از ہر ذرات تسبیح شنوند انسان جامع آن
تسبیحات است خصوص در حالت صلوٰۃ این نیز نوعے از جماعت شمرند چون
جماعت صوری و معنوی و حالی و قالی مجتمع شود فھو نہایت الکمال د

وغایت النوال الصلوٰۃ معراج المومن رسول اللہ را درمعراج نظارہ
بہشت و دوزخ بود ونظارہ فلک وملک بود و کذالک العرش و
الکرسی وچون ماورا ہا سیر کرد درمکان لامکان رسید محبان او را محققان
حقیقت را این ہمہ درخویش درحالت صلوٰۃ مشاہدہ کنند بہشت درخویش
بینند دوزخ درخویش یابند وجملہ وجودات باخود متعلق وخدائے را در آئینہ
دل شناسند وآن بعینہ مکان لامکان است الصلوٰۃ صلۃ با لرب
درست آمد و کذالک الصلوٰۃ الدعاء و کذالک الصلوٰۃ
من الصلی و کذالک سُمی صلوٰۃ بتحریک الصلوین فیہما و این جملہ
معانی درحالت صلوٰۃ نقد وقت مصلی است و این ہمہ در دنیا او در دنیا
است اینجا دنیا آخرت شد آخرت دنیا ازل بہ ابد آمیخت اول
بہ آخر رسید آخر بہ اول رہ برد قرۃ عینی فی الصَّلوٰۃ سُلہ نحری
شنیدہٗ آن دلیل برین کرد کہ ہرجہتے کہ او را جوئی یابی اَیْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ
وَجْهُ اللهِ ازین جملہ حکایت کردہ است وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ
ہمین می فرماید تحقق شد ہیچ حالت انسان را بہتر از صلوٰۃ نیست تا آنکہ
گفتہ اند الصَّلوٰۃ حسنۃ بعینہا اے انہا عبودیۃ الوھیۃ ربوبیۃ
کثرت و وحدت در صلوٰۃ بہ یک مقام حلوس فرمودہ اند گفت قسمت الصلوٰۃ
بینی وبین عبدی بین کہ چہ رابطہ می فرماید و قرت عینی دو معنی
دارد یکے روشنائی و دیگرے روشنی عین وجود او ظہور وجلا انچہ اوست
بدو ظاہر می شود خہ خہ انسان در صلوٰۃ خود را خود می پرستد قرۃ عینی
فی الصلوٰۃ چگونہ نشود قرۃ عینی فی الصلوٰۃ از جمع الجمع نشان میدہد
جمۃ الاسرار در صلوٰۃ بہ نقد در کار است اما زبان گرد آور دہ سخن
گفتن شرط عارفان احرار است ایہا الحسینی امسک لسانک واقطع
کلامک گفتار کسے ایست۔

بیت

زمین و آسمان هر دو شریف اند قلندر را درین هر دو مکان نیست
نظر در دیدہا ناقص فتادست وگرنہ یار من از کس نہان نیست

این جا بر علماے فقہ و حدیث و تفسیر مشکل بود کہ خداوند سبحانہٗ گفت زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّھَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ الیٰ آخرہ توفیق این کلام پیغامبر کہ حبب الی من دنیاکم چگونہ راست آید اما بیانیکہ ما کردیم ہمہ اشکال رخت بربستہ است در خانہ فہم و ادراک نزول کردہ وَ اللّٰہُ عِنْدَہٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ہمین معنی کہ ما گفتہ ایم اشارتے درستے نمودہ است ہان و ہان دستکے بزنیم رقص را ساز کنیم با یار نیاز و ناز کنیم انباز کنیم۔
والسّلام

این جا بر علما سے فقہ و حدیث و تفسیر مشکل بود

سمر صد و هشتم

روایت مختار و نقلهٔ اخبار چنین گویند که ابراهیم نبی علیه السلام من
احسن الرجال زمانه و اجملهم و کذلک گویند سارهٔ بهترین زنان وقت خود
خوب‌ترین عورات ایام خود بوده است تا آنکه چنین گویند ساره تمام
به حوا مانستی تا آنکه ابراهیم صلوات الله علیه دروغی به تاویل صدق
گفته است القصه علی شهرتها و اسحاق علیه السلام ولد ایشان بوده است
و تمام به پدر مانستی این جا هم قصه است در سمر مختصر نتوان نبشت یعقوب
مولود اسحق است فرزند هر آئینه به مادر و پدر ماند و نیز جای لایق و چنین فائق داشت
دوازده پسر داد هر دوازده در جمال و حسن نشانه بودند تا آنکه پسران را
از خوف اصابت عین گفت لَا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ و یوسف علیه
السلام احسن و اجمل ایشان بود و اضوأ و انور و اصفی و اظهر بود در رهی که او
گذشتی تابش روی بر دیوار افتادی بر مثال نور آفتاب بودی که بر دیوار
افتد شامهٔ سودا که بر رخساره داشت تزیین وجه الاجتماع الصباحت و
الملاحت خندانی که او کردی براقت دندان چنین نمودی که فواره نور از
دهنش برون میزند هر که دیدی عاشق و مبتلا گشتی عمهٔ او از شفقت دیوانهٔ
وی بوده است مادرش مرده بود یعقوب به خواهر سپرد تا پرورد و چون بزرگ
شد یعقوب ع خواست بخود آرد عمه اش به سرقه نسبت کرد تا به اتهام دزدی
غلام خود ساخت چون عمه بره انتقال رفت یوسف به یعقوب ع رسید یعقوب ع او را
از جملهٔ پسران دوست‌تر و قریب‌تر گردانید بلی مظهر جمال کمال و عکس انوار
ذو الجلال در روز [illegible] بود از هر امید به دنیا که یوسف محبوب یعقوب ع بود یعقوب [illegible]
جمله پسران پسران گفتند اِنَّ اَبَانَا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ [illegible] فی محبت [illegible]

مفرط و عشق بتین با ابن بسنده نه خوابے دید ولیل بر سرورے وے دست دیی
او اشارت کرد تا آنکه یعقوب با وے گفت لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰى
اِخْوَتِكَ میداند که ایشان ہمه عالم به تاویل رویا اند اگرآن ایام مبعوث بوده
اندیا نه اما این استعداد و صفا در ایشان ظاہر بود معلوم کرد که ایشان با من
محبتے مفرط و دوستی دارند غیرت عشق و محبت این تقاضا کند که ایشان در
دفع تو کوشند فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا به مکر و غدر با او پید آ یند ففعلوبه
ما لفعلوا کما ھو سنت غیرت الاحباب ددا ب طریقتہم
عاشق محب ہرگز نخواہد که محبوب طرفے نظر گمارد کسے را به قربت وصلت خویش
مخصوص گرداند خصوصاً یکے از ہمه اقرب من کل قریب واجب گرداند
چنانچه مشہور است و درین باب محب را ہیچ ملامتے و قالتے مانع نتواند شد و
اگر محبے درین باب تجاوز و اغماض کند او را روا دارد و مداہن خوانند ہر
گنہے که برائے دفع آن شخص راکنند میان اہل عشق معذور باشند گفته اند

مصراع

ہرچه خواہی بکن اے دوست مکن یار دگر

فعملوابه ماعملوا غیرةً منه علیٰ یعقوبؑ مکر کردن
غدر کردن دروغ گفتن عقوق ورزیدن برائے این مصلحت که يَخْلُ لَكُمْ
وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ○ علی صلاح
وَ فَلَاحٍ مِنْ بَيْنِ الْمُحَبَّةِ وَالْعِشْقِ صلاح کار خویش درین دیدند ملامتہا و معصیتہا
برخود اختیار کردند شنیده باشی که مردمان از رسول الله صلی الله علیه وسلم نقل
کنند ان الله لا یواخذ بما یصدر عن العشاق وہم ازین جا است در
قوت سگو ید چہل چہار گناه کردند وہریکے از دیگرے بدتر مع ہذا نام ایشان
از دیوان نبوت محو نشد و ذالک مقام المحبوب المراد زیرا چه ہرچه کردند
برائے آنکه محبوب ایشان در مظہر یعقوب تجلی و ظہور علی کشف وعیان کرده بود

عاشق ہمیشہ تز اید کند از غیرتے کہ با معشوق دارد کند تا جمال او و دید ابجل لھم شود این بیت گوئی شاعرے درشان برادران یوسف گفتہ است۔

شعر

جننا علی لیلیٰ وھی جنت لغیرنا واخری بنا مجنونۃ لا یزید ھا

نظارہ شو یوسف چہ بیاز د با یعقوب وبرادران وز برگشت بادشاہ شد مع ہذا اخبار نمی کند آرے ناز و کرشمہ و ستمگارے کار محبوبانست و شیوہ معشوقان و دیگر میداند کہ پدر عاشق است بگذارتا لذت درد عشق گیرد و در عاشقی مرتبہ کمال را فایز بود گفتہ اند۔

بیت

ہجران خواہم صنا وصل نخواہم من تجربہ کردہ ام کہ ہجران خوشتر

وعطار ہم ازین کار نشانے میدہد

بیت

کفر کافررا و دین دیندار را ذرۂ دردت دل عطار را

درد از درمان بہتر گیرند و دیگر یوسف میدانست ہر چند کہ یعقوبؑ درو خود را باکش شود کامل تر و واقف بسیار اسرار گردد و دیگر انتقام شوقا سگیرد کہ پدر آن قدر دوستی کہ با من داشت یک ساعت مرا بگذاشتی چرا نصمان مرا استوار داشت و خود میدانست فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا بگذار تا چند گہے بسوزد کہ بہ اختیار خویش گزیدہ است باکسانے کہ مرا بدیشان سپرد ہم بدیشان قرار گیرد ہم با ایشان باشد۔ گر این چنین غصہ در عشاق بسیار شوی در عشق چنین بوالعجبیہا باشد معشوق را چنین نازہا بود اگر ذوقے عشق باختہ باشی بدانی کہ چہ میگویم برادران را در تشویش میدارد و در آمد شد ایشان ذوق دلال و غنج خویش میکرد و پدر را بہ رمزے خفی داشت ... تسلی می نماید کہ او استاد کار است البتہ فہم کار خواہد کرد تا آنکہ میگوید فَتَحَسَّسُوا مِن يُوسُفَ مصلحت دران باب میدانم چند در احتراق فراق بیشتر سوزد دلش صاف تر لطیف تر گردد و دران چہے کہ یوسف را

انداختہ بودند از کنعان یک فرسنگ کمتر بود اطلاع بران نہ شد وچون
بہ آتش ہجران دلش راصاف پاک کرد میان کنعان ومصر سی مرحلہ بود
بہ مجرد یکہ قافلہ از مصر روان شد۔ وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ
اِنِّي لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَا اَنْ تُفَنِّدُوْنَ ودیگر ہرچند صورت خیالی
یوسف در دلش تمکین میکرد وتصور او در مخلیہ او کمال شاہدین بدیہ
می شد ورای آن مطالبات الہیات ومعارف قدوسیات نقد وقت
او میگردد این بیت شنیدہ

شعر

رق الزجاج ورقت الخمر فتشابها وتشاکل الامر
فکانما خمر ولا قدح وکانما قدح ولا خمر

عطار در گفتار خویش منظوم عربی ترجمہ فارسی فرمود بیت

از صفای مے ولطافت جام درہم آمیخت رنگ جام مدام
یاہمہ جام است نیست گوی مے یاہمہ مے است نیست گوی جام

یوسف چنان نسبتے عین مقصود موجود گشت نشنیدہ کہ میگفت زلیخا
در وقت فصد کہ خون یوسف بکش این ہم ترا معلوم بودہ باشد کہ انین
المذنبین احب الی اللہ من صراخ المطیعین از نالہ یعقوب واز گریہ
یوسف ذوقے ولذتے میگیرد چنانچہ زلیخا سجان راگفت دیر باز است
لذت نعرہ وگریہ یوسف نیافتہ ام بروا ورا چند دوالے بزن
او بگرید من شنوم مرادر ان لذتے وذوقے حاصل ہست بندیوان
میداند کہ زلیخا ہرگز نتواند اندام اورا الٰے رسید یوسف راگفت
بہ دیوار بزنم تو بگری یک دوال بر دیوار زد یوسف گریہ دروغے بلند
برآورد زلیخا پیراہن پارہ کرد واز دروازہ افتاد گفت اے بدبخت
ظالم بس کرتا این نازنین مرا چگونہ میتوانی رنجانید دوال مرجع بدان
تن نازنین میزنی فردا بعض محبان را در دوزخ فرستد مالک را فرما

شود آتش بر ایشان نگمارد تا نالہ کنند کہ مراد در نالۂ ایشان رضائے و خوشی
ہست مالک علامت روز خیال در ایشان نہ بیند و ایشان را دوستان
داند و نتواند کہ آتش بر ایشان گمارد و فرمان متضمن قہر و غضب آید
آتشے را گمارند آتش روے ایشان بیند بچند فرسنگ گریزد خداوند گوید
شما از میان و در شوید آتشے کہ لائق ایشان کردہ ام بدان بسوزم ایشان را
علم دہد در تو مے بصورت و جمال و حسن و بہا تجلی کردہ است بہ آتش غیرت
چنان بسوزند کہ آتش دوزخ نباشد اگر آتش دوزخ بودے ایشان را
روح و ریحان بودے اکنون یوسف را ہرچند کہ یعقوب بیشتر گریہ بیشتر
نالہ و سوز و او را خوشتر آید یوسف نمی خواہد کہ ہم یکجا ریعقوب بہ ورسد
میخواہد از ہر جنس وصال او را حظے نصیبہ باشد اول نصیب بوئے
وصال وا از ہر مرحلہ کہ بہ کنعان قریب می شد بشارت بشیری رسید
و بوے قریب تر میگشت دانستہ عاشق را این دولت دست دہد کہ
نام او پیش معشوق گویند را حتے او را باشد کہ ہم از وے پرسند و اگر خود این
میسر آید کہ او عاشق و طالب وجویان تست خود دران ساعت عاشق
بر کونین سر افراز دو اگر با جوابے صوابے یا کلامے متضمن عنایتے بدو
رسد عجب نباشد از بس لذت و خنکی و راحت جان عزیز گذارد و اگر
این دولت میسر آید کہ من بعید نظارہ شد چہ گویم کہ چہ فرحت و چہ بہجت
و چہ ذوق و چہ شوق افزود ثم و ثم و ثم تا آنکہ مجالستے میسر آید ازین
بیشتر سخن نتوان گفت محمد حسینی را زبان کار نکند کہ ازین بیشتر سخن گوید
و دیگر یوسف را این مصلحت نیز بود کہ یعقوب بہ یک دفعہ بغتۃً بہ
یوسف نرسد کہ درین حالت خوف تلف او باشد بسے عشاق بعد
مقاسات احراق فراق بہ مجرد یکہ در محل بوس و اعتناق رسید
از بس راحت و خوشی و خنکی جان عزیز او گداخت فدائے جان معشوق

شد کعادم الماء مروے در بادیہ افتد و آب نیابد ہر طرفے پوید تمام اعضا سر بسر از بے آبی خشک شدہ باشد پس آنکہ بہ آب رسد بر خود بحرص شرہ بر جائے بجہد۔

ہان وہان ہیچ فہم کردی کہ موجب گناہان برادران یوسف وسبب عدم التفات یوسف بہ درد پدر سوختن و گریستن او و سپید شدن چشمہاش چرا بود اکنون گمان نبری کہ برادران یوسف گناہ کردند آن گناہے است میان عشاق کہ ہیچ طاعتے بدو نرسد و عدم التفات یوسف را برتراحم والطاف او نگرد و تو قصہ عاشقان چرا کم شنوی شنو شنو کہ قصہ شان خوش باشد ہم ازین سبب بود کہ حق تعالیٰ این را احسن القصص نامید

غزل

دیدم بکلیسا[ن بکلیسا] نگارے زین درد کشے شراب خوارے
بدست خمرے خراب شکلے دیوانہ وشے نزار زارے
گفت از سر وقت خویش حال بنشین و شراب نوش بارے
آنگہ بہ صفائے نگہ کن بین عکس جمال روے یارے
مجنون چہ کس است چیست لیلیٰ گل چیست کجا است زخم خارے
خسرو کہ بود کدام فرہاد شیرین بچہ گشت خوش گوارے
بر لوح وجود نیست نقشے جز نسخۂ صورت نگارے
بہر چہ زن عزیز مصر است از کردہ یک غلام خوارے
از چہ سبب است ہان گرفتار یعقوب کہ بود رستگارے
خود چاکر بندۂ چرا شد محمود کہ بود شہر یارے
زین حال کسے خبر ندارد جز بے خبرے شراب خوارے
بنگر بخدا محمد این جا است چون احمد پاک حق گذارے

گناہان پسران یعقوبؑ و بے التفاتی یوسف و بیداری بدرد دل یعقوبؑ بر سرے خفی است در غایت خفا اگر در صحرائے بیا آرم

وصورت این کار را جلوہ عیان دہم عرفاے روزگار ازین گفتار ملالت وساجت گیرند آرے انا غیور وعمر غیور واللہ اغیر منا

بیت

نظامی این چہ اسرار است کز خاطر بردن دادی
کسے سرش نمیداند زبان در کش زبان در کش

سمر صد و نهم

مردان گویند عشق مقدم است از حسن و دیگران گویند حسن مقدم
است از عشق و بعضے این چنین ہم گویند که ہر دو توامان اند ما در تقدیر
ہر دو را یکبار به یک شکم زاده است اختلاف عرفا و محققان رفت چه
اثبات یافته باشد که عشق سنخ ازلی است ازل عبارت از عدم
مسبوقیت تقدم و تاخر معنی دار و آنکه توامان گویند صورت شرکت نماید
والله لَا یَغْفِرُ اَنْ یُشْرَكَ بِهٖ نقیض این سخن باشد الواحد لایصدر
منه الا الواحد اتفاق جمله حکما راست عشق عبارت از شدت
الشوق الی الاتحاد است و اتحاد را صورت امکان نه ازینجا
است ہیچ عاشقے صورت وصالے ندیده است و آنکه وصال نا مندچه و ہیچ
نباشد دو یکے نشوند زیراچه الواحد نفی الواحد محقق است
با این ہمه صورت دوی باقی است در صورت مثال گفته اند دو کاغذ
راباہم در چسپانی و بر آن مهره زنی چنانچه ہر دو آنچنان شوند یکے نمایند
ہر که بیند یک ورق نامد با این ہمه خلائے عقلی باقی است و اینکه گوئی
عشق از حسن خیزد این نیز ملابستے ندارد معلوم است حسن یوسف
حکم اجماعی است اجماع علما و عقلا اجماع ادیان اجماع صغار و کبار جاہل و
عالم با این ہمه عاشق جز زلیخا نبود عورات از نظارهٔ جمال بجائے ترنج
دست برید ند با این ہمه عاشق نبوده اند در مصر چوں سال قحط بود یوسف
بعد هفته یکبار روے خود نمودے تا هفته دیگر گرسنگی رفتے پس دانسته
شد که عشق از حسن نخیزد چنانچه گفته اند شعر

ان اعجب امرها عجیب یلقی علیک وما لها سبب

و این ہمہ تجربہ کہ صورتے باشد اگر آن صورت اول صباح دیدہ شود باخود مردم شوم گردد ناگاہ بینی یکے مبتلاے او آن چنان شد کہ جان درپے او دہد و دیگرے سحر ہم این صورت نقش بندی میکند عشق جان کائنات است عشق محسن است مشاطہ صور و اشکال است عشق پیرایہ دختران کشمیر است عشق معلم اساتذہ جادوے بابل است عشق از ان صفات ایمن است یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَاءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیدُ طغراے ایست کہ بنام عشق نبشتہ اند عشق لا عین ولا غیر است عشق بیچی و بیمیت است این سخن از من یادداری عشق در صفت مجاز صورت وصال ندارد دگر وہم و خیال در مجاز گویم مردے عاشق چشم یکے شد اگر چہ گوئی با چشم چہ وصال باشد و آنرا کہ مردمان در مجاز وصال نامند لا حول ولا قوۃ الا باللہ نعوذ باللہ من شر الشیطان و شر ھذا المقال اما وصال حقیقت تا گر اوست تو نہ و اگر توئی او نیست وصال چہ باشد باکہ شد انیتے کہ باقی است ازین شعور و خبردار دو گر نہ کار یکے دریکے است این قدر تحقیق بدانکہ عشق شہبازے است جز با خود نبازد انا اقول و انا اسمع ھل فی الدار غیری۔ اگرچہ خبر سید ہر یکے نکرے مست میگوید انا اقول و انا اسمع خبر انیت و اثنینیت و اثبات میکند ہر چہ بیان کنیم ہر چہ عبارت کنیم و تمثیلے و تخیلے گوئیم باز عشق وراے آن باشد جز اثنینیت اثبات و انیت درمیان نباشد و اگر گوئی وہم است آرے وہم است یکے وہم آمد یکے عشق آمد دو آمدند خوش مثالے این ہر جا کہ آفتاب باشد سایہ نباشد ہر جا کہ سایہ باشد آفتاب نباشد و سایہ راہے آفتاب وجودے نہ و سایہ را از آفتابے نصیب نہ و ہر چہ از آفتاب دور تر سایہ دراز تر و ہر چہ بدو نزدیکتر آن کمتر مل نیست و نابود شود ہوا است و سراب است سراب صورت

ہو است و ہوا معنی سراب است بے ہوا سراب را وجود نہ و بے سراب ہوا را ظہور نہ وحصول غرض ہوا از سراب نہ و انہ سراب بہ ہوا رفتن عمن یعشقنی وعشقتہ از ین سراب و ازین ہوا نشان میدہد نظم

عشق از آب و گل بدر باشد عشق نہ از خانۂ بشر باشد

عشق بیرون زخانۂ شش است عشق را لامکان مقر باشد

او رعشق را ازل خوانند قدس لاہوت خود پدر باشد

ناقصان را نظارہ چعد و سر است اہل دل را نظر دگر باشد

بند گو یا تو بند خود گر دآ ر بند بر مبتلا بتر باشد

مار و مورے است یا ستور خرے ہر کہ از عشق بے خبر باشد

نظم

دولت عشق را نہایت نیست عاشقان را بجز ہدایت نیست

ہر کرا حل شدہ است مشکل عشق داند آنکس کہ جز ولایت نیست

عشق جنسے است از برون بشر آب وگل مرور اکفایت نیست

عشق را بوحنیفہ درس نکرد شافعی را درو روایت نیست

بوالعجب سورتے است سورت عشق چار مصحف از ویک آیت نیست

ن پند

۱۱۰
سر صد و دهم

در ہر کہ این دو چیز جمع آید خمیر مایۂ ہمہ سعادت گفاد ۔ غنبۂ او نہادند و نقد ہمہ خیرات در ذیل خرقۂ او بربستند تزکیۂ نفس و توجہ تام تزکیہ نفس نخست پاک کردن نفس از جملہ منہیات شرع است و دیگر از مشتبہات و دیگر از تکثیر مباحات و ترک حلال و ثم و ثم و ثم حتیٰ ینتھی الامر الی ما یلتذ بہ النفس و یھوی کان ماکان اگر یگان یگان عد سکنیم سر از حد اختصار بگفتار دراز بکشد ۔ حکایت ذو النون مصری و آرزوے نفس او سکباے را شنیدہ باشی و توجہ تام عبارت ازین باشد عامہ را گو ثم یادِ خدا و خاصہ را فرمائیم لا یخطر بالبال الا الکبیر المتعال اگر اسرار الٰہیات در خاطر خطرات کند یکون شطیۃ من شطیات القلب اگر جولان معارف حقائق در دل مجال یابد ختم اللّٰہ علیٰ قلوبھم از انجملہ حکایت کند ۔

بیت

زہد و عمل و علم و تمنا و ہوس ◆ این جملہ رہست خواجہ منزل پنداشت

کار ما آنجا انتہا یابد جز انیت لطیف را در شہود وجود وہم بود ذنبو د فافہم وَ اغتنم واللہ اعلم

تخلیہ و تحلیہ و تجلیہ ہم ازین جملہ باشد کہ گفتیم تخلیہ نسبت بہ تزکیہ برد و تجلیہ با توجہ تام توان یافت تجلیہ میوہ کہ ازین شاخ و ازین درخت برخورند اگر تزکیہ ہست و توجہ نیست بہ شور باز زور ماند و اگر توجہ ہست و تزکیہ نیست بہ گوشت مردار باز گردد عبودیت را با ربوبیت و یک خانہ قرار دہند حکمت با شریعت التزام و اعتناق در یک صفت طاق یا محمد حسینی بحق الحقیقت کہ حق گفتہ است اصل کار تخلیہ است و بران

اجماع ادیان است اما صوفیان ما با این تجلیه جمع کرده اند برائے تقریب
وصول را تو خانه بادشاه را و تخت نشستگاه را آراسته کن او خود آید
نشیند چون دل شفاف صاف عکس پذیر گردد آئینه روشن شود عکس الٰہیات
شخوص قدوسیات سبحیات در دل لائح تر نماید فافهم و اغتنم۔
بحق بالحق این نصیحت محمد حسینی است نیکو تر یاد دار هر جا که سعادتے
است و هر جا که دولتے است جز بدین دو چیز نیافته اند انبیائے مرسل جز این
دو چیز نداشتند و کذلک اولیا ہم بدین راه طالبان را بخدا رسانند۔
اَللّٰهُ یَجْتَبِیْ اِلَیْهِ مَنْ یَّشَاءُ وَیَهْدِیْ اِلَیْهِ مَنْ یُّنِیْبُ۔ فافهم و
اغتنم واللّٰه اعلم

بیت

نصیحت کر دیکتوسان[1] اگر آزادهٔ بستان
دگر گوئی که نستانم غلام تست یکتوسان

اگر این دو عظیم به صفت التزام و دوام با تو سکون یافتند پس آن
به هر نامے که خود را انجذا نی شیخ مرشد سید القوم رئیس الطائفه شو یا عالم علام
مجتهد مستدل گر خواه بادشاه و خواه وزیر ممالک صاحب ولایت باش
یا قصاب طباخ بقال جولاہه سہلنگی این همه پیش ہائے دنیا است این
دو گیر بلکه اگر این دو عظیم ملکه اعظم لابدیست و اگر نه دانم البته بخیے[2] نیز ری
کسے باشی که از سگ کمتر۔ واللّٰه اعلم

---

[1] سکھا شوربائے است۔ ش۔ و در برہان قاطع سکھا بکسر اول و ہائے ابجد به الف کشیده نام آشے است که از سرکه و گوشت و ملغور و میوه خشک پزند۔ و وجه تسمیه اش سرکه با است چه سگ بمعنی سرکه و با آش را گویند

[2] یکتوسان بر وزن محبوسان نام مردے بود دانا و فهمیده و عاقل و نام مشہور ہم بوده است۔
برہان قاطع۔

سمر صد و یازدهم

قولہ تعالیٰ۔ أَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِّن رَّبِّهِ ط۔ جواب هذا الخطاب محذوف ای أَفَمَنْ شَرَحَ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ كَمَن لَيْسَ لَهُ كَذَٰلِكَ۔

لَمَّا نزلت هٰذه الایه سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن شرح المذکور فی القرآن فقال ذلک نور یقذف فی القلب فقیل و هل لذلک امارت قال نعم التجافی عن دار الغرور والانابت الی دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزوله والنور الذی عن قبله سبحانه نور اللوایح بنجوم العلم ثم نور اللوامع ببیان الفهم ثم نور المحاضرة بزوائد الیقین ثم نور المکاشفة بتجلی الصفات ثم نور المشاهدة بظهور الذات ثم نور الصمدیة بحقایق التوحید فعند ذلک الا وصل ولا فصل و لا قرب ولا بعد کلا بل هو الله الواحد القهار۔

ای یار عزیز و ای برادر شفیق و ای صدیق صادق ای سالک هالک و ای ناسک مالک و ای عارف محقق دانی آنچه در اسمار ثبت یافته است لیس الا من معانی معقولهم او قضایا اصولهم و اگر به فکرت عبرت به امعان بینی این جمله مقال ما از کلام استاد مستنبط و مستدل یابی مگر چند محلے سطرے باز گونه و سخن مقلوب نبشته ام و چند محلے بهتجیات تشابهات نمیق یافته و موجب آن از قول ابو هریره رضی کہ میگوید حفظت من رسول الله وعائین من العلم و عاء فقد بثثته و وعاء لو بثثته لقطع منی هذا البلعوم و شعر زین العابدین علی اصغر بن حسین بن علی بن ابی طالب

کرم اللہ وجہہ و رضی اللہ عنہم

شعر

انی لاکتم من علمی جواھرہ — کیلا یری الحق ذو جھل فیفتتنا

ھٰذا الذی یقدمُ فیھا ابو حسن — الی الحسینؑ ووصی قبلہ الحسنؑا

فیا رب جوھر علم لو ابوہ بہٖ — یقیل لی انت ممن یعبد الوثنا

ولاستحل رجال الجاھلون دمی — یرون اقبح ما یاتونہ حسنا

ن والاستحل

تحفہ حکایتے شنو سرایت مما یری النایم فی نومہ چند عورتے لباس ہندیہ کردہ موازنہ شانزدہ بے مقدے باشند ہمہ در رقص اند مگر دوئی از ایشان ہمہ با نمک و حسن اند و آن دو از ایشان بہتر و خوشتر چہ رقص چشمہا میگرداند و بدہا میغلطانند اثنائے رقص کسے انگشت بر جائے جبین میدارد و کسے بر رخسارہ مینہد کسے با بینی می چفاند کسے با شفتین می رساند دیگر چشمکے می زند و فرود بالا میدارند و سرین را یکدیگر می غلطانند کمر را تہ ویرے بہ الطف طرق میکند ہر دو پا راچپ برین پا می نہند و دوم در پائے دیگر خندہ نی میکند یا خالق الحسنات یا موجد الملاح عجب کارے ہر یکے و حرکت خود عین حرکت خود است چہ باشد حرکت امرے عرضی و ذات شئے جوہر عرض چگونہ میگردد و آن دوی کہ در رقص و گشتی نہ اندگفتہ اند از ایشان ملیح تر و زیبا تر و ایں ہر دو عین حرکات و سکنات ایشان بن ہر دو یا بدیع السمٰوٰت والارض یا جمالی السمٰوٰت والارض انت خالق کل شی انت محرک کل شی لا الہ الا انت مصرع

در ہر چہ نگہ کنم توئی پندارم

درین نظارہ شبہتے در دل می آید کہ شمس و ذرات بیک حالت در مقام توحید با ہم بہم شدہ اند ذرات در شمس غایت شدہ وشمس در شخوص ذرات عین خود را نمودہ و ہم آن میرود و مردمانے گویند بیت۔ غیرتش غیر در جہان نگذاشت — لا جرم عین جملہ اشیا شد

یکے بدین اشارت کردہ اند ہرگز این اسناد درست آید کہ ہمہ اوست
اے محمد حسینی حیرت اندر حیرت است و بیخودی در بیخودی بس کن ۔ **بیت**

راہ توحید را بہ عقل مجوے دیدۂ روح را بخار مخار
مکن طعنہ مرا در بت پرستی کہ فرقے نے میان بت و تنگر
بحق آن خدائے کان بہ عالم ندیدم جز وجودش ہیچ دیگر

آرے ابراہیم علیہ السلام پسر آزر راست آزر بت تراش ابراہیم بت شکن
صلواۃ اللہ علیہ **بیت**

رفتم بہ کلیسائے ترسا و جہود ترسا جہود و حمابہ را رخ تو بود
بہر طلبش درون تبخانہ شدم تسبیح بتان زمزمۂ شوق تو بود

چہ باشد این صوفی تفاح را بشکند فاذا فیہا حور انظارہ شود **بیت**

عجبے نیست کہ گرشتہ شود طالب دولت
عجب این است کہ من واصل و سرگردانم

ھیھات فھیھات ایاک وان تظن باللہ ظن السوء کن موحداً
مسلماً ولا تکن کافراً مشرکاً ۔ گر باورت نیست بگو لا الٰہ الا اللہ

سر صد و دوازدهم

خوبی خواست خود را بیند خود را خود دیدن میسر نه به ضرورت آئینه
می باید ساخت تا عکس جمال او در آئینه مشاهده شود و جمال خود را در آن
عکس عیان دید خود عاشق خود شد هر جنس آئینه ساخت آئینه مثلث آئینه
مدور آئینه مربع آئینه مسدس آئینه مثمن به حسب گوشها مرئی صورت
دیگر نمود و آئینه دیگر غیر مستوی و در آن چندان جلائے نه فَسُبْحٰنَ
الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ از هر یکے نشانے دیگر نمود یُسْقٰی
بِمَآءٍ وَّاحِدٍ وَّ نُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ فِی الْاُکُلِ ما سازنده
یکے بیند میکے نماینده یکے معکس یکصورت به حسب اشکال مختلف و حرکات
متضاد صورمتباین نمودار کرد نبدانم اصل خلقت چه استعداد
گرفت یکے را نبی کرد دیگرے را ولی مومن مسلم کافر مشرک همبرین صحیفه
نقش کرد. فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ همه را در یک گره
بربست و در احکام اختلاف کرد فمنهم سعید و منهم شقی همه را
را یک فیض و حرکات و سکنات اختلاف

شعر

عبارا تنا شتی و حسنک واحد وکل الی ذاک الجمال یشیر

دوزخی نالد اما در یادش و خیالش و در مقالش جز او نباشد
اے یار عزیز کشاده سخن میگویم همه راهها بربسته اند جز آنکه یک ره
انا لله و انا الیه راجعون در قضیه موت و حیات بر صراط یک
ذات رفته اند اگر چنین باشد که دوزخی جز یاد او ندارد و بهشتی چنان
به لذت حورا و قلیا و حلوا مشغول است. که او را فراموش کرده
است دیوانه خود کامه بیرون افتاده فریاد بر آورد که آن

آن دوزخ صد هزار بار شرف وارد بر آن بہشت وکذالک۔ آن دوزخی بر آن بہشتی انی احب المرض علی الصحت ہم از سر حرف نقطہ بر صحیفۂ دل مینگارد

بیت

نظارگیان روے خوبت چون درنگرند از کرانہا
در روے تو روے خویش بینند انجاست تفاوت نشانہا

ابوجہل در روے مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم صورت قہر نظارہ میکرد ابوبکرؓ در روے او نظارۂ جمال میکرد ہریکے از آنچہ اوست ہمان داند ہمان بینہ ہمان شناسد انچہ اوست صورت قہر را خواست آئینہ ساز دو آں اغزرا خودشاہ کند کہ من در آن جا چہ میکنم بارے را ساخت و تیرے نگاہداشت جمال خود را بچشم مجنون در صورت لیلیٰ عرض کرد

بلیت

یارب کہ داد آئینہ آن بت پرست را
کو دید حسن خویش زمن بر دہست را

قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ شرب دوزخی آتش است وشرب بہشتی نہر کوثر وباغ بوستان بہشت الارواح جنود مجندۃ فما تعارف منہا ائتلف وما تناکر منہا اختلف اگر یکے عاشق یکے میشود در عالم قدس بینہما تعارفے بود آن تعارف اینجا موجب تودد و تالف شد نیکو ترببی راست ترشناسی کہ از بینی واز چشم احول افتادہ است دوبینی از غلط حس آمدہ است

شعر

یامن یری الواحد اثنین من حول فی عصب العین
دع نفسک لتری واحدا فرداً بلا شک ولا اینٰ

آرے ہرچیز یکہ کثر بینی عیب از نظر باشد ومن تکملت محاسن وتمت رای الاشیاء کاملۃ المعانی

وآنچہ مطلق مقید مجمل ومفصل جزو کل گوید این گفتار موجب

مغالیط اوست بلیت

تا ظن نه بری که هست این رشتهٔ دو تو
یکتوا است ز اصل و فرع بنگر تو نکو

شیخ اوحد کرمانی بیتے ہم ازین نسبت انشا کرد۔ بلیت

با اہل ہنر چو تیغ میبار	وز خلق سخن دریغ میدار
یک محرم راز را بہ چنگ آر	پس جملہ جہان بہ زیر سنگ آر
کناسان را بود منجس عنبر	بر خوک مبند زر و زیور
گاؤ سگ و خر سخن چہ داند	گوسالہ ز کن مکن چہ داند

لہ ابن معنی نالہ (منتہی الارب) و در شرح معنی این مصرعہ نوشتہ تنہا بلا شک و بغیر گمان

سر صد و سیزدهم

ان مثلی و مثلکم کمثل رجل واقف علی راس طریق طریق من یمینه و طریق من یساره والناس باتفاق و اجتماع یاخذون السلوک الی طریق الیسار کان من کان منهم العوام و منهم الشیوخ الکبار والعلماء الاخیار والرجل یصیح و ینادی ایها الخلان ایها الاخوان ایها الاصحاب ایها الاحباب ایها الارباب ایها الاسباب الطریق الذی اخترتم المرور فیه لیس هذا طریق العقلاء لیس هذا سبیل اهل التجربة والعلم والعبر من سلک فی الطریق هذا الاضاع وهلک التبه التبه مابلغ المنزل و لا یحل المحل فیها المهاجر والمسالک لایحس السالک فیها الا الا شجار الملتفة والاعماق المتلفة والجبال الشاهقة والبحار المغرقة فیها وادی العقارب والحیات والعجب من الناس یقبلون النصح و یتنفسون بنفس تعول الصعداء و یبکون بکاءً شدیدا و یقولون قولا سدیدا القول ما تقول والامر علی ما انت علیه تعول و مع ذلک کله یرجعون ولا یلتفت احد منهم الی الرجوع هیهات فهیهات هذا بلاء و بیل و هذا عناء جلیل یقول ارجعوا الی طریق من یمینی فیه الارض المستویة و فیها الخصب والسلامت و فیها الفراغ والعصمت و فیها المیاه الجاریة علی متن الارض والاشجار ذات الثمار ما سلک من سلک فیها الا بلغ المنزل و فاز الامل مع ذلک لا یرجعون تهافتاً علی الواقف الناصح لم یبق له طریق الا السلوک فی احد السبیلین اما یوافقهم

بحکم الطبع البشری او یاخذ سبیل السّلام الموصل الی المطلب والمُرَامِ و لکن یعلم کل احد من نفسہٖ ان المضی وحدانیا والمروّ فردانیا صعب بلاصعب اد یوافق فیروح معھم و یبکی کما یبکون ان لعب کل العب اللہ اللہ اللھمّ اِھْدِنَا الصراط المستقیم۔

له لتفة و لمفقة مشتق است از لف معنی درختان انبوه ۲ه مُتْلَفَ یعنی جائے ہلاک و بیابان (از منتہی الارب) ۳ه لہاثاً یعنی اندوہگین گردیده و دریغ خورده (منتہی الارب)

سمر صد و چهاردهم

الناس نیام فاذا ماتوا انتبهوا یعنی مردم بحیات طبعی و حسی چنان مستغرق و متعلق بدان اند که حقیقت کار را و مقصود همین را میدانند و جز این چیزے دیگر در وهم ایشان نیست چنانستے که خفته اند یَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَیٰوةِ اذا ماتوا انتبهوا چون میرند از غفلت خویش و از وهم حسی بیدار شوند بدانند که وراے این که ما دانستیم و قرار گرفته بودیم عالمے دیگر و جهانے جز این است و هرچه هست همان است و این جز وهم و خیال بیش نبود گوئی وهمے بود خیالی بود که بدان ایمان باس را شنیده که مقبول نیست زیرا چه درین حالت شیٔ منبود مائی از اخرویات مشاهده میشود و ایمان غیب شرط است فردا آمنا و صدقنا کفار هم مومن گردند اما لا ینفعهم ایمانهم گفته اند القبور روضة من ریاض الجنة او حفرة من حفر النیران اول منزل من منازل الاخرة و اخر منزل من منازل الدنیا این همه دلیل بر ان کردم مردم میرند الا اعتباری این دو جهان وجود وهمی و خیالی محقق دارند و حیات عبارتی مشاهده شود و شنطیه من الاخرت مفهوم گردد الناس نیام اذا ماتوا انتبهوا از روے ظاهرین معنی دارد محققان اینجا سخنے گویند بیانے فرمایند در لباس حیات و در پرده بیرون آید این پرده بدر و حجاب. آن همین بود توئی شخص تو بود این سر آشکارا اگر در روے جمال خود نماید و از هستی خود بدر وزے انچه حق است بحقیقت دائم و قائم است باعزت و عصمت است حجره کمون و صحراے وجود آید و آن بچه شود و چگونه این پرده برخیزد نشود

گر موت و موت حقیقی این است که از ہستی خود بیرون شود این مردنی
تحقیقی است و آن مردنی به قالب طبیعت این مردن حسی است و آن مردن سرّ
معنوی است من مات فقد قامت قیامته در قیامت حقائق معارف ضروری
شود۔ فقد قامت قیامته درست تر شود الناس اذا ماتوا انتبهوا
همین اشارت سید ہر من سرہ ان ینظر الی میت یمشی علی وجه الارض
فینظر الی ابن ابی قحافه۔ الی میت یمشی
این موت طبیعی نیست این معنوی است گوئی اشارت بر بن کرد که ابوبکرؓ
رضی الله عنه حقائق معارف الٰہیات بر و ضروری بود۔ خواجه من
میفرمود قال عیسیٰ علیه السلام لن یلج ملکوت السموات من لم یولد
مرتین ولادت دو است ولادت طبعی انچه در هر خانه معائنه و
مشاہده است از ین طبیعت بمیرد بعد این موت طبعی جہانے دگر است
سنائی گوید بلیت

ن اگر تو بمیر اے دوست پیش از مرگ گر مئ زندگی خواہی
که ادریس از چنین مردن بہشتی گشت پیش از ما

از ین حیات طبعی بمیرد به حیات حقیقی زنده شود این حیات ابدی
حیات نجد انجشد این قیامتے است پیش از آنکه آن قیامت عامه
بیاید این قیامت خاصه است بگفتیم که از کلام رسول الله صلے الله
علیه وسلم این معلوم شد که ابوبکرؓ را معارف حقائق ضروری شده
بود تا آنکه او گفت العجز عن المعرفت معرفت مردمان معنی این سخن
گویند یعنے عرفان او بجائے رسید به کنه او و نہایت او احاطت نتوال
کرد ضرورت عاجز گردد معنی دوم یعنی معرفت او و او را ضروری شود
کمعرفت المقعد بوصف القعود اگر مقعد خواهد او را علم
به قعود نه باشد نتواند از ین عاجز شود و آنکه گفت من عرف نفسه

فقد عرف ربہ یعنی چنانچہ معرفت نفس بدیہی است بہ ہدایت حس
میدانی ہمچنین معرفت خدائے اگر خواہی خود را ندانی ممکن نباشد
حکما گویند این مردن اوز ادنیست دیگر معنی ازین طبیعت حسی بمیرد و لادتے
دیگر شود حیات دیگر یابد ابو سعید بر بو علی نوشت دلنی عن الدلیل ابو
علی سینا جواب می نویسد الدخول فی الکفر الحقیقی والخروج عن
الاسلام المجازی وان لا تلتفت الا بما کان وراء الشخوص الثلثہ
بو سعید این کلمات را مدح کرد گفت اوصلنی ھذہ الکلمات الی
مالم یوصلہ عبادت اربع الف سنۃ الدخول فی الکفر
الحقیقی از چہ عبارت میکند ہر کہ بہ حقیقت رسید و آنرا معتقد و
مذہب و دین خود دانست مومن حقیقی شد اما امام مسجد محلت
این سخن شنود کافر خواند واین سخن کہ مولانا با خود راست گرفتہ است آن
اسلام مجازی است ۔ معنی دیگر کفر حقیقی یعنی استر باشد ہر حقیقتے کہ منکشف شد
پردۂ غلیظے حجابے علیمے پیش آید تا از آنجا میرود الی ان ینتہا عمر
الدنیا ۔ الکفر الحقیقی شیخ ہر کہ گفت کافر شدم زنار بستم اللہ اکبر
الکفر الحقیقی لیس الا یقینۃ الا نبیۃ و شخوص ثلثہ ملکوت جبروت
لاہوت ملک نسبتے ہم بہ ملکوت دارد زیرا چہ اوست جبروت آنجا
ملک و ملکوت و لاہوت جمع کند آنرا جبروت نامند لاہوت وحدت
ہویت ھو ھو لا ھو الا ھو ازان اعتبار کنند اسلام مجازی ہمان باشد
کہ الناس نیام فاذا ماتوا انتبھوا ہمین باشد کہ دخول در کفر حقیقی
شود با ہمان اتحاد توحید وحدت بقیت اثنیت این چنین کفرے
ہست کہ دینہا و اسلامہا فدائے این کفر باد مثل امتی کمثل الغیث
لا تدری اولہ خیر ام آخرہ اول غیث اثبات کرد آخر غیث
تکمیل کرد آن ہم باید این ہم باید اولیا ان دین را نمودند آخریان

در طلب دین شدند و هم بر بستند که یکے آنیم انتها تا چه حد است هر آئینه
به انتهاے کمال دین رسیدند هر دو طرف خیر آمد فکله خیر باشد الناس
نیام اے غفلة اگر مجاز عنایت بکنیم من حیث المقصود نوم مطلوب
کلی باشد زیراچه در نوم ذهول است و از خود رفتن کُلاً و جملةً همت
طائفه صوفیان بسا باشد به قصد و ارادت خویش خواهند که نوم
ایشان را بر باید و از خود بهمه وجه غایب شود حقیقت کار بر
ایشان کشف و تجلی کند آنچه بین النوم و الیقظه باشد چندان عبرتے
ندارد زیراچه هر طرفے به طرفے دیگر را مزاحمت می‌نماید آنرا که بقا
بعد فنا نامند یا ذهول اصلی باشد آنرا الفنا فی الفنا خوانند اول
حال صوفی بدان اثبات ماند که گفتیم و آخر حال فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی
عَلٰی سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ باشد مثمر دانه آنگه شود که طرفین جمع شود
و آنکه خبرا لقرون قرنی گفته است و آن به اضافت اوست ن بدوست
نه به نسبت عقاید اشخاص فقها است روا باشد خدا را ببینند زیراچه سلف
صالح ازین نشان داده اند در سراجی است رویة الله تعالی فی نداز اب بنبیند
فی المنام جائزة فعلی هذا حالت نوم شریف ترین حالات مردم
باشد تحفه دیگر من از کورے باور دارد پرسیدم وقتے تو خواب می
بینی گفت می‌بینم گفتم چگونه گفت چنانچه شما این دم پیش من نشسته اید
می دانم که نشسته اید اما نمی‌بینم همچنین درخواب - هیهات هر که
او را درخواب دید در بیداری هم بیند اے مرد تا وان جهتے و زمان
و مکان و حدوث تر است غلط محذور و خطا مرو اعتقاد داری برین که
او محیط اشیا راست بجلتها عرش محیط همه اشیا و او تعالی محیط بعرش
آنچه مکان کجا زمان کجا فلک کجا آفتاب و ماهتاب کجا تو خود در اشبال
کرده دان که در انجیر می باشد. لیس عند الله صباح ولا مسا

باصباح و مسا با جمله اشیا که وراے عرش است با همه اوست و او بر همه محیط الا انه بکل شئی محیط توحید باری تعالیٰ۔

بیت

سبحان خالقے که صفاتش ز کبریا ‌ ‌ در خاک عجز میفگند عقل انبیا
گر صد ہزار قرن همه خلق کائنات ‌ ‌ فکرت کنند در صفت و عزت خدا
آخر بعجز معترف آیند کاے الٰہ ‌ ‌ دانسته شد که هیچ نه دانسته ایم ما

سمر صد و پانزدهم

قل اعوذ برب الفلق سبحان خالق جل کلامہ عن الہذر والنذر
نظارہ شو حسن عبارت را چہ انتظام و التیام یافتہ است تخت زمرد
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فی الخلق من شی من شر
ماخلق وفی قولہ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ اشارہ الی ان فی خلقہ من
خیر او شرار او هو فیهما النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ہر چہ انسان کرد
باز خاصیت انسان و وجود او خاصیت دارد تا با آں صنم نکنند اثر ندہد چند کلمہ خواند بہر زبانے
کہ ہست عربی و فارسی و انواع اختلاف لغت ترکی و ہندی بہ انواع
لغات ایشان در ہر زبانے سحرے ہست اثر آن برکت حروف اوست
کہ نسبت بخواص حروف است با این ہمہ شرطے است کلی او کہ ہفت
بار و یا آن قدر کہ آمدہ است فقف زند دران چیز تا ہر بارے کہ میخواند
ہر بارے نفث بزند آنگہ اثرش دہد و اگر نزند اثر ندہد حکایت عیسی شنیدہ
فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَكُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ و اگر بخواند و نفخ نکند ہرگز حیات
نشود سرے عظیمے است درین کلام وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ این جا
دو معنی ہست روح شخصے مخلوقے ہست او را تعالی بہ دہانے کہ شفاہ
ندارد و اسنان ندارد لبان و کام و تحت و فوق و حلقوم و لہات
نہ صورتے کہ عبارت از فرع ہوا کنند اما چنین نماید در دہن آدم نفخ کرد
فکان آدم حیا عالما عارفا قادرا الی جمیع صفاتہ در
انسان این خاصیت بہ نفخ خویش نہاد ہر جا کہ انسان نفخ میکند این خاصیت
اثر میدہد کہ نہادہ اوست شنیدہ باشی سی و سہ آیت بخوانند و بردست
و ہند و بر پشت و سینہ فرود آرند اثرش امان باشد از کل آفت ہر کہ

ہت فاتحہ بخواند بر دست دمد و برخود فرود آرد و اثرے تمامے دہد معنی دوم و نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ ای نفخت فی آدم من حیاتی وهو عین الحیات او نفخ کرد اثر حیات او در آدمؑ متصف بجمیع صفات او گشت اما این تفرقہ ماند این را عاریت مستعار الی اجل مسمی باشد و مغلوب تحت قدرت او بود علی ہذا التقدیر حیات انسان بحیات او بود تعالی الی ان شاء و قدر و این کہ صوفی تخلق بہ اخلاق او میشود چیزے خارجی درونے آید این ہمہ او صاف بالقوت در وے مرکوز اند بہ توجہ و بہ مجاہدہ ریاضت انچہ در حجرۂ بشری مختفی بود در صحراے وجود ظاہرے گردد و آنکہ صوفیاں گویند کہ صفات محبوب در محب بدل صفات آدمی آید اگر از ایشان بیان این سخن پرسی ایشان جواب بگویند کہ سرے است در بیان نمی آید من نام آن بزرگان نگویم کہ این سخن گفتہ اند از انچہ لائق ایشان نیست اما بیان الیست کہ ما گفتیم فہم کن چہ میگویم محمد حسینی میگوید کسے نہ گفتہ است این سخن و آنکہ فخرو الہ سٰجِدِيْنَ ہم از آنکہ فیض او در وے در آمد گفت منم سجدہ کنید مرا و آنکہ ابا آورد و تکبر فبی یسمع و بی یبصر و بی یمشی و بی یتکلم ہم ازین سر نشانے میدہد چہ گمان میبری کہ باصرہ او در باصرہ این در آمد لا حول و لا قوۃ الا باللہ این فیض با او بود اما بہ وقت ظہور یافت جمیع کلمات شطحیات مشایخ یکے گفت انا الحق لیس فی جبتی سوی اللہ انا اقول و انا اسمع و غیر ذالک ہمہ بدین مرتبط اند نور قدوس سبوح متشکل بصورت جوانی حسن ابو جہے ملیح شکلے شد خود را جبرئیل نام نہاد بر مریم تجلی کرد و او را بشارت بہ تطہیر کرد و تقدیس و تنزیہ مقدم کرد پس آن بہ ولد بشارت واد او استعجاب نمود گفت وَلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ آن متشکل بشکلے دگر شد اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ

خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ حکایت ہم ازین نفخ ہم ازین
اتحاد درست کردہ است ہم ازین جا عیسی را ابن اللہ گفتند یعنی منتجب اللہ
ہیچ از مریم باعیسی نیامیخت امانتے کہ نہادہ بودند مریم روحے و
روحانے بود آن روح و روح اللہ نسبت داشت کہ روح او در ان
جو د شہود شود بہ اجتماع صفتین آلیتین چہ گوئی آں کسے را کہ می گوید من
مّاءٍ متحقق و من ماء متوهم حاشا للقایل بیت

طاؤس باغ حضرتم بر صورت زاغے نگر سیمرغ قاف قدرتم بر شکل عصفوری بین

آندم خواہند اثر شے از بنیۂ انسان دفع کنند نف زنند و بفرمایند از وگرد
آوردہ فرود کوہے بر زمین زنند نف زنند تا وجود آن خاصیت
شود تا برین طریق بر زمین زنند اثر ندہد اصابت عین ہم ازین قبیل
است حسد حاسد نیز تا او را فرود نزنی بارہا بر سینہ او نکوبی حسد از سینہ
اش نرود این ہم خاصیت زدن پا است ضرب قدم در رہ ہر چند
راہ ہست پس می اندازی می روی یُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ
ہمان نفخے کہ در سینہ او شد او وجودے شہودے دارد او را فعلے و
حرکتے در تو ہست آن چیز با تو حکایت میکند و احادیث و ہذیان
در دل تو می اندازد و ہمان شئے چون بحق حقیقت صافی کرد فعل دوم
چہ کند الہام ہمین وسوسہ است کہ بہ الہام باز آمد ہمان الہام وسوسہ
از جہت آنکہ مصدر یک فعل است تفاوتے نکند۔

قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ رب با محمدؐ گوئی گفت قل یا انسان از آنچہ
لفظ محمد بصورتہ صورت انسان است محمد و دیگر چون محمد جمع محیط جمع
انبیا و اولیا است و محیط خواص عباد اللہ با محمد گفت گوئی ہمہ را خطاب
شد أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ گوئی ہمان گفت کہ رسول اللہ گفتہ است
أَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ این سخن چہ معنی دارد در افعال بیان کلامے بود

در صفات کذلک چو کار بذات افتاد جز او را وجودے نہ گفت اعوذ
بک منک این گمان نرود کہ او را بہ امر بہ تفرقہ بود یا بہ جمع بود بلک بہ
جمع الجمع لا اِلٰہ نفی ما استحال وجودہ اِلّا اللہ اثبات ما استحال
عدمہ لَا اِلٰہ الا اللہ جمع محمد رسول اللہ تفرقہ تصیحات
فہیمات لاحول ولاقوۃ الا باللہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ جمع محمد رسول اللہ جمع الجمع
المحمد الذی یجمع فیہ الصفات المحمودۃ چیزے درین بیت اشارت
بہ صفت او میشود

بیت

کس پرسد از محمدؐ چونی چگونہ ۔ بیچون چگون چہ گوید چونم چگونہ ام

محمد محمدؐ محمد قال الجنید النہایت الرجوع الی البدایت
الرجوع النہایت والسکون فی النہایت بوصف الرجوع
الی البدایت نہایت النہایت محمد خاتم الانبیاء صلے اللہ
علیہ وسلم ختم بہ کدام معنی ورائے سیر او سلوک او ورائے
مقصد او منزلے دیگر نماند ہر آئینہ خاتم گشت دانستہ کہ شکر را چند مرتبہ
است نخست از کپے کہ حلاوتے دار و گرفتہ اند تصفیہ کردہ اند تا آنکہ نبات
گشت ورائے آن جائے تصفیہ نماند محمد را بدین قیاس کن با جمع انبیا اول
محمد اوسط محمدؐ آخر محمد والسلام

از نقل مصطفےٰ ہم از حضرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پرسیدہ شد
فرمود عزرائیل آمد اذن خواست گفتم جبرئیل باید مشورت کنم از جبرئیل
پرسیدم جبرئیل گفت ان ربک لیشتاق الیک مصطفےٰ اذن داد فرمان
آمد فرشتگان را کہ شما از میان دور شوید من دانم و بندہ من لعبد آن
صورتے از قدس آمد با جائے کہ در وصف نیاید مرا کنار گرفت و سخت
بشلید آنچنان خنکی در من پیدا آمد کہ جان در اضطراب شد بہ جہت بیرون
آمدن گفتم الا الموت سکرات واز ان سکرات مستی و ذوق مراد است و بر

پیشانیم بوسہ داد خنکی و راحتے افتاد و جان ہیجان شد رخسارہ راست مرا بوسہ داد و بدندان سخت گزید از ان الم ذوقے وخنکی درمن پیدا آمد فریاد کردم از غایت ذوق وخنکی باز بر رخسارہ چپ ہم بوسہ داد بعد آن لبہاے خود بر لبہاے من نہاد از غایت خوشی وخنکی جان من بیرون آمد گفتم باز گردان گفت نصیب تو ہمین قدر بود۔

غلط نامہ کتاب اسمار الاسرار

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۵	الآیاتیبهِ	لایأتیهِ	۵	۲۲	ززین	رزین
۱	۱۳	ازبن	ازین۔	۵	۲۳	عرشه	عرشهٔ
۲	۳	والنطر	والنظر	۶	۲	بالفزبیت	بالقربت
۲	۵	لا احصیٰ	لا احصی	۶	۱۶	حمد نسه	حمد نفسهٔ
۲	۸	المُلکِ	المُلکُ	۷	۱	قله	قلهٔ
۲	۱۷	لهم من منا	لهم منا	۷	۴	سبحانه	سبحانهٔ
۲	۱۸	باطق	بالحق	۷	۵	الانسان	للانسان
۲	۲۱	۱ه	۲ه	۷	۵	وَالمجلُ	والجبل
۲	۲۲	۲ه	۳ه	۷	۸	فال	قال
۳	۷	ناپاک	ناپاک شد	۷	۸	الخزان	الخزائن
۳	۱۰	وَالشُّعراءَ	وَالشُّعراءُ	۷	۱۲	لاحد لهم	لاحدهم
۳	۱۷	ستر	ســتر	۷	۱۳	جوارحه	جوارحهٔ
۴	۳	وَالتَّضْمِینَ	والتضمینِ	۷	۱۴	مفاصله	مفاسله
۴	۷	وآنحه	وآنحه	۷	۱۹	الی الله	الی الله"
۴	۱۴	بصورت	بصورتے	۸	۱	قُنناع	قُناع
۵	۱	قدیمه	قدیمة	۸	۱۱	علی الحقیقت	"علی الحقیقت"
۵	۳	لایتفیر	لایتغیر	۸	۲۳	عرفانی	عرفانے
۵	۷	فاعلی	فاعل	۸	حاشیہ	شوقاه الله	سوقاه اخته
۵	۸	الایصیر	لا یصیر	۹	۳	اسماء	اسما۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹	۷	بثقته	بثلثته	۲۲	۳	شنید	شیند
۱۰	۱	نعبدورا	نعبدرا	۲۳	۷	ذاته حجابه	ذاتهٔ حجابهٔ
۱۰	۱۵	برگرفتند	برگرفت	۲۳	۷و۸	آنراکه ذاته حجابه	آنراکه ذاتهٔ حجابهٔ
۱۰	۲۱	ابواصل	الواصل	۲۳	۲	یا	با
۱۰	۲۱	سله	له	۲۴	۲	الحوادثِ	الحوادث
۱۰	۲۱	سله	كه	۲۴	۱۶	وَجْههِ	وَجْهَهٗ
۱۰	۲۱	سه	كه				
۱۰	۲۵	کوته	بکونه	۲۵	۲	تَوَلُّوْا	تُوَلُّوْا
۱۱	۶	واو	واد	۲۶	۱۳	اند	ماند
۱۲	۱۱	الورای	الورار	۲۹	۱۸	خزانهاده	خزانه نهاده
۱۲	۱۲	الوعلی	ابوعلی	۳۰	۸	ربه	دبهٗ
۱۲	۱۶	قصور	تصور	۳۱	۳	واو	درو
۱۳	۳	یاشد	باشد	۳۱	۴	فواد	زاد
۱۴	۲۰	جاروز	جاوز	۳۱	۲۰	اگرخو	اگرتو
۱۶	۲	وایت	رایت	۳۲	۵	خیرٌ والخیر	خیرٌ والخبر
۱۶	۱۶	عُلُوّ	علوًا	۳۲	۹	العلم خیر	العلم خبر
۱۶	۱۹	دبانی	دربانی	۳۲	۱۲	بندد	نبندد
۱۶	۲۰	مزیدوذوق	مزیدذوق	۳۲	۱۶	حفی	حسنے
۱۷	۱	لس	لیس	۳۳	۱۰	روشن	روش
۲۰	۱۰	چراغی شد	چراغے باشد	۳۳	۱۳	صغیری کبیری	صغری وکبری
۲۰	۲۰	لسنتین	بسنتین	۳۴	۸	محمد یا محمد	محمد با محمد
۲۱	۴	گسی	کسے	۳۴	۱۷	توآن	توان
۲۱	۱۱	القائب	الغایب	۳۵	۳	مراوات	مراداست

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۵	۹	اَمْرِہٖ	اَمْرِہٖ
۳۵	۱۳	وَھُوَ	ھُوَ
۳۵	۱۳	پندہ	بندہ
۳۵	۱۷	نعمت وبہشت	نعمت بہشت
۳۶	۳	توکلہ	توکلہ
۳۶	۱۷	منِدہ	بندہ
۳۷	۷	دون	درون
۳۹	۱۳	آو	او
۳۹	۲۲	دریائینت	دریائیست
۴۰	۲۱	بافتح	بفتح
۴۱	۲۱	وے	دلے
۴۲	۱۳	بھیل	ھبل
۴۵	۹	خوردا افروزند	خوردا فروزند
۴۶	۵	دول	ودل
۴۹	۱۲	فاذا	فاذا
۴۹	۲۱	ششنین	ششین
۵۰	۱۶	دبجوانی	بجوانی
۵۲	۹	تعدی	تعدے
۵۴	۱۰	استوای	استوی
۵۴	۱۹	تَوَلَّوْا	تُوَلُّوْا
۵۴	۲۰	مقصود	متصور
۵۴	۲۰	زر	زرد
۵۵	۳	تعین	تعیین
۵۹	۹	گرمی	گرہے
۵۹	۲۳	امانت	امانت
۶۰	۱۵	تمام	تمایم
۶۲	۷	سبب للعبادت	سبب للعبادت
۶۴	۱۹	فحملھا	فحملھا
۶۵	۲۰	بتر	ستر
۶۵	۲۱و۲۲	سجدہ رب تعالی	سجدہ رب تعالی
۶۶	۹	بروکہ دند	بروکردند
۶۶	۱۵	بکلیسیان	بکلیسیا
۶۷	۱۸و۱۹	ازمیان درودرکن	ازمیاں وورکن
۶۹	۱	دوخصم	وخصم
۶۹	۳	درویش	درویش
۷۲	۱۲	اور	او
۷۲	۱۷	پشت	پشت
۷۲	۲۰	آسود	اُسود
۷۳	۲۰	ہموارہ	ہمارہ
۷۴	۴	شود	شو
۷۴	۱۷	مردمان	مردان
۷۴	۱۹	بود رسر	بود بسر
۸۰	۲۰	وخاست	[illegible]ست
۸۲	۵	شفیق	شیق
۸۲	۹	ابزید	بویزید

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۳	۱	عیبت	غیبت
۸۳	۸	شزک	شرک
۸۳	۱۶	اصوبهم	اصولهم
۸۴	۲	مهیتی	مهینے
۸۶	۱۵	مسانی	مبانی
۸۶	۲۰	حمیت نبود برامو	حمیت نبود جو حمیت نبود برامو
۸۸	۱۱	عشق را باعشق	عشق را باعقل
۸۸	۲۰	صنائع	صنایع
۸۹	۲	سشنید	شنید
۸۹	۴	دوقول	وقول
۸۹	۷	توبہ تو	تو بتو
۸۹	۱۶	داشت	دانست
۹۰	۱۶	واللانابت	والانابت
۹۰	۱۶	بہ بیان	ببیان
۹۲	۱۸	نضل	فصل
۹۲	۳	ذہنی	ذہنے
۹۲	۲۱	نسیت	نسبت
۹۳	۱۱	دایۂ حاجبۂ او	دایۂ او وحاجبۂ او
۹۳	۱۵	عن الخیر	عن الخبر
۹۴	۱	دلہند	دلبند
.	.	.	سطور ۱۸ اور ۱۹ کے درمیان خط بیکار کھینچا گیا
۹۵	۱	اجزنا	اُجڑنا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۵	۸	وازمکان	وازامکان
۹۶	۱۶	بقبض	بفیض
۹۶	۲۳	برآئینہ	ہرآئینہ
۹۹	۱۲	الہنم	الہم
۱۰۱	حاشیہ	مصفرحسن	مظفرحسین
۱۰۲	۱۲	غرفہ	غرقہ
۱۰۲	۱۶	التقلب	انقلب
۱۰۵	۷	خویش	خوش
۱۰۵	۱۲	تخلقو	تخلقوا
۱۰۵	۱۶	نواع	نوع
۱۰۶	۲	اباخلاقی	باخلاقی
۱۰۸	۱	تجستہ نمیخرد	تجستۂ بخسے نمیخرد
۱۱۱	۸	جگونہ	چگونہ
۱۱۱	۱۶	ہرکیسرارا	ہرکسے را
۱۱۴	۴	دلانہا	دلان را
۱۱۶	۲۰	تفضیل	تفصیل
۱۱۸	۲	آئین	آنین
۱۲۰	۱۴	لطیفی	لطفی
۱۲۲	۲	لالۂ	لالہ
۱۲۲	۲۰	عارف	عارفے
۱۲۳	۱۷	جلووہ	جلوہ
۱۲۴	۱۱	محلوات	معلومت
۱۲۴	۱۴	بازگورہ	بازگونہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۴	۲۳	حبفہ	صفہ	۱۳۷	۱۲	منکسرہ	متکثرہ
۱۲۵	۵	تصوریت	التصوریۃ	۱۳۸	۱۱	بنائے	مبنائے
۱۲۷	۱	قابل	قایل	۱۳۸	۱۸	النِبیّ	النّبیِ
۱۲۷	۵	اضطلامُ	اصطلام	۱۳۹	۱	خوردواناسند	خورداناسند
۱۲۷	۲۳	تخلقو	تخلقوا	۱۳۹	۷	ایتمان	ایمان
۱۲۸	۸	وخون درخون	وخوان درخوان	۱۳۹	۷	حکمتے	حکمے
۱۲۸	۸	وادروا	وواددروا	۱۳۹	۲۲	ح	ع
۱۲۸	۲۰	ازخوش	زخویش	۱۴۰	۴	قبول	قول
۱۲۹	۱۶	عشق محبت	عشق ومحبت	۱۴۰	۶	دوسہ	دوسوسۂ
۱۲۹	۱۶	ہزاروہزار	ہزار در ہزار	۱۴۰	۱۳	ننواند	نتواند
۱۳۱	۱۰	گرم	کرم	۱۴۱	۷	بہ نظارہ	بنظارہ
۱۳۱	۱۳	وختے	درختے	۱۴۲	۲۰	الضرالم	الضرام
۱۳۲	۳	آرام	آرم	۱۴۳	۲۱	الکمن	الکمین
۱۳۲	۹	خطے	خطے	۱۴۷	۵	یاد	یار
۱۳۳	۵	نشیند	شنیند	۱۴۷	۵	جیاکے	جیالاکے
۱۳۴	۲	باکتثبت	بالتثبت	۱۴۷	۵و۶	آوازاورا بندہ	اوازورا بندہ
۱۳۴	۱۰	رولدہ	روندہ	۱۵۱	۸	الامانت	الامنٰت
۱۳۴	۱۵	والاعتبائے	ولااعتبارے	۱۵۲	۱۳	آواز	اواز
۱۳۴	۲۰	لبلی	لیسلی	۱۵۲	۱۹	شدہ	تدے
۱۳۵	۸	جرمحب	جزمحب	۱۵۳	۲	انہی	ابہی
۱۳۵	۲۳	منبی	متنبی	۱۵۳	۱۰	جالہ عبالہ	جالہ جلالہ
۱۳۷	۹	برنسبت	بہ نسبت	۱۵۴	۱۴	داغ	دراغ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵۶	۲۱	تَوَلَّوا	تُوَلُّوا	۱۷۴	۱۷	شنوآں	شنوان
۱۵۸	۳	اخلقت	خلقت	۱۷۵	۳	و لہٖ	و لہٗ
۱۵۸	۸و۹	واقع ام شور و شرور	واقع ام خیور و شرور	۱۷۵	۲۰	انبیائے	ابنائے
۱۵۸	۲۱	نبینہ	بنیتہ	۱۷۶	۱۱	خپانیدہ	چفسانیدہ
۱۵۹	۹	بانسان	باانسان	۱۷۶	۱۱	پرکار	پرکالہ
۱۵۹	۲۳	بایشان	باایشان	۱۷۷	۱	چہیل	جبل
۱۶۰	۱۵و۱۶	کشیدند جو جشانیدند	کشیدند جو شانیدند	۱۷۹	۱۹	گرفتار شد	گرفتار شدہ
۱۶۱	۱	در محمدیہ لقد	در محمدؐ بہ لقد	۱۸۲	۳	یَحْذِرُ	یَحْذَرُ
۱۶۱	۵	حملہ	جملہ	۱۸۳	۴	رتائے	رضائے
۱۶۱	۱۳	نو	تو	۱۸۳	۲۱	رشلدا	رشدا
۱۶۱	۱۴	ساحت	ساخت	۱۸۴	۴	فررود	فرود
۱۶۱	۲۲	ولایست	ولایت	۱۸۷	۸	من بودم او	من بودم واو
۱۶۳	۶	وَلَاتَسْحُدُ	وَلَاتَسْجُدُ	۱۸۸	۳	وا اللہُ الْغِنِیُّ	وَاللّٰہُ ھُوَالْغَنِیُّ
۱۶۳	۱۰	وَحَرَمْنَا	وَحَرَّمْنَا	۱۸۹	۵	نقیرے	فقرے
۱۶۴	۹	چناں	جنان	۱۸۹	۱۸	تنبہ	بنیہ
۱۶۵	۲	ابے	آبے	۱۹۰	۵	دعاءً	وعاءً
۱۶۷	۶	مہجور باشد	مہجور بیمارہ رنجور باشد	۱۹۰	۱۵	ممخ	غنج
۱۶۷	۲۱	میربابد	میآید	۱۹۱	۱	خطے	حظے
۱۶۹	حاشیہ	اختیار را	اختیار او	۱۹۱	۸	الفقر	الفقیر
۱۷۰	۴	طلبلے	طالبے	۱۹۱	۱۵	نشستہ	شستہ
۱۷۰	۱۹	نفظ	نفط	۱۹۱	۱۸	استعنیٰ	استغنی
۱۷۱	۵	ریحتم	ریختم	۱۹۲	۱	اونبودہٗ	تونبودہٗ (دو)
۱۷۱	۲۱	پردرا	پرلورا				

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۹۲	۱۶	پروردگار	پروزگار
۱۹۲	۲۲	یتحلّیٰ	یتجلّیٰ
۱۹۲	۲۳	یتجلیٰ	تجلی
۱۹۳	۲	اند	ماند
۱۹۳	۴	یود	بود
۱۹۴	۱۰	حط	حظ
۱۹۵	۱۰	آورہ	آورد
۱۹۵	۱۸	برسرے کوے	برسر کوے
۱۹۶	۹	یے شبہ	بے شبہ
۱۹۶	۱۰	اعالم	عالم
۱۹۶	۲۰	بجمع	بجمع
۱۹۸	۲	دستر	وستر
۱۹۸	۱۳	وسہیل	وسہل
۱۹۹	۲	لَا تَدْخُلُوْ	لَا تَدْخُلُوْا
۱۹۹	۳	امتال	احتمال
۱۹۹	۹	لَا تَدْخُلُوْ	لَا تَدْخُلُوْا
۲۰۱	۶	مخدوہٗ	مخدرہٗ
۲۰۱	۱۵	تیز	تیر
۲۰۲	۲	ہا	با
۲۰۲	۱۳	تَرَوَج	تَرَوُّج
۲۰۴	۱۶	بادگشت	بازگشت
۲۰۵	۲	غبب	غیب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۰۵	۳	آست	است
۲۰۷	۱۸	مولبودے	مولودے
۲۰۸	۲	خوراست	خوار است
۲۰۹	۸	مشافہ	مشافہہ
۲۱۰	۱۳	وہم بیاید	وہم ببابد
۲۱۲	۵	نشست	شستہ
۲۱۲	۱۳	بے	لبے
۲۱۳	۵	شم	شمہ
۲۱۳	۱۱	جاے	جانے
۲۱۶	۹	حینی	حنے
۲۱۶	۱۰	غامِص	غامض
۲۲۰	۴	خوردہ شاے	خورودشامے
۲۲۰	۷	تحوکتسفہ	لوکشفہ
۲۲۰	۹	تَجعَلْنَاہُ	لَجَعَلْنَاہُ
۲۲۱	۵	بایکے	بایکے
۲۲۱	۷	رخارش کردہ	رخارش بارش کردہ
۲۲۱	۱۳	عجب وا	عجب را
۲۲۳	۱۱	تابدیدم	تا دیدم
۲۲۳	۲۰	مزج صفصافہ	مزج از صفصافہ
۲۲۴	۲۰	ہنا	ھنا
۲۲۶	۵	متعلق	تعلق
۲۲۷	۱۳	مساح	مسا

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۲۲۷	۱۹	ره ے	روے
۲۲۸	۱	من تو	من و تو
۲۲۹	۳	انداین	اما این
۲۳۰	۲	خطاب موسیٰ	خطاب باموسیٰ
۲۳۰	۵	وستگه	دستگه
۲۳۰	۱۴	قرتین	قراتین
۲۳۱	۶	والعالو	والعالم
۲۳۲	۲۱	یُوحَیٰ	یُوحیٰ
۲۳۳	۴	اَلطَاعَ	اَطَاعَ
۲۳۴	۱	سمر	سمر
۲۳۵	۸	پرند	پرنده
۲۳۵	۱۷	میتواند	میتوان
۲۳۶	۲۲	فاترکَ	فاترکَ
۲۳۸	۳	چون و	چون در
۲۳۹	۱۵	قرب دلها	قریب (؟) دلها
۲۴۲	۶	شیخ	شیخ
۲۴۳	۱۱	خارجی شود	خارج می شود
۲۴۶	۸	جنبش	جنبش
۲۴۶	۱۴	وجون	وجود
۲۴۷	۱۱	مقام	مقام
۲۴۷	۱۱	ماندہم	ماندم
۲۴۸	۴	مگر	نگر
۲۵۰	۵	قوے	قویٰ
۲۵۰	۱۲	بافی	باقی
۲۵۰	۱۴	یکے بہزار	یکے بہ ہزار
۲۵۱	۳	مجبول ومجبول	مجعول ومجبول
۲۵۱	۱۶	بلاالحجر	بل الحجر
۲۵۲	۵	نشته	نبشته
۲۵۳	حاشیه	خاکسترے بہ پرد	خاکسترے برد
۲۵۵	۱	بکنند	بکنید
۲۵۵	۲	الامرواج	الارواح
۲۵۶	۲۱	کہ ہردو در	کہ ہردو
۲۵۷	۴	خورآمده	خوردامده
۲۵۷	۱۸	عقل وانبیا	عقل انبیا
۲۵۹	۱	لفتے	لغتے
۲۵۹	۹	ہرلاشے	برلاشے
۲۶۰	۹	مِنَ دَوجِ	مِنْ زَوْجِ
۲۶۱	۱۴	توی آیند	تومی آیند
۲۶۱	حاشیه	نٓ دوع	کٓ دوع
۲۶۲	۶	وحیه	وجیه
۲۶۳	۸	کُلُّ	کُلُّ
۲۶۴	۴	گه اگر	که اگر
۲۶۴	۱۴	لِسَانِہٖ	لِسَانُہٗ
۲۶۵	۸	باذوق	بِاذوق

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۶۶	۶	مى نشيند	مى شنيند
۲۶۷	۷	علم النعین	علم الیقین
۲۶۹	۱۳	باشم کہ من	باشم من
۲۷۳	۱۰	نبا	انبا
۲۷۳	۲۳	دربن	درین
۲۷۴	۳	شکم بک	شکم سبک
۲۷۴	۹	المزکیٰ	الزکی
۲۷۵	۶	گہ	کہ
۲۷۵	۱۲	ابند	بند
۲۷۶	۱۹	اوآراسند	اورآراستہ
۲۷۷	۱۲	چاوز	جاوز
۲۷۸	۲	اےخوان	اے اخوان
۲۷۸	۹	بےورد	بیدرد
۱۸۰	۱	تاماتکم	طاماتکم
۲۸۲	۱۵	اودا	اورا
۲۸۲	۸	تموم	تخوم
۲۸۲	۹	فیض رطوبت	فیض و رطوبت
۲۸۲	۱۲	قدمح	قدح
۲۸۳	۷	اجراے	اجرے
۲۸۳	۹	جراللہ	صبراللہ
۲۸۳	۱۲	وخیمے	وغمے
۲۸۳	۱۵	این بار	این بار
۲۸۴	حاشیہ	سبزد	نبرد
۲۸۵	۱	رعایتہ	رعایۃ
۲۸۵	۰	گربز	گریز
۲۸۵	۸	نخوفاً	خوفاً
۲۸۵	۱۴	خصول	نصول
۲۸۵	حاشیہ	نخواہاں	نخواہان وصال
۲۸۶	۹	اوربہ	اویہ
۲۸۶	۱۹	ہر	بر
۲۸۶	۱۱	اہ	او
۲۸۹	۳	ذرہ ذر	ذرہ ذرہ
۲۸۹	۵	تنگس	تنکس
۲۸۹	۹	اد البصرتہ	اذا ابصرتہ
۲۸۹	۱۰	نجمل	تجسد
۲۸۹	حاشیہ	بادن	باون
۲۹۰	۷	خیلہلات	خیالات
۲۹۱	۲۰	گزنیم	گزیم
۲۹۲	۱۰	کردم	گردم
۲۹۳	۸	شاید	شاہد
۲۹۴	۸	ہمکین	تمکین
۲۹۴	۸	بودجود	بودووجود
۲۹۵	۳	کلہ	کلۃ
۲۹۵	۱۱	خاجیے	خاسے
۲۹۵	۱۷	جشرد	جشرہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۹۶	۱	دسند	دہند	۳۱۴	۲۱	چون	چو
۲۹۶	۸	تکثیراست	تکثیرات	۳۱۶	--	نبافتہ	نیافتہ
۲۹۷	۷	جرزمین	برزمین	۳۱۸	۳	مَن	مِنا
۲۹۷	۱۲	ملک	بلک	۳۱۸	۱۳	ثرای	تری
۲۹۷	۱۴	وریدووجود	وریدوجود	۳۱۹	۱۴	غم	ضم
۲۹۹	۲	بروخو	بروز	۳۲۰	۴	عتیارے	اعتبارے
۲۹۹	۳	سقینہ	سینہ	۳۲۱	۱۶	تسمت	تسمت
۲۹۹	۱۹	آردہ	آسودہ	۳۲۴	۷	لفعلوا	فعلوا
۳۰۰	۲	دعیق	وضیق	۳۲۷	۲	دوزخیال	دوزخیان
۳۰۰	۹	مِنَ المُکَرمِینَ	من المکرمین	۳۲۷	۱۶	نبا شد	نباشد
۳۰۱	۸	یفرماید	میفرماید	۳۳۰	۸	الالواحد	الاالواحد
۳۰۳	۲۱	حدیث	حدیثؐ	۳۳۰	۱۹	کہار	کبار
۳۰۵	۱۲	تہہ	نہہ	۳۳۰	۲۱	ان المجبت	ان المحبت
۳۰۵	حاشیہ	وہشت	ہئیت	۳۳۱	۸	بجیی	بجیی
۳۰۶	۱۶	سمعے	سمع	۳۳۱	۱۱	وترھدا	وشرھذا
۳۰۸	۹	کاکہ	کاہک	۳۳۴	۱۵	پیش ہائے	پیشہائے
۳۰۹	۱	طعنہ	طعمہ	۳۳۴	۱۹	سگ	"سک"
۳۰۹	۱۱	فاتحفوہ	فاتحنوہ	۳۳۴	۱۹	وبہ آتش	"وبا" آتش
۳۱۱	۱۶	نتمایم	نمایم	۳۳۵	۱۲	الاوصل لافضل	لاوصل لافصل
۳۱۲	۱۲	سررشتہ	سرشتہ	۳۳۵	۱۵	الک	مسالک (م)
۳۱۳	۲۱	یاخودین	باخوداین	۳۳۵	۴	یقبل	یقبل
۳۱۴	۱۰	جمال واحسان	جمال احسان	۳۴۱	۱۰	المسالک	المسالک

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۴۳	۱۲	حضرت	حضرۃ
۳۴۳	۱۵	خیال	خیالی
۳۴۳	۱۶	انتبھو	انتبھوا
۳۴۴	۳	قیامتہٖ	قیامتہٗ
۳۴۴	۲۲	معقد	مقعد
۳۴۵	۲۰	خنین	چنین
۳۴۶	۱۶	مادر ذاد	مادرزاد
۳۴۶	۲۲	آنخہ	آنگہ
۳۴۶	۲۳	ہما	صبا
۳۴۶	حاشیہ	خدا یزراب بیند	خدا بسرانجاب بیند
۳۴۹	۱۸	شلحیات	شلحیات
۳۵۰	۳	تنجب	نتیجہ
۳۵۰	۵	جود	وجود
۳۵۰	۱۳	اہ	راہ
۳۵۲	۵	برول	بیرون